# مناجات نامہ

## خواجہ عبداللہ انصاریؒ

فارسی / اردو

# مناجات نامہ

## خواجہ عبداللہ انصاریؒ

فارسی و اردو

مترجمین

ڈاکٹر مہر نور محمدّ خان، پی ایچ ڈی
ڈاکٹر محمدّ سفیرؔ، پی ایچ ڈی
ڈاکٹر شگفتہ یاسین عباسی، پی ایچ ڈی
شعبۂ زبان و ادبیات فارسی
نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد، پاکستان

ادارت

محمود انصاری

پیشکش

انصاریانِ یوسف پور

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: مناجات نامہ، خواجہ عبداللہ انصاریؒ - فارسی و اردو

اشاعت اوّل: مئی 2018

مترجمین: ڈاکٹر مہر نور محمّد خان، پی ایچ ڈی، ڈاکٹر محمّد سفیر، پی ایچ ڈی
ڈاکٹر شگفتہ یاسین عبّاسی، پی ایچ ڈی
شعبۂ زبان و ادبیات فارسی، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز
اسلام آباد، پاکستان

ادارت: محمود انصاری

سرورق: محمّد حسن انصاری

قیمت: فی سبیلِ اللہ

ناشر: انصاریانِ یوسف پور

مطبع: نِکمت پرنٹرز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

ISBN: 978-0-9936168-2-2

# انتساب

بنام جدِّ امجد خواجہ عبد اللہ انصاریؒ
جن کے عشقِ الٰہی، فقر، زہد، علم و عرفان
کی مدح سرائی میں ملّتِ اسلامیہ
دس صدیوں سے رطب اللّسان ہے

# فہرست۔ترتیب


| عنوان | صفحہ |
|---|---|
| 1- حرفِ آغاز | 6 |
| 2- اظہارِ تشکّر | 7 |
| 3- پیغام مدیر مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان | 10 |
| 4- تقریظ - افتخار عارف | 12 |
| 5- مقدمہ - ڈاکٹر مہر نور محمّد خان، پی ایچ ڈی | 15 |
| 6- میرے خواجہ ۔ محمود انصاری | 20 |
| 7- مناجات نامہ کا ارتقائی سفر ۔ محمود انصاری | 31 |
| 8- مناجات نامہ فارسی و اردو | 38 |

# حرفِ آغاز

مناجات نامہ خواجہ عبداللہ انصاریؒ اردو ترجمہ کے ساتھ پیشِ خدمت ہے۔

شیخ الاسلام حضرت خواجہ عبداللہ انصاریؒ کا شمار اَکابرِ اُمّت میں ہوتا ہے۔

خواجہ عبداللہ انصاریؒ کی بارہ سے زیادہ عربی اور فارسی تصانیف کنز السالکین، منازل السائرین، صد میدان، تفسیر الھروی المعروف بہ تفسیرِ درویشاں، طبقات الصوفیہ، سبھی منفرد اندازِ بیان اور بلندیِ افکار کی بنا پر ہمارا بیش قیمت سرمایہ ہیں۔ مگر جس شہ پارے کو بین الاقوامی شہرت ملی، وہ ''مناجات نامہ'' ہے۔ بے پناہ مقبولیت کی بنا پر اس کا ترجمہ انگریزی، فرانسیسی، جرمن اور ہسپانوی زبانوں میں بھی کیا جاچکا ہے۔

مناجات نامہ کی دعائیں رب تعالیٰ سے خواجہ انصاریؒ کی گفتگو اور التجاؤں کا مجموعہ ہیں۔ ایک ولی اللہ کی اپنے رب سے عاجزانہ گفتگو ہے، ایک ایسا ولی جس کا مقصدِ حیات صرف اور صرف اپنے رب سے عشق کرنا اور اسے راضی کرنا ہے۔

خواجہ عبداللہ انصاریؒ کے مقام سے فارسی گو ممالک بخوبی واقف ہیں مگر کیونکہ بّرِ صغیر پاک و ہند کے عوام نے فارسی کی جگہ بالعموم انگریزی کو اپنا لیا، اس لئے اردو گو عوام کو ان کی تعلیمات و تصنیفات سے متعارف کروانے کی ضرورت ہے۔

مناجات نامہ فارسی و اردو اسی سلسلہ کی پہلی کڑی ہے۔

محمود انصاری

20 اپریل، 2018

# اِظہارِ تشکّر

1- انتہائی شکر گزار ہوں اپنے رب الرّحیم وکریم کا کہ اُس نے اِس حقیر غلام کو اس کارِ خیر کے لئے منتخب کیا۔

2- اربابِ اختیار ومترجمینِ نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز نے اس مشکل تحقیقی پراجیکٹ کا بیڑا اٹھایا اور نہایت احسن طریقے سے اسے پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ اس سلسلے میں ریکٹر جناب میجر جنرل (ریٹائرڈ) ضیاء الدّین نجم (ہلالِ امتیاز)، مترجمین ڈاکٹر مہر نور محمد خان، ڈاکٹر محمد سفیر اور ڈاکٹر شگفتہ یاسین عباسی، صدرِ شعبہ ترجمہ وتفہیم ڈاکٹر خالد اقبال، شعبہ عربی کی استاد ڈاکٹر فضیلہ داؤد اور جناب محمد اشرف انصاری، نشر کار ریڈیو نمل ہمارے خصوصی شکریے اور سپاس گزاری کے مستحق ہیں۔

3- ملک کے شہرہ آفاق شاعر اور ادیب، ڈائریکٹر جنرل ادارہ فروغ قومی زبان، جناب افتخار عارف نے گوناگوں مصروفیات کے باوجود پر مغز تقریظ لکھی اور اردو ترجمہ کی نوک پلک بھی سنواری۔

4- جناب عبدالغفّار راون فرہادی اور جناب آصف فکرت نے انتہائی علالت کے باوجود اپنے مفید مشوروں سے نوازا اور نہایت شفقت وفراخ دلی سے اپنی تصانیف سے معلومات لے کر استعمال کرنے کی اجازت دی۔

5- پروفیسر وہیلر تھیکسٹن (ہارورڈ یونیورسٹی) نے مناجات نامہ کے اپنے انگریزی ترجمہ میں استعمال شدہ فارسی نسخوں کے بارے میں نہ صرف اپنے خیالات سے نوازا بلکہ ایک نسخہ کی ہارورڈ لائبریری کے اندراج کی تفصیل بھی فراہم کی۔

6- پروفیسر بو اوتاس (اوپسالا یونیورسٹی) نے گراں قدر رہنمائی فرمائی اور اردو ترجمے کے لئے جناب آصف فکرت کی ''مناجات وگفتار پیرہرات'' کی سفارش کی۔

7- یونیورسٹی آف نبراسکا کے مسٹر روبرٹ نیش، لائبریرین، نادر کتب، نے جناب آصف فکرت کی نایاب تصنیف ''مناجات وگفتارِ پیرِ ہرات'' کو ڈھونڈ کر اس کی ڈیجیٹل کاپی بنوا کر بھیجی۔

8- میرے عزیز دوست میجر جنرل (ریٹائرڈ) اویس مشتاق قریشی صاحب نے پاکستان میں پراجیکٹ ڈائریکٹر کے طور پر نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز کو ترجمہ کے لئے آمادہ کیا اور مختلف مراحل پر مترجمین کے ساتھ رابطے کے فرائض بھی انجام دیئے۔

9- جناب عیسیٰ کریمی، ڈائریکٹر ایران پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف پرشین سٹڈیز، اسلام آباد نے نہ صرف مناجات نامہ کے اردو ترجمے کی کوشش کو سراہا، بلکہ فارسی متن کی بلاعوض کمپوزنگ کا اہتمام بھی کیا۔

10- آرگس ایڈورٹائزنگ کے روحِ رواں اور میرے برادرِ بزرگ جناب مقصود انصاری نے اپنے مفید مشوروں سے نوازا اور کمپنی کے تمام ارکان و وسائل کو بھی اس کارِ خیر میں شریک کیا۔

11- میرے بھتیجے محمّد حسن انصاری نے مناجات کی مناسبت اور میرے خیالات کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے موزوں ٹائٹل ڈیزائن کیا اور طباعت کے ہر مرحلہ پر اپنے مفید مشوروں سے نوازا۔

12- آرگس ایڈورٹائزنگ کے گرافک ڈیزائنر عبدالصّبور نے فارمیٹنگ کی اور اردو کاپی رائٹر نزہت انصاری نے پروف ریڈنگ اور اردو کی اصلاح کے فرائض انجام دیئے۔ ایڈمن اسسٹنٹ خرّم پرویز نے دیگر کاموں میں معاونت کی۔

13- نکمت پرنٹنگ پریس کے روحِ رواں جناب اسلام الدّین شیخ صاحب نے اپنے مفید مشوروں سے نوازا اوراس شہپارے کو اس شایانِ شان خوبصورت پیراہن سے آراستہ کیا۔

14- جملہ اصحابِ انصاریانِ یوسف پور نے مختلف مراحل پر ہمت افزائی کی اور تاخیر کے شکوے کے انجیکشن سے میری رفتار بھی تیز تر کرتے رہے۔

15- میری اہلیہ نے باوجود علالت کے بھرپور ساتھ دیا اور یہ یقینی بنایا کہ معمولاتِ زندگی اس کاوش میں تاخیر کا باعث نہ بنیں۔

16- اگراس کارِ خیر میں شامل کسی فرد کا شکریہ نہ ادا کر کے دل شکنی کا موجب ہوا ہوں تو یقیناً یہ کوتاہی دانستہ نہیں ہے۔اس کے لئے تہہ دل سے معذرت خواہ ہوں۔

محمود انصاری

20اپریل،2018

# سخن مدیر۔ مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان

به نوشتۂ جامی ، خواجه عبداللہ انصاریؒ هروی هنگام بهار ،پسین روز آدینه دوم شعبان 396 ھ۔ق درکهن دژهرات زاده شده وهمان جا بالیده است. پدرش ابومنصور محمد انصاری است که نیا کانش درروزگار خلافت حضرت عثمان (رض) به هرات آمده بودند. درخردسالی شعر تازی بر بدیهه می گفت واز اشعارعرب هفتا دهزار بیش یاد داشت. هر چه می نوشت، از بر می شد. درفراگیری قرآن و حدیث و ادبیات آرام نداشت. چنان که فراغ نان خوردن نمی یافت وشبها که در پرتو چراغ حدیث می نوشت، مادرنان در دهانش می نهاد.

(شفیعی کدکنی، 1396صص27-28)

ذوق عرفانی خواجه عبداللہ سال 424 ھ۔ق در دیدار با ابوالحسن خرقانی شکوفا شده، چنانکه جامی ازاوروایت می کند: «مشایخ من درحدیث وعلم شرع بسیارند، اما پیرمن دراین کار، یعنی درتصوف وحقیقت، شیخ ابوالحسن خرقانی است... اگرمن خرقانی راندیدی، حقیقت ندانستی»

(همان، صص 32-33).

خواجه عبداللہ با این سرمایه از اندیشه وکارآثاری مختلف را به جای نهاده است. مناجات برگرفته ازتفسیر ده جلدی کشف الاسرار وعدۃ الابرار شاگردش رشید الدین ابوالفضل میدی است که در سراسرآن تفسیر ازسخنان خواجه عبداللہ می آوردوازاو به «پیرطریقت» و«شیخ الاسلام» یاد می کند. نثرآهنگین، شیرین، آموزنده و دلنشین مناجات نامه ازدیرباز آن را نه تنها درایران بزرگ که درشبه قاره وچین وعثمانی درکنار کتابهای پرخواننده ای چون گلستان و بوستان سعدی و دیوان حافظ ورباعیات خیام نهاده است. (همان، صص40-42).

نگاه فرزانگان پاکستان به زبان فارسی و میراث بی مانند آن درهفتاد سال گذشته ره آورد ارزشمندی در بر داشته است. از پایه گذار «مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان» در یکم آبان ماه 1350 خ/ 23 اکتوبر 1971 م تا چاپ کتاب ها و پیایندهای فارسی فراوان. اکنون نیز به همت و هزینۂ فرهنگ پرور ارجمند جناب آقای محمود انصاری - از نوادگان پیر هرات و رئیس بنیاد انصاری در کانادا- این چاپ از مناجات نامه آرای ۂ چشم و دل خوانندگان می شود. ترجمۂ شیوای کتاب به زبان اردو، کار دکتر محمد سفیر و دکتر شگفته یاسین عباسی استادان بخش فارسی دانشگاه ملی زبان های نوین (نومل) اسلام آباد و بازنگری وویرایش ادبی آن با دکتر مهر نور محمد خان استاد برجسته و رئیس پیشین آن بخش بوده است که این مرکز کارماندگار آن استادان گرامی را ارج می نهد.

امید دارد که این اثر تربیتی و عرفانی، روان اهل معرفت را از بوستان خوش بو و گلستان پر گل فارسی تازه کند و در روزگاری که بیش از همیشه به آرامش و همدلی نیاز داریم و با یاد روزگاران خوش برادری و شادکامی، دریچه ای به روشنایی و یکرنگی می جوییم، چاپ این کتاب افروزه ای فروزان باشد.

خدایا چنان کن سرانجام کار　　　تو خوشنود باشی و ما رستگار

عیسی کریمی
مدیر مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد
شهریور1396 خورشیدی/ سپتامبر2017 میلادی

# تقریظ

سید ہجویر مخدوم امم حضرت داتا گنج بخش ابوالحسن علی ابن عثمان ہجویریؒ نے فرمایا کہ تصوف اس وقت بھی موجود تھا جب کہ ابھی اس کا نام بھی تصوف نہیں پڑا تھا۔ ظہور اسلام کے بعد مدینہ منورہ میں حضور ﷺ نبی آخر الزمان سرکار رسالت مآب محمد مصطفیٰ ﷺ کے زیر تربیت اصحابِ صفّہ کی جماعتِ منتخب کے صاحبان صدق وصفا وزہد واتقا کو بھی سلسلہ عرفان کے بنیاد گزاروں میں سمجھا جاتا ہے۔ تصوف وعرفان کی ہزار ہا تعبیریں وتفسیریں کی گئیں اس کی تفصیل کے بیان کا یہ محل نہیں۔ اقبالؒ نے دین کو اپنے باطن میں اُتار لینے اور اپنی روح میں منتقل کر لینے کو تصوف سے تعبیر کیا ہے۔ قرن اوّل سے لے کر ہمارے عہد تک ہزار ہا بزرگان دین اور اولیا اللہ اصل روح اسلام کی حفاظت کرتے ہوئے اصل دین کی تبلیغ کرتے رہے ہیں۔ عالم اسلام کی وسعت اور چار دانگ عالم میں مسلمانوں کا وجود اللہ رحمٰن ورحیم کی مہربانی اور لطف کے ساتھ ان اولیائے کرام کی خدمات جلیلہ کا مرہون منت ہے۔

قرن اوّل سے لے کر آج تک کیسے کیسے بزرگوں کے نام ہماری تاریخ میں جگمگا رہے ہیں۔ سلطان الاولیا شیخ نظام الدینؒ نے فرمایا تھا جانے کتنے ہی مشاہیر ومقتدر حکمران وصاحبقراں ہو گزرے ہیں مگر وہ کسی کو یاد نہیں۔ ہاں بایزیدؒ اور جنیدؒ سب کو یاد ہیں۔ حسن بصریؒ، ابراہیم ادھمؒ، بایزید بسطامیؒ، جنید بغدادیؒ، حسین بن منصور حلاجؒ، ابوبکر شبلیؒ، ابوالحسن خرقانیؒ، علی ہجویریؒ، ابوالقاسم قشیریؒ، ابوحامد غزالیؒ، عبدالقادر جیلانیؒ، نجم الدین کبریٰؒ، شہاب الدین سہروردیؒ، معین الدین چشتیؒ، محی الدین ابن عربیؒ، بہاء الدین زکریاؒ، شمس تبریزیؒ، جلال الدین رومیؒ، فریدالدین عطارؒ، علاء الدولہ سمنانیؒ، فریدالدین گنج شکرؒ، شیخ نظام الدین اولیاؒ اور عبدالرحمٰن جامیؒ ایک سلسلہ خیر وبرکت ہے کہ جس نے دین کی جڑوں کو مستحکم کیا اور مشکل زمانوں میں بھی خلق خدا کو زمانے کے رحم وکرم پر نہیں چھوڑا اور خدا اور خلق خدا کے مابین رابطوں اور واسطوں کو استوار کیے رکھا۔

اسی سلسلہ نورانیاں میں ایک نام ہے خواجہ عبداللہ انصاری ؒ کا کہ جنھیں دنیا ''شیخ الاسلام اور پیر ہرات'' کے نام سے جانتی ہے۔

جہان دانش میں ''فن ترجمہ'' ہمیشہ معتبر و مؤقر سمجھا جاتا رہا ہے۔ صحائف آسمانی کے تراجم کے ساتھ ساتھ جُملہ علوم انسانی، مذہب، فلسفہ، اخلاقیات، تاریخ، منطق، طب اور ادب دوسری قوموں تک اور دوسری زبانوں میں صرف ترجموں کے ذریعے ہی منتقل ہوئے ہیں۔ تہذیب انسانی کے ارتقا اور تشکیل و ترتیب میں مترجمہ کتب نے بنیادی کردار ادا کیا ہے اور کر رہی ہیں۔ آج دنیا کی اہم دانش گاہوں میں ''فن ترجمہ'' Translation Studies یا ترجمہ کے شعبے بہت فعال خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ پاکستان کی عالمی شہرت یافتہ دانش گاہ National University of Modern Languages میں، جہاں تیس سے زیادہ بین الاقوامی اور قومی زبانیں پڑھائی جاتی ہیں، ایک شعبہ ترجمہ قائم ہے جو تراجم کی اہمیت کو مستقل بنیادوں پر اُجاگر کرتے ہوئے فن کے فروغ میں خدمت سرانجام دے رہا ہے۔

اچھا ترجمہ کیا ہوتا ہے؟ وفادار ترجمہ یعنی لفظ بہ لفظ۔ ایک زبان کے لفظ کے مقابل میں دوسری زبان کا لفظ رکھنا۔ یا یہ کہ ایک زبان کے متن کے معنی اور مفہوم دوسری زبان میں بیان کر دینا۔ بے شمار بحثیں ہیں مگر قطعیت سے کوئی بات نہیں کہی جاسکتی ایک علاقے یا ایک تہذیب کے زیر اثر زبانوں کے مابین تراجم میں نسبتاً آسانی ہوتی ہے۔ عربی یا فارسی یا اردو میں ایک دوسرے کے تراجم زیادہ مگر اصل متن سے قریب ہو سکتے ہیں بہ نسبت اس کے کہ انہیں چینی، تامل، جاپانی یا تیلگو زبان میں کیے جائیں۔

پیش نظر کتاب ''مناجات نامہ: خواجہ عبداللہ انصاری'' کا ترجمہ فارسی کے ممتاز اور عالمی شہرت یافتہ اسکالر ڈاکٹر مہر نور محمد خان اور ان کے دو مایہ ناز رفقائے کار ڈاکٹر محمد سفیر اور ڈاکٹر شگفتہ عباسی نے کیا ہے۔

فقیہ، عالم، مفسر، ادیب اور صاحب عرفان خواجہ عبداللہ انصاری (396-481ہجری-ق) قرن پنجم کی مسلم دنیا کے اکابرین میں شامل تھے۔ شیخ الاسلام کے مرتبہ عالیہ پر فائز رہے۔ عربی اور فارسی کی متعدد کتابوں کے مصنف و مولف ہیں۔ مگر حضرت خواجہ انصاری کی اصل وجہ شہرت ان کی کتاب ''مناجات نامہ'' صدیوں سے عوام وخواص کے مطالعے کی زینت رہی ہے- پیر ہرات کی یہ نثری مناجات نظمیہ کیفیات کی حامل ہیں- حمد، دعا، مناجات کا یہ شیوہ عربی میں تو کچھ اعلیٰ درجے کی مثالیں رکھتا ہے مگر فارسی میں اس طرح کی مثالیں دیکھنے میں کم ملتی ہیں۔

''مناجات نامہ'' کا اردو ترجمہ اصل متن سے بہت قریب ہے اور سادہ اور رواں۔ اردو محاورہ میں اس آہنگ کو بھی برقرار رکھنے کی کوشش کی گئی ہے جو خواجہ ہروی کی مرصع و مسجع نثر کا اختصاص ہے۔ خالق ومخلوق کے درمیان عبد ومعبود کے تعلق کو ملحوظ رکھتے ہوئے، آدابِ دعا کا پورا پورا خیال رکھا گیا ہے۔ یقین کیا جانا چاہیے کہ اردو قارئین کے حلقوں میں یہ ترجمہ قابل تحسین ٹھہرے گا۔

یہ بڑی خدمت اور ایک اہم ادبی کارنامہ ہے جس کے لیے ہمیں ان تمام اصحاب کا احسان مند ہونا چاہیے جنھوں نے اس میں کسی بھی طور سے حصّہ لیا۔ ڈاکٹر مہر نور محمد خان اور ان کے رفقا ڈاکٹر محمد سفیر اور ڈاکٹر شگفتہ یاسین عباسی کا احسان مند ہونا چاہیے۔

نمل کے ارباب اختیار خاص طور پر ریکٹر میجر جنرل ضیا الدین نجم ہمارے شکریے کے مستحق ٹھہرتے ہیں جنھوں نے اس منصوبے کو تکمیل کی منزل سے ہمکنار کرنے پر توجہ اور معاونت فرمائی۔

افتخار عارف

3 جولائی، 2017

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# مقدمہ

پیرِ ہرات شیخ الاسلام خواجہ ابواسمٰعیل عبداللہ بن محمد انصاری ہروی جلیل القدر صحابی، میزبانِ رَسول حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے سلسلۂ نسب سے ہیں۔ خواجہ عبداللہ انصاری نہ صرف عالی رتبہ محدث اور مفسر تھے بلکہ ایک بلیغ خطیب اور توانا واعظ بھی تھے۔آپ علمِ تفسیر، حدیث، لغت العرب، انساب اور تاریخ کے جید عالم تھے۔ان کا شمار ان عارفین میں ہوتا ہے جو نہ صرف اپنی تصانیف بلکہ اپنے رشدوارشاد کے حوالے سے بھی صوفیاء میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔تصوف میں ان کا پایہ بہت بلند تھا۔ وہ صاحب احوال و مقامات صوفی ہیں۔خواجہ عبداللہ انصاری کی تصوف کے میدان میں طبقات الصوفیہ، صد میدان اور منازل السائرین جیسی کئی گراں قدر تالیفات ہیں لیکن فارسی زبان میں لکھی گئی اُن کی مناجات کوشہرت اور مقبولیت حاصل ہوئی۔اُن کی مناجات اپنے خاص اسلوب اور مزین نثر کے باعث نہ صرف کئی مرتبہ چھپ چکی ہیں بلکہ لوگ کئی نسلوں سے ان کے خوبصورت انداز بیان کے دلدادہ ہیں۔اسی طرح جس چیز نے پیرِ ہرات کوگزشتہ ایک ہزارسال کے دوران تصّوف وعرفان کے میدان میں اعلیٰ رتبے پر پہنچایا اور اصحابِ علم ومعرفت کی نظروں میں انہیں قابل احترام ٹھہرایا، یہی مناجات ہیں۔

خواجہ عبداللہ انصاری کی مناجات نے اپنے اندر باطنی کیفیت اور گہرائی رکھنے کے باعث اُن کی زندگی ہی میں خاص وعام کے دلوں کواپنا گرویدہ بنالیا تھا۔ یہ مناجات درحقیقت ایک ایسے آدمی کے اپنے خدا کے ساتھ رازونیاز کی بازگشت ہیں جس کی روح عارفانہ ذوق اورعشقِ الٰہی سے سرشار ہے۔

فارسی معاشرت نے اپنے ادب میں صنف "مناجات" کے ساتھ خواجہ عبداللہ انصاری کے نام کی ایسی گرہ لگائی ہے کہ جب کہیں کسی کتاب میں مناجات کی چند سطور نظر آتی ہیں، ذہن اُن کی طرف خود بخود متوجہ ہو جاتا ہے، بالکل ایسے ہی جیسے کہیں بھی مستانہ و والہانہ قسم کی رباعی نظر آتی ہے تو بے اختیار حکیم عمر خیام یاد آ جاتا ہے۔ رباعیاتِ عمر خیام کی طرح مناجات نامہ انصاری بھی ایران اور وسط ایشیا کے اکثر علاقوں میں جہاں فارسی سمجھی جاتی ہے، مقبولِ عام رہی ہے۔

مناجات کی عارفانہ نثر مسجع اور مزیّن ہونے کے ساتھ ساتھ ایک خاص چاشنی، زیبائی اور گہرائی کی حامل ہے۔ انصاری کی مناجات خاکساری اور عبودیت کے احساسات سے سرشار ہیں، یہی وجہ ہے کہ لوگوں میں ان کی مناجات کو خاص مقبولیت حاصل رہی ہے۔ یوں لگتا ہے کہ مناجات کہتے وقت اُن کی توجہ خاص طور پر اس بات پر تھی کہ انہیں مروجہ نثری روش سے باہر نکل کر منظوم کلام کے نزدیک تر اظہار کرنا چاہیے تاکہ مناجات دل نشین ہوں اور انہیں حفظ کرنا بھی آسان ہو۔[1] یہی وجہ ہے کہ شاید ہی کوئی ایسا فارسی دان ملے کہ جسے مناجاتِ انصاری کی چند سطریں یاد نہ ہوں۔ مناجات کا یہی خوبصورت پیرایہ اور مزین نثر ہے کہ جس کے باعث لوگوں نے اُن کے اکثر حصوں کو اشعار کی طرح حفظ کر رکھا ہے اور اُن سے اپنی وابستگی کا اظہار کرتے ہیں۔ یوں خواجہ عبداللہ نے فارسی میں نثر مسجع کے ایک نئے اُسلوب کی بنیاد رکھی جسے بعد میں حمید الدین بلخی اور شیخ سعدی شیرازی نے اپنے کمال کو پہنچایا۔[2]

بہر حال خواجہ عبداللہ انصاری کی مناجات اپنی زیبائی اور طراوت کے باعث اس وقت فارسی زبان کے مطلوب ترین اور پسندیدہ ترین متن کا درجہ پا چکی ہیں اور رباعیات خیام اور گلستان و بوستان سعدی اور دیوان حافظ شیرازی کے پہلو بہ پہلو ایران، افغانستان، تاجکستان، برّصغیر پاکستان و ہند، وسط ایشیا، ترکی اور حتیٰ کہ چین کے بعض علاقوں میں فارسی جاننے والوں میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی

---

1 صفا، ذبیح اللہ، تاریخ ادبیات در ایران۔ جلد دوم، صفحہ 282۔

2 بہار، محمد تقی، ملک الشعرا، سبک شناسی، جلد 2، صفحہ 240۔

2 شفیعی کدکنی، محمد رضا، صفحہ 92۔

کتاب ہے۔ دیوانِ حافظ، گلستان و بوستانِ سعدی اورُ باعیاتِ خیام کے علاوہ اگر کسی اور کتاب کا انتخاب کرنا چاہیں جس کا نسخہ اکثر فارسی دان لوگوں کے گھروں میں موجود ہے، وہ مناجاتِ انصاری ہوگی۔ دنیا بھر میں اس کتاب کے بے شمار خطی نسخوں کی موجودگی اور گوناگوں مطبوعہ اشاعتوں کی بنا پر کبھی کبھار اس کتاب کے پڑھنے والوں کی تعداد گلستان اور بوستان سے بھی زیادہ نظر آتی ہے۔

جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے، اگر چہ عبداللہ انصاری کی بہت سی تصانیف تصوف اور عرفان کے حوالے سے موجود ہیں لیکن قدیم زمانے سے ان کی جو کتاب لوگوں کے لئے پسندیدگی کا باعث رہی ہے وہ مناجات نامہ ہی ہے۔ مناجات نامہ کی اسی دائمی عالمی شہرت کی وجہ سے اُس کا اردو کے سوا دنیا کی متعدد اہم زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ اردو میں اس کمی کو بہت محسوس کیا جا رہا تھا۔ ہم انصاریانِ یوسف پور اور محترم جناب محمود انصاری کے شکرگزار ہیں کہ انہوں نے اردو میں مناجات نامہ کے ترجمے کی کمی کو پورا کرنے کا بیڑا اٹھایا اور اپنے عزیز دوست میجر جنرل (ریٹائرڈ) اویس مشتاق قریشی کے توسط سے ہمیں خواجہ عبداللہ انصاری کے مناجات نامہ کو اردو میں ڈھالنے کی پیش کش کی۔ ہم جنرل اویس صاحب کے ممنون اور شکرگزار ہیں کہ انہوں نے ہمیں اس کام کے لائق سمجھا اور محمود انصاری صاحب کو تجویز پیش کی کہ خواجہ عبداللہ انصاری کی مناجات کے اردو ترجمہ کا پروجیکٹ نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز (نمل) کے شعبۂ فارسی کے تحت زیرِ عمل لایا جائے۔

نمل کے شعبۂ فارسی کے مترجمین کے لئے مسرت کا باعث ہے کہ نمل، اسلام آباد نے مناجات نامہ خواجہ عبداللہ انصاری کو فارسی سے اردو میں ترجمے کے کام کو ایک علمی اور تحقیقی پروجیکٹ کے طور پر منظور کیا۔ اس حوصلہ افزائی کے لئے ہم صدرِ شعبہ ترجمہ و تفہیم، ڈاکٹر خالد اقبال یاسر اور خاص طور پر یونیورسٹی کے ریکٹر میجر جنرل (ریٹائرڈ) ضیاء الدین نجم (ہلالِ امتیاز) کے سپاس گزار ہیں۔

یہاں ہم جناب عیسیٰ کریمی، ڈائریکٹر ایران پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف پرشین اسٹڈیز، اسلام آباد کے بھی خاص طور پر شکرگزار ہیں کہ انھوں نے نہ صرف مناجات کے اردو ترجمے کی کوشش کو سراہا بلکہ فارسی متن کی بلاعوض کمپوزنگ کا اہتمام کیا۔

اگرچہ خواجہ عبداللہ انصاری کے مناجات نامہ کے متعدد ایڈیشن یورپ، پاکستان و ہند، ایران اور افغانستان میں طبع ہو چکے ہیں لیکن ہم نے اردو ترجمہ کے لئے جن دو نسخوں کو بنیاد بنایا ہے، ان میں سے ایک مطبوعہ انتشاراتِ دوستان ہے جسے شہاب الدین خرم شاہی نے 2007ء میں تہران میں شائع کیا۔ دوسرا نسخہ 'مناجات وگفتار پیرِ ہرات' ہے جسے خواجہ عبداللہ انصاری کی پیدائش کے ہزارویں سال کی مناسبت سے افغانستان کی وزارت اطلاعات وکلتور نے محمد آصف فکرت کی کوشش سے 1976ء میں شائع کیا۔

مناجات نامہ کا ترجمہ کرتے وقت ہمیں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ ان میں سے ایک مشکل وہ سینکڑوں اشعار تھے جو خواجہ عبداللہ انصاری کے نام سے خرم شاہی کی کوشش سے مطبوعہ مناجات نامہ میں موجود تھے۔ مختلف روایات سے یہ تو ثابت ہے کہ خواجہ عبداللہ انصاری کو عربی کے ہزاروں اشعار ازبر تھے جن کا وہ فارسی زبان میں فوری طور پر ترجمہ کردیتے تھے لیکن ممتاز شاعر اور سکالر ڈاکٹر محمد رضا شفیعی کدکنی کے مطابق وہ فارسی کے شاعر نہیں تھے۔[1] لہٰذا الحاقی ہونے کے باعث، اردو ترجمہ کرنے کے باوجود جناب محمود انصاری کے مشورے سے اُردو ترجمے کے مسودے میں ان سینکڑوں اشعار کو حذف کردیا گیا۔

اُردو ترجمہ کرتے وقت ایک مشکل مناجات کی قدیم زبان تھی جو مزین اور مسجع نثر ہونے کے علاوہ ایک ہزار سال پرانی ہے۔ اس کے بہت سے الفاظ متروک ہو چکے ہیں۔ لہٰذا بعض الفاظ کے صحیح معنی و مفاہیم تلاش کرنے میں کئی دن لگ جاتے تھے۔ بہر حال پوری کوشش کی گئی ہے کہ مناجات کو سادہ اور

---

1 شفیعی کدکنی، محمد رضا، صفحہ 120۔

رواں اردو میں ڈھالا جائے تا کہ ہر پڑھنے والا مناجات کے عرفانی اور روحانی مفاہیم کو آسانی سے سمجھ سکے۔ خداوند تعالیٰ کی درگاہ میں سپاس اور شکر گزاری کے بعد جس نے ہمیں یہ خدمت انجام دینے کی توفیق دی، قاری حضرات سے التماس ہے کہ اگر ترجمہ میں کہیں سقم نظر آئے تو نشاندہی فرمائیں تا کہ آئندہ کی طباعت میں اس کی اصلاح کی جاسکے۔

یہاں ہم جناب افتخار عارف صاحب، ڈائریکٹر جنرل ادارہ فروغ قومی زبان کا خاص طور پر شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے نہ صرف اس کتاب پر تقریظ لکھی بلکہ زبان کی نوک پلک بھی سنواری۔ اسی طرح جناب محمد اشرف انصاری، نشر کار ریڈیو نمل کے بھی شکر گزار ہیں جنہوں نے نہ صرف اردو زبان بہتر کرنے میں مدد کی بلکہ اردو ٹائپنگ کی مشکل کو حل کرنے میں بھی تعاون کیا۔

آخر میں شعبہ عربی کی استاد ڈاکٹر فضیلہ داؤد کے بھی ممنون ہیں کہ انہوں نے عربی کلمات کے ترجمہ میں ہماری مدد کی۔ اسی طرح محمد عباس بلتستانی کے بھی شکر گزار ہیں جنہوں نے مناجات نامہ کے فارسی متن کی ٹائپنگ کے تمام امور کو بہ خوبی انجام دیا اور اس کتاب کی بروقت تیاری میں ہمارا بھرپور ساتھ دیا۔ (مِن اللہ توفیق)

مترجمین

ڈاکٹر مہر نور خان

ڈاکٹر محمد سفیر

ڈاکٹر شگفتہ یاسین عباسی

# میرے خواجہ

اللہ اللہ، کہاں یہ حقیرِ پُر تقصیر اور کہاں ذکرِ شیخ الاسلام حضرت خواجہ عبداللہ انصاریؒ المعروف بہ پیرِ ہرات۔ وہ ہمّت، وہ جرأت کہاں سے لاؤں کہ عظیم عالم، شاعر، ادیب، کبیر ملّت، صاحبِ عرفان اور روحانیت کے اعلیٰ مقام پر فائز حضرت خواجہ عبداللہ انصاریؒ کے بارے میں قلم اُٹھاؤں۔ اُس عظیم المرتبت ہستی کے بارے میں لکھنے کی جسارت کروں جس کی مدح سرائی میں دس صدیوں سے ملّتِ اسلامیہ کے نامور اہلِ قلم رطب اللّسان ہیں۔

مگر کیا کیا جائے، موقع ہی ایسا ہے۔ مناجات نامہ کے اردو ترجمے کا مدّتوں پرانا خواب پورا ہونے جا رہا ہے اور پھر نسبت متقاضی ہے کہ میں اس جلیل القدر ہستی کو قارئین سے متعارف کراؤں۔ اس لئے آبا و اجداد اور قارئینِ کرام سے اپنی کم علمی کی معذرت کے بعد اس موضوع پر قلم اُٹھانے کی جسارت کر رہا ہوں۔

حضرت ابو ایوب انصاریؓ رسول اللہ ﷺ کے صاحبِ کجاوہ تھے اور اسلامی تاریخ میں میزبانِ رسول ﷺ کے قابلِ رشک لقب سے مشہور ہیں۔ حضرت خواجہ عبداللہ انصاریؒ ان کی دسویں پشت میں پیدا ہوئے۔ ان کا شمار اُن قد آور ہستیوں میں ہوتا ہے جن کی دنیا میں آمد کی نوید پہلے ہی سے دے دی جاتی ہے۔ خواجہ کے والدِ ماجد ابو منصور اس دور کے مرشدِ کامل حمزہ عقیلی بلخیؒ کے مرید تھے۔ حضرت حمزہ عقیلی نے خواجہ عبداللہ انصاریؒ کی پیدائش سے پہلے ہی فرما دیا تھا کہ ہمارے ابو منصور کے گھر جو لڑکا پیدا ہو گا وہ شیخ الاسلام کہلائے گا۔ جب وہ پیدا ہوئے تو انہوں نے مزید فرمایا کہ 'ایسا بزرگ ہے کہ جامع مقامات ہے'، یعنی اس کی تمام خوبیوں کی تعریف نہیں کی جا سکتی۔

پھر وہی ہوا جس کی نوید دی گئی تھی۔ 2 شعبان 396ھ کو بروز جمعہ، غروبِ آفتاب کے وقت میرے خواجہ دنیا میں وارد ہوئے اور یوں لگا جیسے آفتابِ علم و معرفت طلوع ہو گیا ہو۔ ایک ایسا آفتاب جس

نے آنکھیں خیرہ کرنے کے بجائے اپنے علم کی روشنی سے تمام سمت ایسا پُر نور اجالا کیا کہ اکابرِ ملّت ان کی فکر، عرفان اور کلام سے آج تک مستفیض ہو رہے ہیں۔

قسامِ ازل نے میرے خواجہ کو بے پناہ صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ خدا داد ذہانت، غیر معمولی حافظہ واستعداد کے باعث چودہ سال کی عمر میں ہی علومِ ظاہری سے فراغت حاصل کر لی۔ اپنے وقت کے جیّد علماء سے استفادہ حاصل کیا۔ معروف اساتذہ جن سے آپ نے علومِ دینیہ حاصل کیے، یہ تھے:

1- یحیٰی بن عمار شیبانیؒ ۔ علمِ تفسیر میں آپ کے استاد تھے۔

2- عبدالجبار جراحی۔ حدیث اور جامع ترمذی کے استاد۔

3- قاضی ابومنصور ازدی۔ فقہی علوم کے استاد۔

حصولِ علم میں بے پناہ مصائب جھیلے۔ مولانا عبدالرحمان جامیؒ کی معرکتہ الارا و مستند تصنیف 'نفحات الانس' میں شیخ الاسلام فرماتے ہیں:

''اوّل مجھ کو مکتب میں بٹھایا تو چار سال کا تھا، پھر جب نو سال کا ہوا تو قاضی ابومنصور اور جراحی سے ملا۔ یعنی حدیث لکھنے لگا۔ چودہ سال کا تھا جب مجھے مجلس میں بٹھا دیا، یعنی وعظ کرنے لگا۔ وقت کی کمی کے باعث اکثر ایسا ہوتا تھا کہ عشاء کی نماز تک کچھ نہ کھایا ہوتا۔ رات کے وقت چراغ کے سامنے حدیث لکھا کرتا تھا۔ روٹی کھانے کی مجھ کو فرصت نہ ملتی تھی۔ میری والدہ روٹی کے لقمے بناتی اور میرے منہ میں ڈالتی اور میں لکھتا رہتا تھا۔ حق تعالیٰ نے مجھے ایسا حافظہ دیا تھا کہ جو میرے قلم کے نیچے سے گزر جاتا وہ مجھے حفظ ہو جاتا اور مکتب خانہ میں چھوٹی عمر میں شاعر بن گیا۔ شعر کہا کرتا تھا۔ چنانچہ اور لوگ حسد کیا کرتے تھے۔ ایک چھوٹا لڑکا خواجہ یحیٰیؒ عمار کے رشتہ داروں میں سے مکتب میں تھا۔ میں فی البدیہہ عربی شعر کہا کرتا تھا اور جو بچّے مجھ سے چاہتے کہ فلاں مطلب کا شعر کہہ دو میں وہی کہہ دیتا تھا۔''

نفحات الانس میں خواجہؒ فرماتے ہیں ''میرے عربی اشعار چھ ہزار سے زائد ہیں کہ درست وزن پر لوگوں کے ہاتھوں اور میرے اجزا میں لکھے ہوئے ہیں۔ آپ یہ بھی کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے قیاس کیا کہ کس قدر شعر مجھے یاد ہوں گے جو عربی کے اشعار میں سے ہوں تو ستّر ہزار سے زائد یاد نکلے''۔

آپ یہ بھی کہتے ہیں کہ'' مجھے تیس ہزار احادیث یاد ہیں۔ ہزار اسناد کے ساتھ۔ جو کچھ محنت میں نے حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طلب میں کی ہے ہرگز کسی نے نہ کی ہوگی''۔ ایک دفعہ کچھ احادیث کے سلسلے میں نیشاپور تشریف لے گئے۔ واپسی پر بارش اور آندھی نے آلیا۔ حضرت مولانا جامیؒ نے یہ واقعہ خواجہ عبداللہ انصاری کی زبان میں اس طرح قلم بند کیا ہے۔

'' آنچہ من کشیدہ ام در طلب حدیثِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلّم ہرگز کس نکشیدہ باشد۔ یک منزل از نیشاپور بود تا دڑباد کہ باراں می آمد و من در رکوع می رفتم و جزوہائے حدیث بہ شکم باز نہادہ بودم تا تر نشود۔''

ترجمہ: احادیثِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی طلب میں جس قدر تکالیف میں نے اٹھائی ہیں، کبھی کسی فرد نے نہ اٹھائی ہوں گی۔ نیشاپور سے قہندز (اُن کی رہائش گاہ) تک ایک منزل (تقریباً 19 میل) کی مسافت ہوگی کہ بارش آگئی اور میں نے حدیث کے کتابچوں کو بہ حالتِ رکوع اپنے شکم سے لپٹائے رکھّا تاکہ وہ تر نہ ہونے پائیں۔ (نفحات الانس)۔

علومِ ظاہری سے فارغ ہونے کے بعد وہ تزکیہ باطن کی طرف متوجّہ ہوئے۔ والدِ ماجد کے ہمراہ بہت سے بزرگانِ دین کی خدمت میں بچپن سے ہی حاضر ہوا کرتے تھے۔ روح میں عرفانِ خداوندی کا حقیقی جذبہ اجاگر ہوا، وقت کے اہلِ معرفت پہلے ہی سے مطلع کر دیے گئے تھے اور انتظار میں تھے۔ ان کے ہاں خوب پذیرائی ہوئی۔ ان عارفینِ حق میں سے طاقی بجستانیؒ کے بعد حضرت ابو اسمٰعیل بن محمد بن حمزہ المقلب بہ شیخ عموؒ میرے خواجہ پر بے انتہا مہربان تھے۔ بہت جلد انہوں نے اپنی خانقاہ کا

انتظام بھی حضرت خواجہؒ کے حوالے کر دیا۔ شیخ عموؒ کے انتقال کے بعد خواجہ انصاریؒ نے شدید دورِ ابتلا دیکھا۔ والد پہلے ہی اپنے مرشد کی خدمت میں جا چکے تھے۔ اپنے دن نہایت عسرت وفلاکت میں بسر کیے لیکن کسی کے سامنے دستِ سوال دراز کرنا خلافِ فطرتِ فقیر تھا۔ معتقدین ظاہری رکھ رکھاؤ سے اندازہ نہ لگا سکتے تھے۔ یہ دور بھی ان کی تربیت کے لئے تھا اور قدرت کی منشا کے عین مطابق تھا کہ۔

نامی کوئی بغیر مشقّت نہیں ہوا - سو بار جب عقیق کٹا تب نگیں ہوا

اسی دوران حجِ بیت اللہ کی آرزو میں روانہ ہوئے مگر راستے میں ترکمانوں کی لوٹ مار کی وجہ سے واپس لوٹنا پڑا۔ واپسی میں ملاقات امام الاولیاء حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ سے ہوئی، جو سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے اکابرین میں سے تھے۔ خواجہؒ نے ان سے فیض حاصل کیا۔ حضرت خرقانی رحمتہ اللہ کی صحبت سے آپ پر معارفِ الٰہیہ کے ہزار ہا در وا ہو گئے۔ خواجہ عبداللہ انصاریؒ اس تعلّق کے بارے میں فرماتے ہیں ''اگر من خرقانیؒ را ندیدمے، حقیقت ندانستمے ''۔[1]

حضرت ابوالحسن خرقانیؒ بھی جس محبّت کے ساتھ خواجہؒ سے پیش آتے تھے، اس کا ذکر خود ان کے الفاظ میں کچھ اس طرح ہے'' مریدانِ خرقانی مرا گفتند کہ سی سال است تا باوی صحبت می داریم۔ ہرگز ندیدہ ایم کہ کسی را چناں تعظیم کرد کہ ترا و چناں نیکو داشت کہ ترا شیخ الاسلام گفت۔''[2]

حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانیؒ نے انہیں باطنی فیض سے اس قدر نوازا کہ ان کو اپنا جانشین مقرّر فرما دیا۔

اپنے مرشد سے خواجہ عبداللہ انصاریؒ نے بے پناہ محبت کی۔ خواجہ ابوالحسن خرقانی کے بارے میں ان کے قلم کا ہر جملہ عشقِ والہانہ میں ڈوبا ہوا ہوتا تھا۔ آپ کا یہ ارشاد جو اس جذبے کی صحیح عکّاسی کرتا ہے، آبِ زر سے لکھّے جانے کے قابل ہے:

---

1 اگر میں خراقانیؒ کو نہ دیکھتا تو حقیقت معلوم نہ ہوتی۔

2 حضرت ابوالحسن خرقانیؒ کے مریدوں نے مجھ سے کہا: ''ہمیں ان کی صحبت میں رہتے ہوئے تیس سال گزر چکے ہیں، ہم نے کبھی کوئی شخص ایسا نہیں دیکھا کہ حضرت نے آپ کی طرح اس کی تعظیم کی ہو۔ انہوں نے تو آپ کو اس قدر پسند فرمایا کہ شیخ الاسلام کے خطاب سے نوازا۔ (نفحات الانس صفحہ 283)

''عبداللہ گنجے بود نہانی، کلیدِ آں گنج بدستِ ابوالحسن خرقانیؒ ۔ تا رسیدم بہ چشمہ آب زندگانی، چندان خوردم کہ نہ من ماندم و نہ خرقانیؒ۔ ''[1]

ان تمام مدارجِ معرفت سے گزرنے کے بعد میرے خواجہ نے تلقین و تربیت کا سلسلہ شروع کیا۔ بیشمار طالبانِ حق آپ کی تعلیمات سے مستفیض ہوئے اور اپنے دور کے اکابرین میں شمار ہوئے۔

آپ کے علم و فقر کی یہ شان تھی کہ حافظِ قرآن ہونے کے ساتھ حافظِ حدیث بھی تھے۔ بارہ ہزار احادیث مع اسناد حفظ تھیں۔ ستّر ہزار سے ایک لاکھ تک اشعارِ عربی یاد تھے[2]۔قرآنِ حکیم کی آیات کی تفسیر بیان کرتے وقت عربی کے چار چار سو اشعار کے حوالے دیا کرتے تھے۔جن سے کلامِ پاک کے الفاظ و مفاہیم کی تشریح فرماتے تھے۔قرآنِ کریم کی آیت 'إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُم مِّنَّا الْحُسْنَىٰ'[3] کی تفسیر 360 مجالس میں بیان فرمائی۔ قرآنِ حکیم کی تفسیر کشف الاسرار جو تفسیر الہروی اور تفسیر بزبانِ درویشاں کے نام سے موسوم ہے، کی ترتیب میں حضرت خواجہ انصاریؒ کے قول کے مطابق 170 تفاسیر سے استفادہ کیا۔

ابنِ رجب بغدادی نے آپ کی علمی و ادبی شخصیّت کو ان الفاظ میں خراجِ تحسین پیش کیا ہے:

''وکان الشیخ رحمہ اللہ آیۃً فی التفسیر وحفظ الحدیث ومعرفۃً ومعرفۃ اللغۃ والادب وکان یفسر القراٰن فی مجلس التذکیر''۔

بیباک صداقت اہلِ اللہ کا ہمیشہ کا شیوہ رہا ہے۔اسی کی بنا پر ان پر دنیا تنگ کی جاتی ہے،اور شاید یہی وہ بھٹّی ہے جس سے تپ کر وہ کندن بنتے ہیں۔ میرے خواجہ نے بھی حق گوئی و بے باکی کے ساتھ حاکمینِ وقت کی اصلاح و انتباہ کو اپنا شعار بنایا۔آپ کے علم و فضل اور فیض رسانی کی شہرت چار سُو

---

1 عبداللہ ایک مخفی خزانہ تھا۔اس خزانے کی چابی حضرت ابوالحسن خرقانیؒ کے ہاتھ میں تھی۔(انہیں کی بدولت) میں نے آبِ حیات کے چشمہ تک رسائی حاصل کی اور اس سے یہاں تک سیراب ہوا کہ پھر نہ میں رہا نہ خرقانیؒ

2 حضرت شیخ الاسلام رحمہ اللہ تفسیرِ قرآن، حفظِ حدیث، اس کے عرفان اور لغت و ادب کے ادراکِ کامل میں آیتِ الٰہی تھے۔ وہ مجالسِ وعظ میں کلامِ پاک کی تفسیر بیان کیا کرتے تھے۔(طبقات ابن رجب صفحہ 37)

3 قرآنِ کریم، سورۃ الانبیاء (21)، آیت 101

پھیلی۔ حاسدین نے سازشیں تیز تر کر دیں۔ سلطان الپ ارسلان سلجوقی کے دربار میں بت پرستی کے الزام میں طلب کیے گئے۔ دربارِ سلطان میں انتہائی رعب ودبدبہ سے الزامات کو رد کیا۔ بادشاہ نے ادب واحترام سے رخصت کیا۔ آخر کار آپ کی حق شعاری اور روحانی مقام نے سب کو آپ کے احترام پر مجبور کر دیا۔ خلیفہ القائم بامر اللہ نے 462 ہجری میں خلعت ہائے فاخرہ اور شیخ الاسلام، شیخ الشیوخ اور زین العلماء کے القاب سے نوازا۔ اس کے باوجود حضرت خواجہ انصاریؒ عمر بھر ان مخالفین سے نبرد آزما رہے۔ ایک دفعہ وزیرِ اعظم نظام الملک طوسی نے پابہ زنجیر ہرات سے بلخ جلاوطنی کا حکم دیا، میرے خواجہ کی شان ملاحظہ فرمایئے کہ شاگردوں اور معتقدین نے آپ کو زمین پر قدم نہ رکھنے دیا اور دس روز تک ان کو اپنے کندھوں پر اٹھا کر بلخ پہنچا دیا۔ وقت گزر گیا، نہ وزیرِ اعظم نظام الملک طوسی رہا نہ سلجوقی بادشاہت۔ مگر میرے خواجہ نے اُسے جو نصیحت نامہ لکھا اسے میر عماد الحسنی القزوینی نے، جو خطِ نستعلیق کے تاریخ کے نامور ترین خطّاط تھے، اپنی خطّاطی سے لازوال بنا دیا۔ اللہ اللہ، جو اولیاء اللہ سے ٹکراتا ہے، پاش پاش ہو جاتا ہے۔ اور اللہ کے مقرّب بندے ہمیشہ آسمانِ انسانیت پر جگمگاتے رہتے ہیں۔

اہلِ ہوس کی سازشوں اور امتدادِ زمانہ کے باوجود خواجہ عبداللہ انصاریؒ نے درس وتدریس، تفسیر، شریعت مطہرہ کی ترویج اور سنّتِ نبوی کے احیا کو اپنی زندگی کا محور بنائے رکھا۔ عربی وفارسی میں مختلف کتب تحریر فرمائیں جو تصوّف کے مستند ترین جواہر پارے کہلائیں۔ آپ کی تصانیف آج تک منازلِ سلوک کے طالبان کی رہنمائی کر رہی ہیں اور رہتی دنیا تک کرتی رہیں گی۔ ان میں طبقات الصوفیہ، جو خراسان کے مشہور ومعروف عالم ابو عبدالرحمان محمّد بن حسین سلمٰی نیشاپوری کی عربی تالیف کا ترجمہ ہے، انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ شیخ اسلام نے اس میں تشریح کے ساتھ ساتھ اسرار ورموزِ تصوّف کا بھی اضافہ فرمایا ہے۔ حضرت مولانا جامیؒ نے بھی اپنی نفحات الانس کی اساس اسی کتاب پر رکھّی ہے۔

عربی تصانیف میں منازل السائرین، دم الکلام واہلہ ، الاال المقامات اور الفاروق فی الصفات تحریر کیں۔ فارسی میں تفسیرِ قرآنِ حکیم کشف الاسرار، زاد العارفین ، صد میدان، طبقات الصوفیہ اور مناجات نامہ آپ کے جواہر پارے ہیں۔

حضرت خواجہ عبداللہ انصاریؒ کی نثر میں بے پناہ روانی ہے،ایک دریائے سخن ہے جو قاری کو اپنے ساتھ بہالے جاتا ہے اور ان کے بے تکلّفانہ انداز کی تاثیر قاری کے رگ و پے میں اترتی چلی جاتی ہے۔ آپ نے سب سے پہلے رباعیات میں مضامینِ تصوّف بیان کیے۔طبقات الحنابلہ میں آپ کا عربی نونیہ قصیدہ موجود ہے جو حضرت امام احمد بن حنبلؒ کی شان میں ہے اور وہ عربی ادب پر آپ کے مکمّل عبور کی غمّازی کرتا ہے۔

ہر دور میں میرے خواجہ کی فکر اور اندازِ بیان سے بعد کے ادباء وشعراء مستفیض ہوئے۔ بقول پروفیسر آربری صوفیانہ شاعری میں عبداللہ انصاریؒ ایک ایسی طرز کے موجد ہیں جس کا اثر ایران کے صوفی شعراء مثلاً حکیم سنائی، خواجہ فریدالدّین عطّار، سعدی شیرازی، خواجہ حافظ اور مولانا جامی کی تخلیقات پر پڑا۔ انکے کلام کی بازگشت صدیوں بعد آنے والے اہلِ اللہ کے کلام میں ملتی ہے۔اس کی انتہائی مدلّل مثال حضرت حافظ محمّد افضل فقیرؒ نے 'صد میدان' کے اردو ترجمے کے پیش لفظ میں تحریر کی ہے۔مثلاً خواجہ انصاریؒ نے فرمایا:

درکودکی بازی ودر جوانی مستی ودر پیری سستی - پس خدارا کی پرستی۔

ترجمہ: بچپن میں کھیل کود، جوانی میں مستی اور بڑھاپے میں کمزوری و اضمحلال، پس خدا کی پرستش تم کب کروگے؟

مولانا نظامی گنجویؒ نے اسی مضمون کو یوں کہا:

حدیث کودکی وخود پرستی - رہا کن کاں خماری بود و مستی۔

ترجمہ: بچپنے اور خود پرستی کی داستان کو ترک کردو کہ وہ خُماری اور مستی ہے۔

شیخ سعدیؒ نے فرمایا: دریغ عمر جوانی کہ صرف شد بہ محال۔

ترجمہ: جوانی کی عُمر پر افسوس جو ایک مُحال و ناممکن چیز کے پیچھے صَرف ہوگئی۔

شیخ سعدی علیہ رحمہ کی مشہورِ زمانہ تصنیف 'گلستان' بھی میرے خواجہ کے اندازِ بیاں کی ارتقائی شکل ہے۔

معتقدین میں ابنِ تیمیہ، جلال الدین سیوطی اور مولانا نور الدّین محمّد عبدالرحمان جامی جیسے مشائخ کبیر شامل ہیں اور آپ کی شان اور بلندیٔ مقام میں رطب اللّسان ہیں۔ مولانا نور الدّین محمّد عبدالرحمان جامی رحمتہ اللہ علیہ انتہائی عالی مرتبت بزرگ اور مشہور مصّنف تھے۔ حضرت خواجہ عبداللہ انصاریؒ کے انتقال کے 408 سال کے بعد مولود ہوئے ، اپنی مشہورِ زمانہ تصنیف 'نفحات الانس' میں اپنے تخّلص جاؔمی کے بارے میں رقم طراز ہیں۔

مولدم جام ورشحہ قلمم - جرعہ جام شیخ الاسلامی است

لاجرم درجریدہ اشعار - بدو معنے تخلصم جامی است

ترجمہ: ''میں جام (شہر کا نام) میں پیدا ہوا، اور میرے قلم سے جو کچھ ٹپکا ہے وہ شیخ الاسلام کے جام کا ایک جرعہ ہے۔ اس لیے میری بیاضِ اشعار میں دو جہت سے میرا تخلّص جامی ہے''۔

مولاناؒ مزید فرماتے ہیں ''اِس کتاب میں (یعنی نفحات ا لانس میں) جہاں کہیں شیخ الاسلام کا ذکر ہوگا اس سے مراد یہی بزرگ (یعنی خواجہ عبداللہ انصاری) ہوں گے''۔

اللہ اللہ۔ چار سو سال گزر جانے کے بعد بھی شیخ الاسلام کا تاج حضرت عبداللہ انصاریؒ پر ہی سجا رہا۔ سبحان اللہ۔

گزشتہ ایک ہزار سال کے دورانیہ میں بیشمار اکابرینِ اسلام نے آپ کی عظمت کا اعتراف کیا ہے۔ حضرت شیخ احمد سرہندی مجدّد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے مقاماتِ عرفان کی توضیح میں حضرت شیخ الاسلام کے بعض ارشادات اپنے مکتوبات میں نقل کئے ہیں۔ بلکہ بسا اوقات ان سے حیرت انگیز حقائق و معانی بھی اخذ کیے ہیں۔ حضرت امام ربّانی کا ایک خط محمّد صادق کشمیری کے نام ہے جس میں آپ نے اہلِ اللہ کی محبّت اور ان کے دامن سے وابستگی کو عرفانِ ذات کے لئے لازم قرار دیا ہے۔ اس مکتوب میں حضرت مجدّد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے شیخ الاسلام کے دو ارشادات بیک وقت اس طرح درج فرمائے ہیں:

’محبت ایں طائفہ کو متفرع بر معرفت است، از اجل نعم خداوندی است جلّ سلطانہ، تا کدام صاحبِ دولت را بایں نعمت مشرّف سازند۔ شیخ الاسلام ہروی می فرماید الٰہی چیست اینکہ دوستانِ خود را کردی کہ ہر کہ ایشاں را شناخت، ترا یافت و تا ترا نیافت، ایشاں را نشاخت۔ بغض ایں طائفہ سمِ قاتل است و طعنِ ایشاں موجبِ حرمانِ ابدی است نجّاَنا اللہ سُبحانَہ واِیّاَکُم عَن ھٰذّ الِابتلاءِ شیخ الاسلام فرمود الٰہی ہر کرا خواہی براندازی، او را باما دراندازی‘

ترجمہ: ’’اس گروہ کی محبّت کہ معرفتِ الٰہی اس پر مرتّب ہوتی ہے، حق تعالیٰ کی عظیم نعمتوں میں سے ہے۔ کونسا ایسا خوش نصیب ہے، جسے اس نعمت سے سرفراز کرتے ہیں۔ شیخ الاسلام ہروی نے فرمایا ہے: الٰہی اپنے دوستوں کے ساتھ تیرا معاملہ بھی عجیب ہے، کہ جس نے انہیں پہچان لیا، اس نے تجھے پالیا اور جب تک تجھے نہ پایا، انہیں نہ پہچانا۔ اس گروہ کے ساتھ بغض زہر قاتل ہے، اور ان لوگوں پر طعن و تشنیع ابدی محرومی کا باعث ہے۔ حق سبحانہٗ و تعالیٰ ہمیں اور آپ سب کو اس آزمائش سے بچائے۔ شیخ الاسلام نے فرمایا: الٰہی تو جسے رسوا کرنا چاہتا ہے، اسے ہم سے الجھا دیتا ہے۔‘‘

حضرت شیخ احمد سرہندی مجدّد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت شیخ الاسلام کے اس ارشاد کا حوالہ اور کئی جگہوں پر بھی دیا ہے۔ ایک اور مقام پر شیخ محمّد چتری ؒ کے بعض سوالات کا جواب دیتے ہوئے اپنے مکتوب کے آخر میں حضرت شیخ الاسلام کی کتاب منازل السائرین کا ایک اقتباس دفترِ اوّل، حصہ اوّل میں رقم کیا ہے جس میں اُن کے نقطۂ نظر سے اتّفاق واستناد کیا ہے۔ اس اقتباس میں شیخ الاسلام نے اہلِ معرفت اور اہلِ ریاضت کے باہمی فرق کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ آپ کے نزدیک اہل معرفت ہمیشہ ذاتِ باری تعالیٰ کی طرف متوجہ رہتے ہیں۔ ان پر معارفِ الاہیہ کا نزول ہوتا ہے اور وہ بس انہی کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں۔ اس کے برعکس ریاضت، مشقّت اور نفس کشی کرنے والے مغیباتِ خلق کی خبر دیتے ہیں اور وہ خالق سے محجوب ہیں۔ عامتہ النّاس اس طبقے کو پسند کرتے ہیں اور اس بات سے غافل ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اہلِ معرفت کو خلق کے مغیبات وخفایا کے ادراک سے محفوظ رکھا ہے۔ پہلے گروہ کو وہ فراست نصیب ہے جو حق تعالیٰ کی ذات سے تعلّق رکھتی ہے، جب کہ دوسرے گروہ کو وہ کمالات نصیب ہیں جو از قسم خلق ہیں اور ان میں اہلِ اسلام کے ساتھ یہود ونصاریٰ سبھی شامل ہیں۔

حضرت شیخ الاسلام کی قرآن فہمی کا بے مثال ذوق، مضامینِ حدیث پر عبور، حقائقِ حیات اور مسلماتِ کائنات پر کامل دسترس، تصوّف کے اسرار ورموز کا ادراک، ان کے بیان پر قدرت اور عشقِ الٰہی کی معراج ان کی تصانیف کے مطالعہ کے بعد دل ودماغ پر منکشف ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اور یہ پتہ چلتا ہے کہ ذاتِ باری تعالیٰ نے شیخ الاسلام کے سینے میں معارفِ لدنّیہ کے کس قدر ابواب مفتوح فرما دیئے تھے۔

میرے خواجہ کے مقام سے فارسی گو ممالک یعنی افغانستان، ایران، تاجکستان، ترکمانستان، قزاقستان وغیرہ تو بخوبی واقف ہیں اور سب ان کو اپنا بیش قیمت مذہبی اثاثہ سمجھتے ہیں، مگر کیونکہ ہندوستان و پاکستان کے عوام نے فارسی کی جگہ بالعموم انگریزی کو اپنا لیا، لہٰذا ان ممالک میں شیخ الاسلام کی تعلیمات وتصنیفات کو متعارف کروانے کی ضرورت ہے۔

حضرت شیخ الاسلام خواجہ عبداللہ انصاریؒ تمام زندگی قرآن وسنّت کی تبلیغ کا مقدّس فریضہ سرانجام دیتے ہوئے اور عربی و فارسی میں گراں بہا تصنیفات سے عالمِ اسلامیہ کو مالا مال کرتے ہوئے قہندز، ہرات میں 22 ذی الحج 481 ہجری کو پچّاسی سال کی عمر میں بروز جمعہ بوقت مغرب اپنے مالک حقیقی سے واصل ہوئے۔ وہ وصال جس کی شدید خواہش ہمیں مناجات نامہ میں جا بجا نظر آتی ہے، میرے خواجہ کو نصیب ہوئی۔ ہرات کے شمال میں گازرگاہ کے مقام پر سپردِ خاک ہوئے۔ اُن کا مزار آج بھی مرجعِ خلائق ہے۔ ان کے پاکیزہ ارشادات راہِ سلوک کے سائرین کی رہنمائی رہتی دنیا تک کرتے رہیں گے اور ان کی یاد طالبانِ حق کے دلوں میں ہمیشہ آباد رہے گی۔

خواجہ عبداللہ انصاریؒ کے بارے میں بیشتر مصنّفین ان کا اسمِ گرامی اور القاب و بیان کچھ اس طرح رقم کرتے ہیں:

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتّقین قال الشیخ الانام وقدوۃ الایام سالک مسالک شریعت ناسک مناسک طریقت کاشف اسرار حقیقت برہان العارفین وسلطان الواصلین ومرشد السّالکین وقطب المحقّقین مجذوب حضرت باری خواجہ عبداللہ انصاریؒ۔

مگر میرے لئے تو بس 'میرے خواجہ' ہی کافی ہے۔ یہی میری نسبت ہے اور یہی اس فقیرِ بے نوا کا سرمایہ۔

آخر میں دعا ہے کہ مولا کریم میرے خواجہؒ جیسے جلیل القدر بزرگ کے اس شہپارے سے افرادِ امّتِ مصطفوی کو مستفیض فرمائے اور اس گناہگار کو بھی حضرت محمّد مصطفیٰ ﷺ کا امّتی ہونے کے طفیل اور مقبولانِ بارگاہ کے صدقے اپنے رحم وکرم سے نوازے۔ آمین۔

محمود انصاری

21 اپریل، 2018

# مناجات نامہ کا ارتقائی سفر

خواجہ عبداللہ انصاریؒ کی بارہ سے زیادہ عربی اور فارسی کی تصانیف نے گزشتہ دس صدیوں میں افغانستان، ایران، ہندوستان، پاکستان، ترکی اور وسطی ایشیا کے تمام ممالک، قزاقستان، کرغستان، ازبکستان، ترکمانستان اور تاجکستان کے ادب اور اسلامی ورثہ پر بے پناہ اثر ڈالا۔ کشف الاسرار، طبقات الصوفیہ، منازل السائرین، کنز السالکین اور صد میدان سبھی منفرد اندازِ بیان اور بلندیِ افکار کی بنا پر ہمارا بیش قیمت سرمایہ ہیں۔ مگر جس شہ پارے جس کو سب سے زیادہ شہرت ملی، وہ 'مناجات نامہ' ہے۔

لفظ مناجات عربی کے لفظ 'نجا' سے ماخوذ کیا گیا ہے۔ نجا کے لغوی معنی ہیں 'انتہائی نجی نوعیت کی گفتگو'۔ اسلامی معاشرہ میں لفظ 'مناجات' اللہ تبارک وتعالیٰ سے عاجزانہ دعاؤں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ یاد رہے کہ خواجہ عبداللہ انصاریؒ شاذ شاذ ہی خود تحریر فرماتے تھے۔ ان کے زیادہ تر ارشادات ہم تک طالب علموں کے نوٹس کی شکل میں پہنچے ہیں۔ مناجات نامہ بھی کتابی صورت میں نہیں لکھا گیا تھا بلکہ خواجہ انصاریؒ کی وہ دعائیں جو کشف الاسرار اور طبقات الصوفیہ وغیرہ میں شامل تھیں، ان کے معتقدین اور طلبا نے یکجا کیں۔ یہ اُس دور کی مروّجہ قدیم دری زبان میں تھیں۔ یہ کہنا بجا ہوگا کہ مناجات نامہ کے ذریعے ہی عوام النّاس کی اکثریت خواجہ عبداللہ انصاریؒ کی تعلیمات اور اُن کے راہِ سلوک کی منازل ومدارج پر پاکیزہ ارشادات سے متعارف ہوئی۔

بے پناہ مقبولیت کی بنا پر مناجات نامہ کی منتخب دعائیں نامور خطّاط نے اپنے فن کی معراج کے طور پر صفحہِ قرطاس کی زینت بنائیں۔ میر عماد الحسنی القزوینی نے، جو فارسی کے سب سے مشہور خطّاط گزرے ہیں، بہت سی مناجات کو اپنے فن پاروں میں ڈھالا۔ خطِ نستعلیق میں لکھے ہوئے فنِ خطّاطی

کے یہ بیش قیمت شاہکار آج یورپ اور روس کے عجائب گھروں کی زینت ہیں۔

مناجات نامہ قلمی نسخوں کی صورت میں بھی منظرِ عام پر آنے لگا۔ یہ قلمی نسخے سینکڑوں کی تعداد میں ہیں۔احمد منزوی کے کیٹیلاگ کے مطابق 75 قلمی نسخے صرف پاکستان میں موجود ہیں۔

قدیم ترین دو قلمی نسخے شاہد علی پاشا اور مراد ملاّ کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ بعد میں شاہد علی پاشا لائبریری اور مراد ملاّ لائبریری سلیمانیہ لائبریری، استنبول میں ضم کر دی گئیں اور یہ نسخے بھی وہاں منتقل کر دیے گئے۔

قلمی نسخے نایاب اور صرف خواص کی دسترس میں تھے۔ اس لئے کئی صدیوں تک مناجات نامہ کو عوام النّاس نے حفظ کر کے یاد رکھا۔ اس کے علاوہ خواجہؒ کے معتقدین اور دوسرے شعراء نے گزشتہ ایک ہزار سال کے عرصے میں مناجات نامہ میں بطورِ عقیدت واحترام اُسی انداز میں نہ صرف دعاؤں کا اضافہ کیا، بلکہ وقت کے ساتھ ساتھ قدیم دری زبان میں جو تبدیلیاں رونما ہوئیں، وہ بھی ان نسخوں میں شامل کرتے گئے۔ یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں۔ یہ ہمیشہ سے عربی اور فارسی ادب کا خاصہ رہا ہے۔اس کے علاوہ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جب ہم کسی شخصیت سے متاّثر ہوتے ہیں تو اُس جیسا بننّے کی کوشش کرتے ہیں۔ اُس کا اندازِ گفتگو اور اسلوب اپناتے ہیں۔ کیونکہ خواجہ عبداللہ انصاریؒ نے نہ صرف اپنی زندگی میں بلکہ اس کے صدیوں بعد بھی فارسی گوممالک پر گہرا اثر ڈالا، غالباً اسی لئے مناجات نامہ کو اس طویل عرصہ میں کسی نہ کسی وجہ سے بدلا جاتا رہا۔اس کے علاوہ جب ثقافتی سرگرمیوں کا محور خراسان سے ایران منتقل ہوا تو وہاں کے مروّجہ لہجہ اور تراکیبِ لغوی نے بھی مناجات نامہ کے نسخوں میں اپنی جگہ بنالی۔ انتہائی مقبولیت کے سبب ان قلمی نسخوں کی تعداد سینکڑوں تک پہنچ گئی۔ چونکہ مناجات نامہ کی یہ مقبولیت کم وبیش دس ملکوں میں پھیلی ہوئی تھی، اس لئے وہاں کی زبانوں کی علاقائی انفرادیت بھی اثر انداز ہوئی۔ اسی لئے محققّین اس بات پر متفق ہیں کہ مناجات نامہ کے کوئی

بھی دو قلمی نسخے ایک جیسے نہیں ہیں۔ مگر اس سے یہ نتیجہ ہرگز اخذ نہیں کیا جا سکتا کہ یہ تمام کے تمام غیر مستند ہیں۔ ان کے استناد کے بارے میں ایک اہم بات جو محقّقین نے مدِّ نظر رکھی وہ یہ ہے کہ کیا ان کا اندازِ فکر و اظہار وہی ہے جو خواجہ عبد اللہ انصاریؒ کی دوسری تصانیف میں ہے۔ اگر تحریر اور متن کے اعتبار سے یہ خواجہؒ کی تصانیف و تعلیمات سے مطابقت رکھتی ہیں تو یہ مستند ہیں۔ اور ان کو صرف اس بنیاد پر خارج کر دینا مناسب نہ ہوگا کہ یہ خواجہ انصاریؒ کی دوسری تصانیف میں موجود نہیں ہیں۔

دری زبان کے نامور ادیب اور محقّق پروفیسر عبد الغفّار راون فرہادی صاحب نے مناجات نامہ کی ارتقائی منازل اپنی مستند اور پر مغز انگریزی کی تصنیف۔

"Abdullah Ansari of Herat - An early Sufi Master" ، میں فراہم کی ہیں اور وہ کچھ اس طرح ہیں:

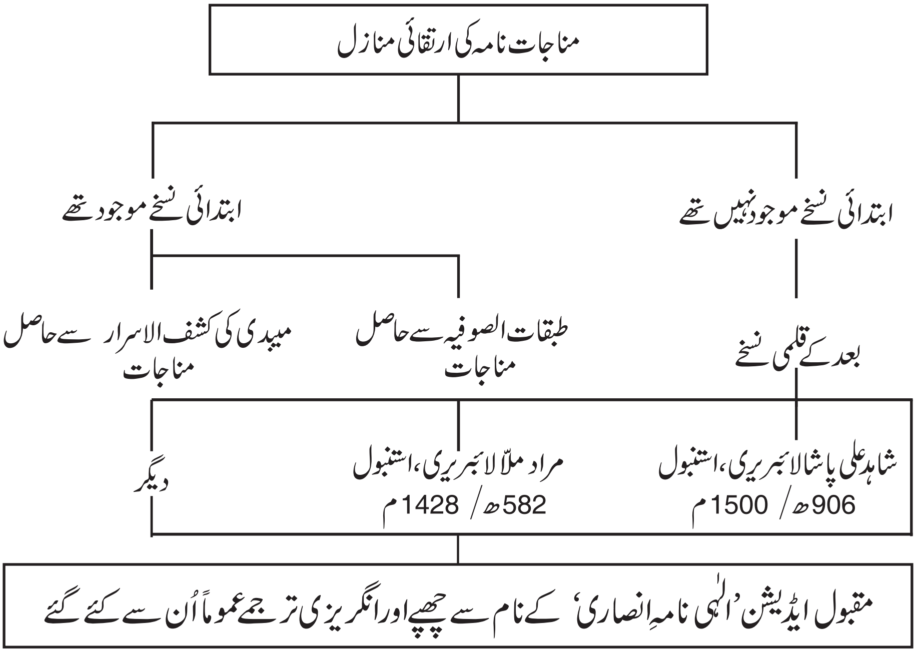


نوٹ: شاہد علی پاشا لائبریری اور مراد ملّا لائبریری سلیمانیہ لائبریری، استنبول میں ضم کر دی گئی ہیں۔

قلمی نسخوں کے بعد چھاپے خانوں کا دور شروع ہوا اور عوام کی خواہشات کو مدّ نظر رکھتے ہوئے مناجات نامہ کے لاتعداد ایڈیشن چھپے اور مقبول ہوئے۔ مناجات نامہ کا ترجمہ انگریزی، فرانسیسی، جرمن اور ہسپانوی زبانوں میں ہو چکا ہے لیکن تمام مترجمین اس پر متفق ہیں کہ مناجات نامہ کی روح اور مخصوص طرزِ بیان کو بذریعہ ترجمہ کسی زبان میں منتقل کرنا ناممکن ہے۔

یہاں قدرتی طور پر یہ سوال بھی ذہن میں آتا ہے کہ آخر مناجات نامہ کی دس صدیوں پر محیط مقبولیت کی وجہ کیا ہے۔اس موضوع پر انتہائی مدّلل تحقیق اور تحریر ہارورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر وہیلر تھیکسٹن کی ہے۔ اُن کے مطابق مناجات نامہ کا اندازِ بیاں اختصار و سادگی کے پردے میں اثر انگیز نغمگی لئے ہوئے ہے۔ یہ دل میں اتر جانے والی تاثیر مسجّع فارسی نثر کے استعمال کی وجہ سے ہے۔ان بظاہر سادہ جملوں میں جو شاعرانہ وزن اور نغمگی ہے وہ کسی بھی زبان کے ترجمہ میں پیدا کرنا ناممکن ہے۔ مناجات نامہ میں ارفع خیالات وتعلیمات کے علاوہ فارسی شاعری کی تکنیک 'ترصیع' کا اکثر استعمال کیا گیا ہے۔اس تکنیک میں دو لائنوں میں حروفِ علّت ایک ہی جگہ پر رکھّے جاتے ہیں۔صرف ہم آہنگ حروفِ صوت بدلتے ہیں۔

مثلاً: الٰھی، حاضری، چہ جویم؟ ناظری، چہ گویم؟

اس کے علاوہ جملوں کے درمیان اور آخر میں ہم قافیہ الفاظ کا استعمال، جو قرانِ حکیم میں بدرجہ اتم پایا جاتا ہے، اور عربی اور فارسی ادب میں بھی مروّج ہے، مناجات کے جملوں میں غیر معمولی نغمگی، روانی اور مخصوص زیر و بم پیدا کرتا ہے۔ جیسے:

الہیٰ! گفتی کریم، امید بدان تمام است، تا کرم تو درمیان است، ناامیدی حرام است.

یہاں اَم اور آم کا ایک ہی مقام پر استعمال جملوں میں اشعار کی سی روانی پیدا کر دیتا ہے۔اسی طرح متناقض الفاظ کا دو جملوں میں پہلو بہ پہلو ہونا، جیسے اس دعا میں امّید اور ناامّیدی بھی جملوں کو روانی بخشتا ہے۔

جہاں کہیں 'ترصیع' کا سحر ٹوٹتا ہے، وہاں خواجہؒ اکثر ایک جیسے ارکانِ کلمہ کو استعمال کرتے ہیں:

الٰہی ، چون در تو نگریم شاہیم تاج بر سر، وچون بہ خود نگریم خاکیم وخاک بر سر

اس کے علاوہ بہت سے مقامات پر ایسے الفاظ استعمال کیئے گئے ہیں جن کے فارسی میں ہجّے یکساں مگر غیر تحریری حروفِ علّت یا اضافت کے استعمال سے ان کے معنی بدل جاتے ہیں، مثلاً تاجدار اور تاجِ دار، ہم شکل مگر معنی میں مختلف الفاظ جیسے طاعت اور طاقت، حاجت اور حجّت وغیرہ۔ فارسی کی ان خوبصورت تراکیب کو کسی اور زبان میں ڈھالنا ناممکن ہے۔

مسجّع فارسی نثر کا استعمال ایک ہزار سال پہلے خواجہ عبداللہ انصاریؒ نے شروع کیا اور انہیں فارسی ادب میں اس طرزِ تحریر کے بانی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اُن کی تقلید میں بعد میں آنے والے جن شعراء نے بھی اس اندازِ تحریر کو اپنایا، اُن میں سرِ فہرست شیخ سعدیؒ ہیں جنہوں نے اپنی مشہورِ زمانہ 'گلستان' اسی انداز میں رقم کی۔

کئی سال تک مناجات کے مستند ہونے کے موضوع پر صفِ اوّل کے محقّقین سے رابطہ رہا۔ اُن کی تصانیف سے بھی استفادہ حاصل کیا۔ جناب عبدالغفار رراون فرہادی، جناب آصف فکرت، پروفیسر بو اوتاس (اوپسالا یونیورسٹی، سویڈن)، پروفیسر وہیلر ایم تھیکسٹن (ہارورڈ یونیورسٹی، یو ایس اے) وغیرہ سے گفت وشنید رہی، اور اُن کی کتب کے مطالعے کے بعد جو سوال ذہن میں اُٹھتے تھے ان پر بھی گفتگو ہوئی۔ پروفیسر بو اوتاس کا معرکتہ الآرا مضمون:

The Munajat or Ilahi Namah of Abdulla Ansari (Manuscripts of the Middle East 3 (1988) - Ter Lugt Press, Netherlands)

خواجہ عبداللہ انصاریؒ کی تصانیف کے استناد پر حرفِ آخر کا درجہ رکھتا ہے۔ اس مضمون سے معلوم ہوا کہ جناب آصف فکرت نے ''مناجات وگفتار پیر ہرات'' کے نام سے مناجات مع اسناد پیش کی ہیں۔ یہ

کتاب تقریباً ناپید ہے اور جنابِ فِکرت کے پاس بھی موجود نہیں تھی۔ خوش قسمتی سے یونیورسٹی آف نبراسکا سے دستیاب ہوگئی۔ جناب آصف فکرت ہراتی محقّق ہیں اور انہوں نے طویل عرصہ تک ہرات میں خواجہ عبداللہ انصاریؒ کے مزارِ مبارک کے جوار میں رہ کر تحقیق کی ہے۔ان کی تصنیف میں جو مناجات موجود ہیں وہ خواجہؒ کی تفسیرِ قرآن کشف الاسرار اور طبقات الصوفیہ سے لی گئی ہیں اور ان میں دونوں کے حوالے بھی موجود ہیں۔اس کے بعد اس میں وہ مناجات شامل کی گئی ہیں جو دری زبان کے مشہور صاحبانِ قلم محمّد شیروانی اور وحید دستگردی کے رسائل میں موجود ہیں۔آصف فکرت صاحب کی تحقیق کو مزید استقامت بخشنے کے لئے جنابِ فرہادی نے ان تمام مناجات میں مستعمل زبان، اندازِ بیان اور افکار کا موازنہ خواجہ انصاریؒ کی 'کنز السالکین' اور 'صد میدان' سے بھی کیا اور ان میں مکّمل مطابقت پائی۔

ان تمام عوامل کو مدّنظر رکھتے ہوئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ جناب شہاب الدّین خرّم شاہی کی طرزِ طباعت کو اپنایا جائے اور جناب آصف فکرت کی کتاب ''مناجات وگفتارِ پیرِہرات'' کو استناد کی کسوٹی کے طور پر استعمال کیا جائے۔

راقم الحروف کا نظریہ شروع سے یہ رہا ہے کہ فارسی اور اردو لغوی طور پر بہت قریب ہیں۔رسم الخط ایک ہی ہے۔پینسٹھ فیصد کے قریب الفاظ بھی مشترک ہیں۔اس لئے اگر کسی زبان میں مناجات نامہ کی روح کو بذریعہ ترجمہ منتقل کیا جا سکتا ہے تو وہ اردو ہے۔اب اس کا فیصلہ تو قارئین ہی کر پائیں گے کہ ہم اس کوشش میں کس حد تک کامیاب ہوئے ہیں۔

مناجات نامہ کی بیشتر دعاؤں کی ابتدا لفظ 'الٰہی' سے ہوتی ہے۔ یہ اندازِ دعا خواجہ عبداللہ انصاریؒ کے مرشد حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی کا بھی تھا اور ان کی تصنیف 'نور العلوم' میں پایا جاتا ہے۔ یہ دعائیں رب تعالیٰ سے خواجہ انصاریؒ کی گفتگو اور التجاؤں کا مجموعہ ہیں۔ایک ولی اللہ کی اپنے رب سے عاجزانہ گفتگو ہے، ایک ایسا ولی جس کا مقصدِ حیات صرف اور صرف اپنے رب سے عشق کرنا اور اسے

راضی کرنا ہے اور بس۔ ان میں انتہائی شکر گزاری بھی ہے اور اپنی بے بسی و کم مائیگی کا اظہار بھی۔ اپنے خمیر کے ناقص ہونے کا اعتراف بھی ہے اور رب کی اعلیٰ تخلیق ہونے پر فخر بھی۔ ٹھکرائے جانے کا خوف بھی ہے اور اپنائے جانے کی امّید بھی۔ کہیں شکوے ہیں اور کہیں رب تعالیٰ کے احسانات و عنایات کا تشکّر۔ جنّت اور حور و قصور سے بیگانگی بھی ہے اور دوزخ سے بے خوفی بھی، فراق کی طویل راتوں کی آہ و فغاں بھی ہے اور وصال کی امّید بھی۔ یہ دعائیں دل سے نکلی ہیں اور دس صدیوں سے دس سے زیادہ ممالک کے مسلمانوں کے دلوں کو موم کر کے اپنے رب کے حضور گڑگڑانے کی طرف راغب کر رہی ہیں۔ مسّجع فارسی کی یہ مسحور کن مناجات پڑھنے والے پر وجد کی سی کیفیت طاری کر دیتی ہیں۔

کوشش کی گئی ہے کہ اردو ترجمہ میں بھی قارئین کو وہی کیفیت، وہی منظوم روانی اور پاکیزگی خیالات پیش کی جائیں جو فارسی تحریر کا خاصہ ہیں۔ اب اس کا صحیح اندازہ تو قارئین ہی لگا سکتے ہیں کہ اس میں ہمیں کس حد تک کامیابی ہوئی ہے۔

خواجہ عبداللہ انصاریؒ کے مقام سے فارسی گو ممالک یعنی افغانستان، ایران، تاجکستان، ترکمانستان، کرغستان اور قزاقستان وغیرہ تو بخوبی واقف ہیں اور سب ان کو اپنا بیش قیمت مذہبی اثاثہ سمجھتے ہیں، مگر کیونکہ ہندوستان و پاکستان نے فارسی کی جگہ انگریزی کو اپنا لیا، اس لئے ان ممالک میں شیخ الاسلام کی تعلیمات کو متعارف کروانے کی ضرورت ہے۔ مناجات نامہ کا اردو ترجمہ اس سلسلے کی پہلی کاوش ہے۔

آخر میں دعا ہے کہ مولا کریم میرے خواجہؒ جیسے جلیل القدر بزرگ کے اس شہپارے سے افرادِ امّتِ مصطفوی کو مستفیض فرمائے اور اس تہی دامن خاکِ راہ کو بھی حضرت محمّد مصطفیٰ ﷺ کا امّتی ہونے کے طفیل اور مقبولانِ بارگاہ کے صدقے اپنے رحم و کرم سے نوازے۔ آمین۔

محمود انصاری

20 اپریل، 2018

# مناجات نامہ

خواجہ عبداللہ انصاریؒ

فارسی و اردو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد اللہ رب العالمین و العاقبة للمتقّین قال الشیخ الانام وقدرة الایام سالک مسالک شریعت ناسک مناسک طریقت کاشف اسرار حقیقت برهان العارفین و سلطان الواصلین ومرشد السّالکین وقطب المحقّقین مجذوب حضرت باری خواجہ عبداللہ انصاری.

الهی ، ای گشایندۂ زبان های مناجات گویان وانس افزای خلوت های ذاکران وحاضرنفس های راز داران ، جز از یاد کردتو ما را همراه نیست وجز از یادداشت تو ما را زاد نیست وجز از تو بہ تو دلیل و رهنمای نیست ، خدایا نظر کن در حاجت کسی کش جز از یک حاجت نیست .

ای کریمی کہ بخشندۂ عطایی ، ای حکیمی کہ پوشندۂ خطایی ، ای صمدی کہ از ادراک خلق جدایی ، ای احدی کہ در ذات وصفات بی همتایی ، ای خالقی کہ گمراهان را راہ نمایی ، ای قادری کہ خدایی را سزایی ، کہ جان ما را صفای خود دہ ودل ما را هوای خود دہ ، ما را آن دہ کہ ما را آن بہ ، مگذار ما را بہ کہ ومہ .

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد اللہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین قال الشیخ الانام وقدرۃ الایام سالک مسالک شریعت ناسک مناسک طریقت کاشف اسرار حقیقت برھان العارفین وسلطان الواصلین ومرشد السّالکین وقطب المحقّقین مجذوب حضرت باری خواجہ عبداللہ انصاری۔

الٰہی، اے مناجات کہنے والوں کی زبان کو روانی عطا کرنے والے اور ذاکروں کی خلوت گاہوں میں انس ومحبت بڑھانے والے، اے رازداروں کی روحوں میں موجود، تیرے ذکر کے سوا ہمارا کوئی ہم راہ نہیں اور تیری یاد کے سوا ہمارا کوئی زادِ راہ نہیں، اور تیرے سوا تیری طرف کوئی ہدایت و راہنمائی کرنے والا نہیں، اے خدا اس شخص کی حاجت پر نظرِ کرم فرما کہ جس کی ایک کے سوا کوئی حاجت نہیں۔

اے کریم، تُو جو عطا کرنے والا ہے، اے حکیم، تُو جو خطاؤں پر پردہ ڈالنے والا ہے، اے صمد، تُو جو کہ مخلوق کے ادراک سے بالاتر ہے، اے احد و یکتا، تُو جو کہ اپنی ذات وصفات میں بے مثال ہے، اے خالق، تُو جو کہ گمراہوں کا راہنما ہے، اے قادر تُو جو خدائی کا مستحق ہے، ہماری روح کو اپنی پاکیزگی عطا کر اور ہمارے دلوں کو اپنی تمنّا عطا فرما، ہمیں وہ عطا کر جو ہمارے لیے بہتر ہے، ہمیں ہر کس و ناکس کے حوالے نہ کر۔

1- الهی ، کدام محنت از بی خبری ؟ از محنت آب وگل خلاص یابم ، گر در من نگری .

2- الهی ، مرا به قضای خویش راضی کن ، به عنایت خرسند ، از هوای نفس دور دار و درشریعت بند .

3- الهی ،تو به رحمت خویشی و ما به حاجت خویشیم ،تو توانگری و ما درویشیم .

4- الهی ، به حرمت آن نام که تو خوانی و به حرمت آن صفت که تو چنانی ، دریاب که می توانی .

5- الهی ، همه عالم تو را می خواهند، کار آن دارد که تا تو که را خواهی ، بناز کسی که تو او را خواهی ، که اگر برگردد،تو اورا در راهی .

6- الهی ،عذر ما بپذیر و بر عیب های ما مگیر .

7- الهی ،همه عمر خود برباد کردیم و برتن خود بیداد کردیم و شیطان لعین را شاد کردیم ، بود و نبود ما یکسان ،ازغم ما راشادی رسان .

8- الهی ،از پیش خطر واز پس راهم نیست ، دستم گیر که جز فضل تو پناهم نیست .

9- الهی ،ای بود و نابودمن، تورا یکسان از غم ، مرا به شادی رسان .

10- الهی ،ترسانم از بدی خود، بیامرز مرا به خوبی خود .

1- الٰہی بے خبری سے بڑھ کر کون سی بڑی مصیبت ہے؟ اگر تُو مجھ پہ اپنی نظر کرم کر دے تو میں آب وخاک کے تمام دکھوں سے نجات پا جاؤں۔

2- الٰہی، مجھے اپنی مشیّت پر راضی رہنے اور عنایت پر خوش وشادمان رہنے کی توفیق عطا فرما، نفسانی خواہشات سے دور رکھ اور شریعت کا پابند بنا۔

3- الٰہی، تُو سراپا رحمت ہے اور ہم سراپا حاجت مند، تُو دولتمند ہے اور ہم غریب ہیں۔

4- الٰہی، اس نام کے صدقے جس سے تُو پکارا جاتا ہے اور اپنی صفات کے صدقے ہم پر نظرِ کرم فرما کہ تُو قادرِ مطلق ہے۔

5- الٰہی، سارا عالم تیرا طلب گار ہے، لیکن اصل بات یہ ہے کہ تُو کس کو چاہتا ہے، قابل فخر وناز ہے وہ جسے تُو چاہتا ہے۔ اگر وہ واپس جانے لگے تو تُو اسے راستے میں ملتا ہے۔

6- الٰہی، ہمارا عذر قبول فرما اور ہمیں ہمارے عیبوں پر نہ پکڑ۔

7- الٰہی، ہم نے اپنی تمام عمر برباد کی اور اپنے تن پر ظلم کیا اور شیطانِ لعین کو خوش کیا، ہمارا ہونا نہ ہونا ایک سا، ہمیں غم سے خوشی عطا فرما۔

8- الٰہی، آگے خطرہ ہے اور پیچھے کوئی نہیں راستہ، میری دستگیری فرما کہ تیرے فضل کے سوا میرا کوئی نہیں ٹھکانہ۔

9- الٰہی، میرا ہونا یا نہ ہونا تیرے لیے ایک سا، مجھے غم سے خوشی عطا فرما۔

10- الٰہی، میں اپنے گناہوں سے ہوں خوفزدہ، تُو اپنی رحمت سے میری بخشش فرما۔

11- الهی ، در سر خمار تو داریم و در دل اسرار تو داریم و بر زبان استغفار تو داریم ، اگر جوییم ، رضای تو جوییم و اگر گوییم ، ثنای تو گوییم .

12- الهی ، هرکس از آن چه ندارد مفلست و من از آن چه دارم .

13- الهی ، اگر چه طاعت بسی ندارم در دو جهان جز تو کسی ندارم .

14- الهی بهشت بی تو ، جای شادی نیست و جز از دوستی تو روی آزادی نیست .

15- الهی ، فضل تو راکران نیست و شکر تو را زبان .

16- الهی ، هرکس تو را شناخت هر چه غیر تو بود بینداخت . هرکس که تو را شناخت جان را چه کند ، فرزند و عیال و خانمان را چه کند ، دیوانه کنی هر دو جهانش بخشی ، دیوانهٔ تو هر دو جهان را چه کند .

17- خداوندا ، به شناخت تو زنده گانیم ، به نصرت تو شادانیم ، به کرامت تو نازانیم ، به عز تو عزیزانیم ـ خداوندا ، که به تو زنده ایم هرگز کی میریم ؟ که به تو شادمانیم ، هرگز کی اندوهگین باشیم ؟ که به تو نازانیم ، بی تو چون به سر آریم ، که به تو عزیزیم ، هرگز چون ذلیل شویم ؟

18- الهی ، همه کس می خواهند که در تو نگرند ، من می خواهم که تو در من نگری .

11- الہی ، ہمارے سروں پر تیرا خمار ہے اور دلوں میں تیرے اسرار ہیں اور زبانوں پر تیرا درود و استغفار ہے، اگر کچھ تلاش کرتے ہیں، تو تیری رضا تلاش کرتے ہیں، اگر کچھ بیان کرتے ہیں، تو تیری ثنا بیان کرتے ہیں۔

12- الہی، جس شخص کے پاس طاعت کی دولت نہیں وہ مفلس ہے اور میرے پاس یہ دولت کتنی ہے؟

13- الہی، اگرچہ میرے پاس طاعت کی دولت زیادہ نہیں ہے لیکن دونوں جہانوں میں تیرے سوا میرا کوئی نہیں۔

14- الہی، جنت تیرے بغیر خوش آئند جگہ نہیں ہے اور تیری دوستی سے بڑھ کر کوئی آزادی نہیں۔

15- الہی، تیرے فضل کا کوئی کنارہ نہیں اور تیرا شکر ادا کرنے کے لائق کوئی زبان نہیں۔

16- الہی، جس نے تجھے پہچان لیا، اس نے تیرے سوا سب کو ٹھکرا دیا۔ جس نے تجھے پہچان لیا وہ جان کو کیا کرے گا، بال بچّوں اور اہل وعیال کو کیا کرے گا، تو کسی کو اپنا دیوانہ بنا کر اگر دو جہاں بخش دے، تو تیرا دیوانہ دو جہاں کو کیا کرے گا؟

17- اے خدا تیری شناخت سے ہم زندہ ہیں، تیری نصرت پر ہم شاداں ہیں، تیری عظمت اور بڑائی پر ہم نازاں ہیں۔ تیری عظمت وجلال کے صدقے ہم عزیز ہیں، اے خدا چونکہ ہم تیرے لئے زندہ ہیں ہم ہرگز نہیں مریں گے۔ چونکہ ہم تیرے لئے شادماں ہیں، ہم ہرگز غمگین نہیں ہوں گے، چونکہ تجھ پر نازاں ہیں تیرے بغیر کیسے زندگی بسر کریں گے؟ چونکہ ہم تجھے عزیز ہیں، ہرگز ذلیل وخوار نہیں ہوں گے۔

18- الہی، سب کی یہ خواہش ہے کہ وہ تجھے دیکھیں، لیکن میری خواہش ہے کہ تُو مجھے دیکھے۔

19- الهی ، یکی یافت اما یافته را قیمت نشاخت و به باد داد، و یکی بشناخت وشناخته را نیافت .

20- الهی ، خود قسمت کردی و کار نه جور کردی و نه میل و قیمت را بشناختی .

21- الهی ، اگر امانت را شایسته ام، با همه تخلیطی امینم ، زیرا که چون امانت می نهادی ، می دیدی و می دانستی که من چنینم .

22- الهی ، چون به عمل خود می نگرم ، دریاهای خوف موج می زند ، چون به کرم تو می نگرم امل من خیمه بر اوج می زند .

23- الهی ، یکی را به دست فضل برمی کشی و یکی را در پای عدل می کشی .

24- الهی ، عذر بنیوش و عیب ها به کرم بپوش.

25- الهی ، به حق آن که تو را هیچ حاجت نیست ، ببخشای بر آن کسی که او را هیچ حجت نیست .

26- الهی ، از خاک چه آید مگر خطا ، و از علّت چه زاید مگر جفا ، و از کریم چه آید جز وفا الهی ، و از آدمیم با دو دست تهی ، چه باشد اگر مرهمی برخستگان نهی .

19- الٰہی، ایک وہ جس نے پالیا لیکن حاصل کیے ہوئے کی قیمت جان نہ سکا، اسے ضائع کر دیا، اور ایک وہ جس نے پہچان لیا لیکن جسے پہچانا، اُس کو پا نہ سکا۔

20- الٰہی، تُو نے خود مقدّروں کی تقسیم کی، تُو نے نہ تو یکساں و مشابہ کام کیا اور نہ ہی کسی کی رغبت اور حیثیت کو دیکھا۔

21- الٰہی، اگر امانت کا مستحق ہوں، تو تمام آمیزشوں کے باوجود امین ہوں، کیونکہ جب تُو امانت سونپ رہا تھا تو جانتا تھا کہ میں کیسا ہوں۔

22- الٰہی، جب میں اپنے عمل کو دیکھتا ہوں تو خوف کے دریا موجزن ہو جاتے ہیں، لیکن جب تیری رحمت کی طرف دیکھتا ہوں تو میری امید آسمان کی بلندیوں کو چھونے لگتی ہے۔

23- الٰہی، تُو کسی کو تو اپنے فضل سے بلندی عطا کر دیتا ہے اور کسی کو اپنے عدل کے پاؤں تلے روند دیتا ہے۔

24- الٰہی، ہمارے عذر کو قبول فرما اور اپنی رحمت سے عیبوں کو چھپا لے۔

25- الٰہی، اس حقیقت کے طفیل کہ تجھے کوئی حاجت نہیں، اس شخص کو معاف کر دے کہ جس کے پاس کوئی دلیل و حجّت نہیں۔

26- الٰہی، خاکسار سے خطا کے سوا کیا ممکن۔ اور حجّت کرنے والے سے جفا کے سوا کیا حاصل، اور کریم سے وفا کے سوا کیا ممکن۔ الٰہی، دونوں ہاتھ خالی لے کر واپس آ گئے ہیں، کیا ہی اچھا ہو اگر تُو خستہ دلوں پر مرہم رکھے۔

27- الهی ، گنج درویشانی ، زاد مضطرانی ، مایه ی رمیدگانی ، دستگیر درماندگانی ، چون می آفریدی جو هر معیوب می دیدی ، می برگزیدی ، و با عیب می خریدی ، برگرفتی وکس نگفت که بردار. اکنون که برگرفتی بمگذار ، و در سایه لطفت می دار ، و جز به فضل خود مسپار.

28- الهی ، هر شادی که بی توست اندوهانست هر منزل که نه در راه توست ، زندانست هر دل که نه در طلب توست ، ویرانست. یک نفسی با تو به دوگیتی ارزانست. یک دیدار از آن تو به صد هزار جان رایگانست. صد جان نکند آن چه کند بوی وصالت.

29- الهی ، خواندی وتأخیر کردم وفرمودی وتقصیر کردم ، به مهلت مغرور گشتم و به دنیا مسرور ، و به دین نا معذور.

30- الهی ، عمر خود به باد کردم و برتن خود بیداد کردم ، گفتی وفرمان نکردم ، درماندم و درمان نکردم. الهی ، باز از تو بگریختم و آب روی خود ریختم و در دام بدخواه آویختم ، الهی ، از وفا حذر کردم.

31- الهی ، باغم وحسرتم ، با داغ و عصمتم و با جرم و بی توبتم ، در زندان محنتم ، بستهٔ مشیّتم ، پایمال معصیتم ، ای موصوف به کرم و جود ، ای انس و جنّ را خالق ومعبود ، اکرم الاکرمین ، وصفت تو احسان و جود صفت ما ظلوم وجهول وکنود ، نعت ونام ما گیر به نعت ونام خود ، یا ودود یا ودود.

27- الٰہی، تو مفلسوں کا خزانہ ہے، مضطرب الحال لوگوں کا زادِ راہ ہے، دھتکارے ہوؤں کی قوت ہے، درماندوں کا حامی ہے، تُو جب پیدا کر رہا تھا تو عیب دار سرشت کے ہوتے ہوئے بھی ہمارا انتخاب کیا اور تمام عیبوں کے ساتھ ہمیں قبول کیا، تُو نے خود ہمارا انتخاب کیا، کسی نے تجھے چناؤ کا نہیں کہا۔ اب جب کہ تُو نے ہمیں چن لیا ہے تو چھوڑ نہ دے، اور اپنے سایۂ رحمت میں برقرار رکھ، اور سوائے اپنے فضل کے کسی کے سپرد نہ کر۔

28- الٰہی، ہر وہ خوشی جو تیرے بغیر ہے وہ غم واندوہ ہے۔ ہر وہ منزل جو تیرے راستے پر نہیں ہے، زندان ہے۔ ہر وہ دل جس میں تیری طلب نہیں، ویران ہے۔ تیرے ساتھ ایک لمحہ دونوں جہانوں سے گراں بہا ہے۔ تیرے دیدار کا ایک لمحہ لاکھوں جانوں سے بیش بہا ہے، سینکڑوں جانیں بھی وہ کام نہیں بناتیں جو تیرے وصال کی خوشبو بناتی ہے۔

29- الٰہی، تُو نے مجھے بلایا اور میں نے تاخیر کی، تُو نے حکم دیا میں نے کوتاہی کی، میں مہلت ملنے پر مغرور ہو گیا، دنیاوی نعمتوں پر مسرور ہو گیا اور دین سے متعلق عذر خواہی کے قابل نہ رہا۔

30- الٰہی، اپنی عمر ضائع کی اور اپنے آپ پر ظلم کیا، تُو نے حکم دیا اور میں نے اطاعت نہ کی۔ درماندہ ولاچار ہو گیا اور مداوا نہ کیا۔ الٰہی، میں پھر تجھ سے بھاگا، اپنی آبرو کو خاک میں ملا دیا اور بدخواہوں کے چنگل میں گرفتار ہو گیا، الٰہی، میں نے وفا کرنے سے اجتناب کیا۔

31- الٰہی، میں غم وحسرت میں ہوں، میں سوختہ دل اور باعصمت آدمی ہوں، مجرم ہوں اور توبہ سے محروم ہوں، زندانِ غم میں ہوں، مشیّت کا پابند ہوں، گناہوں میں جکڑا ہوا ہوں، اے صاحبِ جودوکرم، اے جِنّ وانس کے خالق ومعبود، اے اکرم الاکرمین، تیرا وصف سراپا احسان، ہماری صفت ظلوم وجہول اور ناسپاس، اپنی حمد وثنا اور نام کے صدقے ہماری حمد وثنا اور فریاد کو قبول فرما، یا وَدُود، یا وَدُود [1] (اے مہربان ومحبت والے رب)۔

---

1 قرآنِ کریم، سورۃ ہود (11)، آیت نمبر 90

32- الهی ، از هیچ چیزی چیزی توانستی ، واز همه چیزی به هیچ چیزی نمانستی .

33- الهی ، گل بهشت در پای عارفان خارست ، جویندهٔ مولی را با بهشت چه کارست ؟

34- الهی ، می دانی که ناتوانم ، پس ازاین بلاها برهانم .

35- الهی ، از بوده نالم یا از نابوده ؟ اگر از نابوده نالم دیوانگی است ، واگر از بوده نالم بیگانگی است .

36- الهی ، آمدم با دو دست تهی ، بسوختم بر امید روز بهی ، چه بود اگر از فضل خود بر این خسته دلم مرهم نهی .

37- الهی ، ای کارندهٔ غم پشیمانی در دل های آشنایان ، ای افکندهٔ سوز در دل های تائبان ، ای پذیرندهٔ گناهکاران ومعترفان ، کس باز نیامد تا باز نیاوردی ، وکس راه نیافت ، تا دست نگرفتی ، دست گیر که جز زتو دستگیر نیست ، دریاب که جز زتو پناه نیست وسؤال ما را جز تو جواب نیست ، و درد ما را جز تو دارو نیست ، واز این غم ما را جز ازتو راحت نیست .

32- الٰہی، تُو ناپید و معدوم سے ہر چیز بنا سکتا ہے لیکن تُو تمام چیزوں میں سے کسی چیز کی مانند نہیں ہے۔

33- الٰہی، جنت کے پھول عارفوں کے پاؤں کے کانٹے ہیں، خدا کے متلاشی کو جنت سے کیا سروکار؟

34- الٰہی، تُو جانتا ہے کہ میں ناتواں ہوں، لہٰذا مجھے ان مصیبتوں سے نجات دے۔

35- الٰہی، میں موجود پر آہ و زاری کروں یا غیر موجود پر؟ اگر غیر موجود پر گریہ و زاری کروں تو یہ دیوانگی ہے، اور اگر موجود پر آہ و زاری کروں تو بیگانگی ہے۔

36- الٰہی، دو خالی ہاتھ لے کر آیا ہوں، اچھے دنوں کی امید میں سُلگ رہا ہوں، کیا ہی اچھا ہو اگر تُو اپنے فضل و کرم سے میرے اس خستہ دل پر مرہم رکھ دے۔

37- اے اپنے آشناؤں کے دلوں میں پشیمانی کا غم ڈالنے والے، اے توبہ کرنے والوں کے دل میں تڑپ پیدا کرنے والے، اے اعتراف کرنے والوں اور گناہگاروں کو قبول کرنے والے، کوئی باز نہیں آیا جب تک تُو نے اسے باز آنے کی توفیق نہ دی اور کوئی سیدھے راستے پر نہیں آیا جب تک تُو نے اس کی دستگیری نہ کی، ہماری مدد فرما کیونکہ تیرے سوا کوئی دستگیر نہیں، ہمیں تھام لے کیونکہ تیرے سوا کوئی پناہ گاہ نہیں، ہماری پکار کا تیرے سوا کوئی جواب دینے والا نہیں، ہمارے درد کا تیرے سوا کوئی درماں نہیں، اور تیرے سوا اس غمزدہ کو راحت پہنچانے والا کوئی نہیں۔

38- الهی، تو دوستان خود را به لطف پیدا گشتی تا قومی را به شراب انس مستان کردی، قومی را به دریای دهشت غرق کردی، ندا از نزدیک شنوانیدی ونشان از دور دادی، رهی را باز خواندی وآن گه خود نهان گشتی، از ورای پرده خود را عرضه کردی و به نشان عظمت خود را جلوه کردی، تا آن جوانمردان را در وادی دهشت گم کردی، وایشان را در بی طاقتی سرگردان کردی، این چیست که با آن بیچارگان کردی؟ داور آن نفیر خواهان تویی، وداد ده آن فریاد جویان تویی، ودیت آن کشتگان تویی، ودست گیر آن غرق شدگان تویی، دلیل آن گم شدگان تویی، تا آن گم شده کجا با راه آید وآن غرق شده کجا به کران افتد، وآن جان های خسته کی بیاساید، وآن قصه نهانی را کی جواب آید، وآن شب انتظار ایشان را کی بامداد آید؟

39- الهی، تو آنی که نور تجلی بر دل های دوستان تابان کردی، چشمه های مهر در سرهای ایشان روان کردی، وآن دل ها را آیینه ی خود ومحل صفا کردی، تو در آن پیدا و به پیدایی خود در آن دوگیتی ناپیدا کردی، ای نور دیدهٔ آشنایان وسور دل دوستان وسرور جان نزدیکان، همه تو بودی وتویی، نه دوری تا جویند، نه غایبی تا پرسند، نه تو را جز به تو یاوند.

40- ای مهیمن اکرم، ای مفضل ارحم، ای محتجب به جلال ومتجلّی به کرم، قسّام پیش از لوح وقلم، نمایندهٔ سور هدی پس از هزاران ماتم باداکه باز رهم روزی از زحمت حوا و آدم، آزاد شوم از بند وجود و عدم، از دل بیرون کنم این حسرت وندم، با دوست برآسایم یک دم، در مجلس انس قدح شادی بر دست نهاده دمادم.

38- الٰہی توُ نے اپنے محبوب بندوں پر لطف و کرم کا اظہار کیا یہاں تک کہ ایک گروہ کو اپنی محبت کی شراب سے مست کر دیا اور ایک گروہ کو دریائے دہشت میں غرق کر دیا، توُ نے آواز تو نزدیک سے دی لیکن پتا و نشان دور کا دیا۔ توُ نے بندے کو تو واپس بلایا لیکن خود کو پنہاں کرلیا، پردے کی دوسری طرف سے خود کو نمایاں کیا اور اپنی عظمت اور بڑائی کی نشانیوں کے ساتھ خود کو نمودار کیا، حتیٰ کہ ان جوانمردوں کو وادی دہشت میں گم کر دیا اور ان کو ناتوانی کے باعث سرگرداں کر دیا، یہ ان بیچاروں کے ساتھ توُ نے کیا کیا؟ اُن دادخواہوں کا دادگر توُ ہی ہے، اور ان فریادیوں کا فریاد رس توُ ہی ہے اور ان کُشتگان کی دیت توُ ہی ہے اور ان غرق شدگان کا دستگیر توُ ہی ہے، اور ان گم شدگان کا راہنما توُ ہی ہے، انہیں کہاں راستہ ملے گا؟ اور اُن ڈوبنے والوں کو کہاں کنارہ ملے گا؟ اور ان خستہ جانوں کو کب آسودگی ملے گی؟ اور اس پوشیدہ داستان کا کب جواب ملے گا؟ اور ان کی اس شبِ انتظار کی صبح کب ہوگی؟

39- الٰہی، توُ وہی ہے جس نے دوستوں کے دلوں میں نورِ تجلّی کو درخشاں کیا، محبت کے چشموں کو ان کے سروں میں رواں کیا اور دلوں کو اپنا آئینہ اور پاکیزگی کا مقام بنایا، توُ دل میں ظہور پذیر ہوا اور اُس میں ظہور پذیر ہو کر دونوں جہاں کو ناپید کر دیا، اے آشناؤں کی آنکھوں کے نور اور دوستوں کے دلوں کے سُرور، اور مقرّبوں کی راحتِ جان، سب کچھ توُ ہی تھا، اور توُ ہی ہے، توُ دور نہیں کہ ڈھونڈیں، اور نہ منتہا ہے کہ لوگ پوچھتے پھریں، اور تجھے تیرے سوا نہیں پا سکتے۔

40- اے خوف سے پناہ دینے والے نہایت کریم، اے بخشش کرنے والے بہت مہربان، اے اپنے جلال کو پوشیدہ اور کرم کو جلوہ افروز کرنے والے، لوح و قلم سے پیشتر مقدر لکھنے والے، ہزار غموں کے بعد ہدایت کی ضیافت دینے والے، کاش میں کبھی آدم اور حوّا والی تکلیف سے نجات پاؤں۔ وجود اور عدم وجود کی قید سے آزاد ہو جاؤں، اس حسرت اور پشیمانی کو اپنے دل سے نکال دوں، ایک لمحے کے لئے دوست کے ساتھ آسودہ حال ہو جاؤں، محفلِ اُنس و محبت میں جامِ سرور ہتھیلی پر رکھ کر دمادم ہو جاؤں۔

41- الهی ، ندانم که در جانی یا جان را جانی ، نه اینی نه آنی ، ای جان را زندگانی ، حاجت ما عفوست و مهربانی ، الهی ، می بینی و می دانی و برآوردن می توانی .

42- الهی ، بر تارک ما خاک خجالت نثار مکن و ما را به بلای خود گرفتار مکن .

43- الهی ، دانی که بی تو هیچ کسم ، دستم گیر که در تو رسم . به ظاهر قبول دارم و به باطن تسلیم ، نه از خصم باک دارم ، نه از دشمن بیم .

44- الهی ، اگر بردارکنی رواست ، مهجور مکن ، و اگر به دوزخ فرستی رضاست ، از خود دور مکن .

45- الهی ، من کیم که تو را خواهم ؟ چون من از قیمت خویش آگاهم .

46- الهی ، گاه گویم که در قبضه ی دیوم . از بس پوشش ، که بینم ، باز ناگاه نوری تابد که جمله ی بشریت در جنب آن ناپدید بود ، الهی ، چون عین هنوز منتظر عیانست ، این بلای دل چیست ؟ چون این طریق همه بلاست ، چندین لذت چیست ؟ الهی ، گاه از تو می گفتم و گاه می نیوشیدم ، میان جرم خود ، لطف تو می اندیشم ، کشیدم آن چه کشیدم ، همه نوش گشت چون آوای قبول شنیدیم .

47- خداوندا به سر برمرا ، کاری که از آن عبارت نتوان ، تمام کن بر ما کاری با خود که از دو گیتی نهان .

41- الٰہی، میں نہیں جانتا کہ تُو جان کے اندر ہے یا جانِ جاں ہے، تُو یہ ہے نہ وہ ہے، اے حیات بخشِ جان، ہماری مراد عفوومہربانی ہے، الٰہی ، تُو دیکھتا ہے اور جانتا ہے اور (حاجات) کو بَر لانے کی قوت رکھتا ہے۔

42- الٰہی، ہمارے سروں کو خجالت کی خاک سے آلودہ نہ کر، اور ہمیں اپنے عذاب میں مبتلا نہ کر۔

43- الٰہی، تُو جانتا ہے کہ تیرے بغیر میں کچھ نہیں ہوں۔ میری دستگیری فرما تا کہ تجھ تک رسائی حاصل کرسکوں، میں تجھے ظاہری طور پر بھی قبول کرتا ہوں اور باطنی طور پر بھی تسلیم کرتا ہوں، مجھے عدو کا کوئی ڈر ہے نہ دشمن سے کوئی خوف۔

44- الٰہی، اگر تُو مجھے سولی چڑھا دے تو درست ہے مگر مجھے مہجور نہ کر، اور اگر جہنم میں ڈالے تو راضی برضا ہوں، مگر اپنے آپ سے دور نہ کر۔

45- الٰہی، میری کیا حیثیت ہے جو تجھے چاہوں؟ کیونکہ میں اپنی حیثیت سے واقف ہوں۔

46- الٰہی، میں اتنا کچھ پس پردہ دیکھتا ہوں کہ کبھی کہتا ہوں کہ میں شیطان کے قبضے میں ہوں، اچانک پھر ایک نور چمکتا ہے کہ جس کے دامن میں تمام بشریت پنہاں ہو جاتی ہے، الٰہی، چونکہ آنکھ ابھی تک دیدار کی منتظر ہے، یہ بلائے دل کیا ہے؟ چونکہ یہ راستہ تمام تر مصیبت ہے، اس میں ایسی کون سی لذت ہے؟ الٰہی کبھی تجھ سے کہتا تھا اور کبھی سنتا تھا، اپنے جرم کے لئے تیرے لطف وکرم کی امید رکھتا تھا، جتنی مصیبتیں برداشت کر لیں، کر لیں، جب قبولیت کی صدا سنی تو سب نوش جان بن گئیں۔

47- اے خدا، میں جس کام سے عہدہ برآ نہیں ہوسکتا، اسے پایہ تکمیل تک پہنچا دے۔ تُو خود ہم پر اس کام کی تکمیل فرما دے جو دونوں جہاں سے پوشیدہ ہے۔

48- الهی ، تا سه چیز بشناختیم هول سه چیز از ما بشد : تا زهر فراق دوری از تو بشناختیم ، تلخی دوزخ فراموش شد، تا عیش صحبت با یاد و ذکر تو بشناختیم ، عیش بهشت فراموش شد، تا بهای نزدیکی قرب تو بشناختیم ، هول عرصات فراموش شد .

49- الهی ، ترا که داند؟ که ترا 'تو' دانی ، ترا نداند کس ، تو را 'تو' دانی بس ، ای سزاوار ثنای خویش ، ای شکر کنندۂ عطای خویش ، ای شیرین نمایندۂ بلای خویش ، رهی به ذات خود از ثنای تو عاجز ، و به عقل خود از شناخت منت تو عاجز ، و به توان خود از سزای تو عاجز ، کریما ، گرفتار آن دردم که تو دوای آنی . بندۂ آن ثنایم که تو سزای آنی ،من در تو چه دانم ،تو دانی ،تو آنی که خود گفتی و چنانکه خود گفتی ،آنی .

50- الهی ، گواهی تو بر خدایی ، ما را نگاه دار از جدایی .

51- الهی تو امروز همانی و من همانم .

52- الهی ، بنیاد توحید ما خراب مکن و باغ امید ما بی آب مکن .

53- الهی ، از دو جهان محبت تو گزیدیم و جامه بلا برتن خود بریدیم و جامه پلاس پوشیدیم و پردۂ عافیت دریدیم .

54- الهی ، فرمودی که در دنیا بدان چشم که در توانگران می نگرید به درویشان و مسکینان نگرید . الهی ، تو کریمی و اولی ترکه در آخرت بدان چشم که در مطعیان نگری ، در عاصیان نگری .

48- الٰہی، جب ہمیں تین چیزوں کا علم ہوا، تو تین چیزوں کا خوف ہم سے دور ہو گیا، جب تجھ سے دوری کے زہرِ فراق کو جانا تو بہشت کی عیش بھول گئے، جب تیری یاد اور ذکر کے باعث تیری محفل کی عیش و فرحت کا علم ہوا تو بہشت کی شادمانی بھول گئے، جب تیرے قرب کی عظمت کو جانا تو روزِ قیامت کا خوف بھول گئے۔

49- الٰہی، تجھے تجھ سے بہتر کون جانتا ہے، تجھے کوئی نہیں جانتا، فقط تُو ہی خود کو جانتا ہے۔ اے اپنی ثنا کے لائق، اے اپنی عطا پر شکر کروانے والے، اے مصیبت کو شیریں بنانے والے، بندہ بذاتِ خود تیری ثنا سے قاصر ہے، اور اپنی عقل سے تیرے احسان کی شناخت کرنے کی سکت نہیں رکھتا، اور میری ہمّت تیرے احسانات کا بدلہ اتارنے سے قاصر ہے، اے کریم، میں اس درد میں مبتلا ہوں جس کی دوا تُو ہے، میں تیری اس حمد وثنا کا بندہ ہوں جس کا تُو ہی حقدار ہے، میں تیرے متعلق کیا جانوں، تُو ہی جانتا ہے، تُو ویسا ہی ہے جیسا تُو نے خود کہا اور جیسا تُو نے خود کہا، ویسا ہی ہے۔

50- الٰہی، تُو جو گواہ ہے اپنی خدائی کا، ہمیں جدائی سے محفوظ فرما۔

51- الٰہی، آج تُو وہی ہے اور میں بھی وہی ہوں۔

52- الٰہی، ہماری توحید کی بنیاد کو خراب نہ کر اور ہماری امید کے باغ کو بے آب نہ کر۔

53- الٰہی، ہم نے دونوں جہانوں کو چھوڑ کر تیری محبت اختیار کی اور مصیبتوں کے لباس سے تن بدن ڈھانپا، اور موٹے کھردرے کپڑے کا لبادہ اوڑھا، اور عافیت کے پردے کو چاک کیا۔

54- الٰہی، تُو نے فرمایا کہ: دنیا میں جس آنکھ سے مالداروں کو دیکھتے ہو اسی آنکھ سے غریبوں اور مسکینوں کو بھی دیکھو۔ الٰہی، تُو کریم ہے، زیادہ بہتر ہو گا کہ روزِ قیامت جس آنکھ سے تُو فرماں برداروں کو دیکھے گا، اسی آنکھ سے گناہگاروں کو بھی دیکھے۔

55- الهی ، هرکه راداغ محبت خود نهادی ، خرمن هستی او را به بادنیستی بردادی .

56- الهی ، دلی ده که در شکر تو جان بازیم و جانی ده که کار آن جهان سازیم .

57- الهی ، یقینی ده که در آز بر ما باز نشود و قناعتی ده که صعوهٔ حرص ما باز نشود وچشم امید ما جز بر روی تو باز نشود .

58- الهی ، دستم گیر که دست آویز ندارم ، وعذرم بپذیر که پای گریز ندارم .

59- الهی ، مگوی که چه آورده اید که درویشانیم و مپرس که چه کرده اید که رسوایانیم .

60- الهی ، تحقیقی ده تا از دنیا بیزار شویم و توفیقی ده که در دین استوار شویم .

61- الهی هرکه تو را جوید او را به نقد رستخیزی باید ، یا به تیغ ناکامی او را خون ریزی باید ، عزیز دو گیتی ، هر که قصد درگاه تو کند ، روزش چنین است یا بهرهٔ این درویش خود چنین است ؟ چنان دردی باید تا چنین مرهمی پدید آید ، طوبی وحسنی و وصل مولی ، درجنّات مأوی . قومی را طوبی ونعیم بهشت نوش ، قومی را دیدار و رضای مولی دست در آغوش ، زبان حال بنده از سر ناز ودلال می گوید : الهی ، محنت من بودی ، دولت من شدی ، اندوه من بودی ، راحت من شدی ، داغ من بودی ، چراغ من شدی ، جراحت من بودی ، مرهم من شدی .

55- الٰہی، جس شخص کے اندر تو نے اپنی محبت کی تڑپ ڈالی، اسی کی ہستی کے خرمن کو بادِ نیستی کے سپرد کر دیا۔

56- الٰہی، ایسا دل عطا فرما کہ تیرے شکر میں جان دیدیں، اور ایسی جان عنایت کر کہ جس سے اُس جہاں کو سنواریں۔

57- الٰہی، یقین نصیب فرما تا کہ طمع ہم پر غالب نہ آ سکے، اور قناعت عطا فرما تا کہ ہماری حرص کی چڑیا باز نہ بن جائے، اور ہماری چشمِ امید سوائے تیرے چہرے کے کسی پر نہ کُھلے۔

58- الٰہی، میری دستگیری فرما کیونکہ میرا کوئی دستگیر نہیں، اور میرا عذر قبول فرما کہ میرے پاس پائے گریز نہیں۔

59- الٰہی، ہم سے مت پوچھو کہ ہم کیا لائے ہیں کیونکہ ہم تو مفلس ہیں، اور یہ بھی مت پوچھ کہ ہم نے کیا کیا ہے کیونکہ ہم لاچار و رسوا ہیں۔

60- الٰہی، ایسی بصیرت عطا کر کہ ہم دنیا سے بیزار ہو جائیں، اور ایسی توفیق دے کہ ہم دین پر استوار ہو جائیں۔

61- الٰہی جو بھی تجھے ڈھونڈے اس کے لیے فوراً کوئی حوصلہ افزائی ہونی چاہیے، یا پھر تیغِ ناکامی سے اس کو قتل کر دینا چاہیے۔ اے عزیزِ دو جہاں، جو کوئی تیری بارگاہ کا ارادہ کرے، اس کے حالات کیا ایسے ہوتے ہیں یا صرف اِس درویش کے نصیب ایسے ہیں؟ ایسا درد ہونا چاہیے کہ جس کا مرہم جنت الماویٰ میں طوبیٰ و حسنیٰ اور وصلِ خدا کی صورت میں ملے۔ ایک گروہ کو تُو نے طوبیٰ اور جنت کی نعمتیں عطا کیں، اور ایک گروہ کو مولیٰ کا دیدار اور خوشنودی نصیب کی، بندے کی زبانِ حال بڑے ناز و نیاز سے بیان کرتی ہے: الٰہی، میں تجھے مشقّت سمجھتا تھا، لیکن تُو میری دولت بن گیا ہے، میں تو تجھے اپنے لئے اندوہ و ملال سمجھتا تھا، لیکن تُو میری راحت بن گیا، میں تو تجھے درد و رنج سمجھتا تھا لیکن تُو میرا چراغ بن گیا ہے، میں تو تجھے اپنا زخمِ دل سمجھتا تھا، تُو میرا مرہم بن گیا ہے۔

62- الهی ، این درویش شراب می خواهد که بیش و اخویش ناید، تابشی می خواهد که حجاب در پیش ناید .

63- الهی ، امانت عرضه کردی بگریخت کوه، چون است که امانت بهرهٔ من آمد و تجلی بهرهٔ کوه ؟

64- الهی ، نادیده و ناجسته حاصل ، ای جان و دل را زندگانی و منزل ، از پیش خطر و از پس نیست راهی ، بپذیر که جز دوستی تو ام نیست گناهی .

65- الهی ، نه خرسندم نه صبور ، نه رنجورم نه مهجور .

66- الهی ، مارا پیراستی چنان که خواستی .

67- الهی ، آن چه بر سر ما آمد بر سر کس نیاید، دیده ای که به نظارهٔ تو آید هرگز باز پس نیاید، اصل وصال دل است ، باقی زحمت آب و گل است .

68- الهی ، بود من بر من تاوان است ،تو یک بار بود خود بر من تابان .

69- الهی ،معصیت من بر من گران است ،تو رود جود خود بر من باران ، الهی ؛ جرم من زیر حلم تو پنهان است ،تو پردهٔ عفو خود بر من گستران .

70- الهی ، اگر بهشت چون چشم و چراغ است ، بی دیدار تو درد و داغ است ، دوزخ ؛ بیگانه را بنه گاه است و آشنا را گذرگاه است . بهشت مزدور را بنه گاه است و عارفان را نظرگاه .

71- الهی ،عبدالله را آهی بخش که چون برآید، کار دو جهان سرآید .

62- الٰہی، یہ درویش ایسی شراب چاہتا ہے کہ دوبارہ ہوش میں نہ آئے، ایسی روشنی چاہتا ہے کہ سامنے کوئی پردہ و رکاوٹ نہ آئے۔

63- الٰہی، تُو نے امانت کی پیش کش کی اور پہاڑ بھاگ گیا، یہ کس طرح ہوا کہ امانت میرے حصے میں آئی اور تجلّی پہاڑ کے حصے میں؟

64- الٰہی، تُو بن دیکھے اور بلا تلاش پایا جاتا ہے، اے دل و جان کی زندگانی اور منزل مقصود، آگے خطرہ ہے اور واپسی کا کوئی راستہ نہیں، قبول فرما کیونکہ تیری دوستی کے سوا میرا کوئی گناہ نہیں ہے۔

65- الٰہی، شادمان ہوں، نہ صبور، افسردہ ہوں نہ لاچار و مجبور۔

66- الٰہی، تُو نے ہمیں ویسے ہی آراستہ و پیراستہ کیا جیسا کہ تُو چاہتا تھا۔

67- الٰہی، جو افتاد ہمارے سر پر آ پڑی ہے وہ کسی دوسرے پر نہ پڑے، جو آنکھ تیرا نظارہ کر لیتی ہے وہ ہرگز دوبارہ لوٹ کر نہیں آتی۔ اصل دل کا ملاپ ہے، باقی زحمتِ آب و خاک ہے۔

68- الٰہی، میرا وجود مجھ پر تاوان ہے، تُو ایک بار اپنے وجود کو مجھ پر جلوہ گر فرما دے۔

69- الٰہی، میرے گناہ مجھ پر بوجھ ہیں، تُو اپنے جُود و سخا کے دریا کو مجھ پر جاری فرما، الٰہی، میرا جرم تیرے حِلم کے سائے تلے پنہاں ہے، تُو اپنے عفو و درگزر کا پردہ مجھ پر ڈال دے۔

70- الٰہی، بہشت چشم و چراغ کی مانند ہے، مگر تیرے دیدار کے بغیر درد و غم ہے، دوزخ بیگانے کے لئے ٹھکانہ ہے اور شناسا کے لئے گزرگاہ ہے۔ بہشت مزدور کے لئے ٹھکانہ ہے اور عارفوں کے لئے نظارہ گاہ ہے۔

71- الٰہی، عبداللہ کو ایسی آہ عطا فرما کہ جب اٹھے تو دونوں جہان سنور جائیں۔

72- ای خداوندی که رهی را بی رهی با خود بیعت می کنی، رهی را بی رهی گواهی به ایمان می دهی، رهی را بی رهی برخود رحمت می نویسی، رهی را بی رهی با خود عقد دوستی می بندی، سزد بندهٔ مؤمن را که بنازد، اکنون کش عقد دوستی با خود بست که مایه ی گنج دوستی همه نور است، و بار درخت دوستی همه سرور است، میدان دوستی یک دل را فراخ است، ملک فردوس بر درخت دوستی یک شاخه است.

73- الهی، دلی ده که در آن آتش هوا نبود و سینه ای ده که در آن آب زرق و ریا نبود. الهی، دیده ای ده که جز ربوبیت تو نبیند و دلی ده که داغ عبودیت تو گزیند. الهی، نفسی ده که حلقه ی عبودیت تو در گوش کند و جانی ده که زهر حکمت نوش کند.

74- الهی، یافت تو آرزوی ماست و دریافت تو نه به قوت بازوی ماست، آن را که خواندی واسطه ای درمیان نبود و آن را که راندی هیچ گناهی نکرده بود.

75- الهی، اگر با تو نمی گویم، افگار می شوم و چون با تو می گویم سبکبار می شوم.

76- الهی، به اولم نواختی، به آخر باز پس انداختی.

77- الهی، بساز کار من و منگر به کردار من، الهی، هرگاه گویم برستم شغلی دیگر دهی به دستم.

78- الهی، نگاه دار تا پشیمان نشویم و به راه آر که سرگردان نشویم.

72- اے خدا توُ اس بندے کو بنا بندگی کے اپنی بیعت میں لیتا ہے، بنا بندگی کے اس بندے کے ایمان کی گواہی دیتا ہے، بنا بندگی کے اس بندے کے لئے توُ خود کو رحمت بنا تا ہے۔ بنا بندگی کے اس بندے کے ساتھ دوستی کا پیمان باندھتا ہے، مومن کو اس پر نازاں ہونا چاہیے، کہ اس نے خود اس کے ساتھ دوستی کا پیمان باندھا ہے کیونکہ دوستی کے خزانے کا سرمایہ سب نور ہے، اور دوستی کے درخت کا پھل سب سُرور ہے، دوستی کا میدان دل کے لئے بہت کشادہ ہے، مملکتِ فردوس دوستی کے درخت پر ایک شاخ کی طرح ہے۔

73- الٰہی، ایسا دل عطا فرما کہ جس میں حرص وہَوا کی آگ نہ ہو اور ایسا سینہ عنایت کر کہ جس میں ظاہر داری اور ریا کی آب وتاب نہ ہو۔ الٰہی، ایسی نظر عطا فرما جو تیری ربوبیت کے سوا کچھ نہ دیکھے، اور ایسا دل عطا کر جس میں صرف تیری بندگی کی تڑپ ہو۔ الٰہی، ایسا نفس دے جو صرف تیری بندگی کا حلقہ بگوش ہو، اور ایسی جان عطا کر جو حکمت کے زہر کو پی سکے۔

74- الٰہی، تجھے پانے کی آرزو ہے اور تیری شناخت ہماری قوتِ بازو میں نہیں ہے۔ جس کو توُ نے بلایا اس میں کسی کی سفارش نہ تھی اور جسے دھتکارا اسے گناہ کی وجہ سے نہیں۔

75- الٰہی، اگر تجھ سے نہ کہوں تو آزردہ خاطر ہو جاتا ہوں اور جب تجھ سے کہتا ہوں تو سبک بار ہو جاتا ہوں۔

76- الٰہی، پہلے توُ نے مجھے نوازا اور آخر میں پسِ پشت ڈال دیا۔

77- الٰہی، میرا کام سنوار دے اور میرے کردار کو نہ دیکھ، الٰہی، میں جب بھی کہتا ہوں کہ فارغ ہو گیا ہوں تو توُ ایک نیا کام مجھے سونپ دیتا ہے۔

78- الٰہی، ہماری حفاظت فرما تا کہ ہم پشیمان نہ ہوں اور ہمیں سیدھی راہ دکھا تا کہ ہم بھٹکتے نہ پھریں۔

79- الهی ، پایی ده که با آن کوی مهر تو پوییم و زبانی ده که با آن شکر آلای تو گوییم .

80- الهی ، دلی ده که طاعت افزون کند و توفیق طاعتی که به بهشت رهنمون کند .

81- الهی ، فضل تو مارا لوا و کنف تو مارا مأوا.

82- الهی ، ضعیفان را پناهی ، قاصدان را بر سر راهی ، مؤمنان را گواهی ، چه بود که افزایی و نکاهی ؟

83- الهی ، یقین ده که در خلاب طمع نمانیم ، بنمای تا در روی کس ننگریم ، بگشای تا بر در کس نگذریم ، همه را از خود پرستی رهایی ده ، همه را به حق آشنایی ده ، به اصلاح آر که نیک بی سامانیم ، جمع دار که بس پریشانیم .

84- الهی ، پسندیدگان تو را به تو جستند ، پیوستند ، ناپسندیدگان تو را به خود جستند بگسستند ، نه او که پیوست به شکر رسید ، نه او که گسست به عذر رسید ، ای برساننده در خود و رساننده به خود .

85- الهی ، ظاهری داریم شوریده ، باطنی داریم در خواب ، سینه ای داریم بر آتش ، دیده ای داریم پر آب ، گاه در آتش سینه می سوزیم و گاه در آب چشم غرقاب ، والیه المرجع والمآب .

79- الٰہی، ہمیں ایسے پاؤں عطا کر کہ جن کے ساتھ ہم تیرے کوچۂ مہر و محبت کو تلاش کر سکیں اور ایسی زبان عطا فرما کہ جس کے ذریعے تیری نعمتوں کا شُکر ادا کر سکیں۔

80- الٰہی، ایسا دل عطا فرما جو بڑھ چڑھ کر اطاعت کرے، اور ایسی اطاعت کی توفیق دے جو جنت کی راہنمائی کرے۔

81- الٰہی تیرا فضل و کرم ہماری پناہ گاہ ہے اور تیرا سایہ ہمارا ملجا و ماوا ہے۔

82- الٰہی، تو کمزوروں کے لئے پناہ ہے، سالکوں کے لئے راہ میں موجود ہے، مومنوں کے لئے گواہ ہے، کیا ہی اچھا ہو کہ تُو ان میں اضافہ فرمائے اور کمی نہ کرے۔

83- الٰہی، یقین دے تاکہ طمع کی دلدل میں نہ پھنس جائیں، اپنا ظہور فرما تاکہ غیر کی جانب نہ دیکھیں، اپنا در کھول تاکہ کسی اور در کی طرف نہ جائیں، ہم سب کو خود پرستی سے نجات دے، سب کو حق کی آشنائی دے، ہماری اصلاح فرما کہ نہایت بے سروسامان ہیں۔ ہمیں اطمینان و سکون عطا فرما کہ بہت ہی پریشان ہیں۔

84- الٰہی، تیرے پسندیدہ بندوں نے تیرے ذریعے تیری جستجو کی اور تجھ سے وابستہ ہو گئے، جب کہ تیرے ناپسندیدہ بندوں نے اپنی ذات کے ذریعے تیری جستجو کی اور تجھ سے ناتا توڑ بیٹھے، اُنہیں شکر ادا کرنے کی توفیق ہوئی نہ عذر خواہی کی۔ اے اپنی ذات تک خود رسائی دینے والے۔

85- الٰہی، ہمارا ظاہر حیران اور پریشان ہے، ہمارا باطن خوابیدہ ہے، ہمارا سینہ آگ پر لوٹ رہا ہے، آنکھیں پرُنم ہیں، کبھی سینے کی آگ میں جلتے ہیں اور کبھی اشکوں میں غرقاب ہیں۔ والیـــــہ المرجع والمآب۔ (ہم اسی کی طرف لوٹ کر آتے ہیں)۔

86- الهی ، کار آن کس کند که تواند ، و عطا آن کس بخشد که دارد ، پس رهی چه دارد و چه تواند؟ چون توانایی تو که را توانست؟ و درشنای تو که راز بانست؟ و بی مهر تو که را سرور جانست؟

87- الهی ، نور تو چراغ معرفت بیا فروخت ، دل من افزونی است ، گواهی تو ترجمانی من بکردند ، ندای من افزونی است ، قرب تو چراغ وجد بیا فروخت ، همت من افزونی است ، ارادت تو کار من بساخت ، جهد من افزونی است ، بود تو کار من راست کرد ، بود من افزونی است . الهی از بود خود چه دیدم مگر بلا و عنا؟ واز بود تو همه عطاست و وفا ، ای به بر پیدا و به کرم هویدا ، ناکرده گیر کرد رهی و آن کن که از تو سزا .

88- الهی ، نام تو مارا جواز ، و مهر تو مارا جهاز . الهی ، شناخت تو مارا امان و لطف تو مارا عیان .

89- الهی ، آن روز که به تو گرفتار گشتم ، دست از همه بشستم و بیزار گشتم .

90- الهی ، دفع تقدیر تو راتوان نداریم و عذر تقصیر خود را زبان .

86- الٰہی، کام وہ شخص کرسکتا ہے جو توانا ہو اور عطا وہ شخص کرسکتا ہے جس کے پاس کچھ ہو۔ اس عاجز بندے کے پاس کیا ہے اور کیا کرسکتا ہے؟ اور تیرے جیسا توانا کون ہوسکتا ہے؟ تیری حمد وثنا بیان کرنے کے لئے کس کے پاس زبان ہے؟ اور تیری مہر ومحبت کے بغیر کس کو سُرورِ جان حاصل ہے؟

87- الٰہی، تیرے نُور نے چراغِ معرفت کو روشن کیا، میرے دل کو فروغ حاصل ہوا۔ تیری گواہی نے میری ترجمانی کی، میری فریاد بلند تر ہوگئی، تیری قربت نے چراغ وجدو بےخودی کو روشن کیا اور میری ہمت بڑھ گئی۔ تیری مرضی سے میرا کام بن گیا اور میری جستجو کو ملی مزید جلا۔ تیری ہستی نے میرا کام سنوار دیا اور میرا وجود تکمیل پانے لگا۔ الٰہی اپنے وجود سے تو میں نے مصیبت اور دکھ کے سوا کچھ نہیں دیکھا اور تیری ذات ہے تمام تر عطا اور وفا کا سرچشمہ۔ اے تُو جو کہ اپنی بخشش اور لطف وکرم سے ہے عیاں وہویدا، اس حقیر بندے کے اعمال سے درگزر فرما اور اس کے ساتھ وہ سلوک کر جو تیرے شایانِ شان ہے۔

88- الٰہی، تیرا نام ہی ہمارے وجود کی دلیل ہے اور تیری مہر ومحبت ہمارا سرمایہ ہے۔ الٰہی تیری شناخت ہمارے لئے جائے پناہ واماں ہے اور تیرا لطف وکرم ہم پر عیاں ہے۔

89- الٰہی، جس دن سے تیرے عشق میں گرفتار ہوا ہوں، ہر چیز سے ہاتھ دھو بیٹھا ہوں اور ہر چیز سے بیزار ہوگیا ہوں۔

90- الٰہی، نہ تو ہم تیری تقدیر کو ٹالنے کی سکت رکھتے ہیں اور نہ ہی اپنی غلطیوں کا عذر پیش کرنے کی زبان۔

91- الهی، نسیمی دمید از باغ دوستی، دل را فدا کردیم، بویی یافتیم از خزینه دوستی، به پادشاهی بر سر عالم فدا کردیم، برقی تافت از مشرق حقیقت، آب و گل کم انگاشتیم و دو گیتی بگذاشتیم، یک نظر کردی، در آن نظر بسوختیم و بگداختیم، بیفزای نظری و این سوخته را مرهم ساز و غرق شده را دریاب که می زده را هم به می دارو و مرهم بود.

92- الهی، دانی که من نه به دست خویشم، و از خواست بس بیچاره و درویشم.

93- الهی، کار آن دارد که با تو کاری دارد، یار آن دارد که چون تو یاری دارد، او که در دو جهان تو را دارد هرگز کی تو را بگذارد؟ عجب آنست که او که تو را دارد از همه زارتر می گذارد، او که نیافت به سبب نایافت می زارد، او که یافت، باری چرا می گذارد؟

94- خداوندا، هرکه شغل وی تویی شغلش کی به سر شود؟ هرکه به تو زنده است، هرگز کی بمیرد؟ جان در تن گر از تو محروم ماند، چون مردهٔ زندانیست، زنده اوست، به حقیقت کش با تو زندگانیست، آفرین خدای بر آن کشتگان باد که ملک می گوید: «زندگانند ایشان».

91- الٰہی، باغِ دوستی سے بادِ صبا چلی، ہم نے اپنا دل اس پر فدا کیا، دوستی کے خزانے سے خوشبو کو پالیا اور شہنشاہِ عالم کی خدمت میں اس کو نچھاور کر دیا۔ مشرق حقیقت سے ایک بجلی چمکی، ہم نے اس آب وخاک کو بہت کم اہمیت دی اور اسے دونوں جہانوں کی بھینٹ چڑھا دیا۔ تُو نے ایک نظر ڈالی، اس نظر نے ہمیں جلا کر بھسم کر دیا۔ اپنی نظرِ کرم میں مزید اضافہ فرما، اس سوختہ جان پر مرہم رکھ اور اس غریق کی مدد فرما، کیونکہ نشے میں چور کے لئے شراب ہی ہوتی ہے دوا۔

92- الٰہی تو جانتا ہے کہ خود پر میرا کوئی اختیار نہیں ہے اور جہاں تک کسی خواہش کا تعلق ہے، میں نہایت ہی غریب اور بیچارہ ہوں۔

93- الٰہی، اصل کام وہ ہے جو تیرے حوالے سے ہے۔ دوست تو بس تُو ہی ہے کہ تجھ جیسا کوئی نہیں۔ جو دونوں جہانوں میں تجھے دوست رکھتا ہے، وہ تجھے کب چھوڑ سکتا ہے؟ عجب یہ ہے کہ جو تجھے دوست رکھتا ہے وہی سب سے زیادہ زار و زبوں زندگی گزارتا ہے۔ جس نے تجھے نہ پایا وہ نہ پانے کی وجہ سے روتا ہے، جس نے پا لیا وہ اپنی ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھانے سے کیوں کتراتا ہے؟

94- اے خداوند، جو تیری ذات میں گم ہو گیا وہ کسی اور جانب کب دیکھتا ہے؟ جو تیرے لئے زندہ ہو وہ کیسے مر سکتا ہے؟ اگر کسی کے بدن میں جان تو ہو مگر تیری یاد سے محروم ہو، تو ایسا زندہ شخص مردہ قیدی کی مانند ہے۔ زندہ وہ ہے جو حقیقت میں تیرے لئے زندہ ہے۔ ان کُشتگانِ حق پر خدا کی آفرین جن کے بارے میں شہنشاہ فرماتا ہے: ’’کہ وہ زندہ ہیں‘‘۔ [1]

---

1 قرآنِ کریم، سورۃ البقرہ (2)، آیت نمبر 154

95- الهی ، شاد بدانیم که اول تو بودی و ما نبودیم ، کار تو در گرفتی و ما نگرفتیم ، قیمت خود نهادی و رسول خود فرستادی ، الهی ، هرچه بی طلب به ما دادی به ناسزاواری ما تباه مکن ، و هرچه به جای ما کردی از نیکی به عیب ما بریده مکن ، و هرچه نه به سزای ما ساختی به ناسزایی ما جدا مکن ، الهی ، آن چه ما خود را کشتیم به برمیار ، وآن چه تو ما را کشتی آفت ما از آن باز دار .

96- الهی ، آنچه تو کشتی ، آب ده وآن چه عبدالله کشت برآب ده .

97- الهی ، از کشته ی تو بوی خون نیاید واز سوخته تو بوی دود ، چرا که سوخته ی تو به سوختن شاد ست وکشته ی تو به کشتن خشنود .

98- الهی ، ما در دنیا معصیت می کردیم ، دوست تو محمد غمگین می شد و دشمن تو ، ابلیس شاد ، الهی ، اگر فردای قیامت عقوبت کنی باز دوست تو محمد غمگین شود و دشمن تو ، ابلیس شاد ، الهی ، دو شادی به دشمن مده و دو اندوه بر دل دوست منه .

99- الهی ، اگر پرسی ، حجت نداریم واگر بسنجی بضاعت نداریم واگر بسوزی طاقت نداریم ، ماییم همه مفلسان بی مایه وهمه از اطاعت بی پیرایه و همه محتاج وبی سرمایه .

95- الٰہی، ہمارے لئے یہ خوشی کی بات ہے کہ پہلے تُو تھا اور ہم نہ تھے۔ کام کا تُو نے آغاز کیا، ہم نے آغاز نہیں کیا۔ تُو نے اُسے قدر و منزلت عطا کی اور اپنے نبی کو بھیجا۔ الٰہی، ہر وہ چیز جو تُو نے بغیر مانگے ہمیں دی، ہماری نالائقی کے باعث اس سے محروم نہ کر اور جو کچھ تُو نے ہمارے ساتھ بھلائی کی، اسے ہمارے عیبوں کے سبب ختم نہ کر اور ہر وہ چیز جو تُو نے ہماری نالائقی کے باوجود بنائی، ہماری نالائقی کے باعث ہم سے علیحدہ نہ کر۔ الٰہی، جو کچھ ہم نے اپنے لئے بویا، اسے پھل دار نہ بنا اور جو کچھ تُو نے ہمارے لئے بویا، اسے ہماری بداعمالی کی آفات سے دور فرما۔

96- الٰہی، جو کچھ تُو نے بویا، اس کی آبیاری فرما اور جو کچھ عبداللہ نے بویا اس پر پانی پھیر دے۔

97- الٰہی، تیری راہ میں جان دینے والوں سے خون کی بو نہیں آتی اور تیرے عشق میں جلنے والوں سے دھوئیں کی بو نہیں آتی، کیونکہ تیرے عشق میں جلنے والا جلنے پر شاد ہے اور تیری راہ میں قربان ہونے والا اپنی قربانی پر مسرور ہے۔

98- الٰہی، ہم دنیا میں گناہ کرتے رہے، تیرے دوست محمّد (ﷺ) غمگین ہوتے رہے اور تیرا دشمن شیطان خوش ہوتا رہا۔ الٰہی، اگر کل روزِ قیامت تُو ہمیں سزا دے گا تو تیرے دوست محمّد (ﷺ) دوبارہ غمگین ہوں گے اور تیرا دشمن ابلیس شاد و مسرور۔ الٰہی، یہ دو خوشیاں دشمن کو نہ دینا اور دو غم اپنے دوست کے دل کو نہ پہنچانا۔

99- الٰہی، اگر تُو باز پرس کرے گا تو ہمارے پاس کوئی عذر نہیں اور اگر ہمارے اعمال کی جانچ پرکھ کرے گا تو ہمارے پاس دکھانے کو کچھ نہیں، اگر جلائے گا، تو برداشت کی طاقت نہیں رکھتے۔ ہم سب بے سروسامان مُفلس ہیں اور سب اطاعت سے غیر آراستہ ہیں۔ ہم سب محتاج اور بے سروسامان ہیں۔

100- الهی ، اگر یک بار گویی بندهٔ من ، از عرش بگذرد خندهٔ من .

101- الهی ، اگر کاسنی تلخست از بوستانست و اگر عبدالله مجرمست از دوستانست .

102- الهی ، چون به تو نگریم پادشاهیم تاج بر سر و چون به خود نگریم خاکیم بلکه از خاک کمتر .

103- الهی ، چون نیکان را استغفار باید کرد ، نانیکان را چه کار باید کرد؟

104- الهی ، او که یک نظر دید ، عقل او پاک برمید ، پس او که دایم به دیدهٔ دل تو را دید ، چون بیارامید؟ عجب کاریست کار او که می نگرد در او و می جوید او راهم از او .

105- دلی داشتم ، پنداشتم که درخور توست ، اکنون نه فراغتی که دل رمیده باز جویم و نه مساعدی که درد خویش با او گویم .

106- الهی ، از هیچ چیز همه چیز توانی و از همه چیز به هیچ چیز نمانی ، هر که گوید تو چنینی و چنانی ، تو آفرینندهٔ این و آنی .

107- الهی ضعیفم خواندی و چنین ست ، هر چه از من آید درخور آنست ، کار راست در دیده راست ، راست ، کار راست در دیدهٔ ناراست ، نه راست .

100- الٰہی، اگر تو ایک بار کہہ دے کہ ''اے میرے بندے'' تو عرش سے فرش تک میری خوشی کا ٹھکانہ نہ رہے۔

101- الٰہی، اگر کاسنی کڑوی ہے پھر بھی اس کا تعلق باغ ہی سے ہے، اور اگر عبداللہ مجرم ہے تو بھی تیرے دوستوں ہی میں سے ہے۔

102- الٰہی، جب تجھے دیکھیں تو ہم بادشاہ ہیں اور ہمارے سروں پر تاج ہے اور اگر اپنے آپ کو دیکھیں تو ہم خاک ہیں بلکہ خاک سے بھی کمتر ہیں۔

103- الٰہی، جب نیک لوگوں کو استغفار کرنا چاہیے تو پھر برے لوگوں کو کیا کرنا چاہیے؟

104- الٰہی، جس نے تجھے ایک نظر دیکھ لیا اس کی عقل مکمل طور پر کھو گئی۔ پس وہ جس نے ہمیشہ تجھے اپنے دل کی آنکھ سے دیکھا، کیسے آرام پا سکتا ہے؟ عجیب کام ہے اس کا جو اس کی طرف دیکھتا بھی ہے اور اسی کے توسط سے اس کی جستجو بھی کرتا ہے۔

105- میرے پاس ایک دل ہی تھا، سوچا تیرے لائق ہے، تیرے سپرد کر دیا، اب نہ تو فرصت ہے کہ کھوئے ہوئے دل کو دوبارہ ڈھونڈ سکوں اور نہ ہی کوئی یار و دوست ہے کہ جس سے اپنا دکھ کہہ سکوں۔

106- الٰہی، تُو ناپید و معدوم سے ہر چیز بنا سکتا ہے اور ان تمام چیزوں میں سے تُو کسی چیز کی مانند نہیں ہے کہ کوئی کہے کہ تُو ایسا ہے یا ویسا ہے، تُو تو ہر کس و ناکس کو پیدا کرنے والا ہے۔

107- الٰہی، تُو نے مجھے کمزور اور ناتواں کہا اور ایسا ہی ہے، جو کچھ مجھ سے سرزد ہوتا ہے، وہ میری ناتوانی کے مطابق ہے، اچھا کام اچھا دیکھنے والی آنکھ میں اچھا نظر آتا ہے جب کہ اچھا کام غلط دیکھنے والی آنکھ میں غلط نظر آتا ہے۔

108- الهی ، وقت را به دردی نازم ، وزیادتی رامی سازم ، به امید آن که چون در این درد بگدازم، درد و راحت هردو براندازم .

109- الهی ، طاعت از ما مجوی که تاب آن نداریم ، از هیبت مگو که طاقت آن نیاریم ، مگو چه کرده ای که درواشویم ، مپرس چه آورده ای که رسوا شویم ، توفیق ده که استوار باشیم ، تحقیق ده که درکار باشیم .

110- الهی ، از بیم تو اند بود ، به جان رسیدم ، هیچ ندانم که با چنین نفس با چنین کار چون افتادم ، هیچ عبرت نگرفتم وخلقی به عبرت خویش ندیدم ، هر چند کوشیدم که یک نفس از آن خود شایسته ی تو بینم ، ندیدم ملکا ، دانی که نه بی تو خود را این دوگزیدم .

111- الهی ، مشتاق کشتهِ دوستیست ، وکشتهِ دوستی را دیدار تو کفنست .

112- الهی ، بهای عزت تو جای اشارت نگذاشت ، قدم وحدانیت تو راه اضافت برداشت ، تاگم کرد رهی هر چه دردست داشت ونا چیز شد هر چه می پنداشت .

113- الهی ، بارم ده تا قصه ی درد خود به تو بردارم ، بر درگاه تو می زارم و در امید بیم آمیزی نازم . الهی ، فاپذیرم تا واتو پردازم ، یک نظر درمن نگرتا دوگیتی به آب اندازم .

108- الٰہی، اِس وقت ملنے والے درد پر نازاں ہوں اور اِس اُمید پر اس کو برداشت کر رہا ہوں کہ جب اس درد سے پگھل جاؤں گا تو درد اور راحت دونوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔

109- الٰہی، ہم سے اطاعت کا مطالبہ نہ کر کہ ہم اس کی تاب نہیں رکھتے، اپنی ہیبت اور جلال کے بارے میں مت فرما کہ اس کی تاب نہیں رکھتے۔ یہ نہ کہہ کہ کیا کرتے رہے ہو ورنہ پریشان ہو جائیں گے۔ یا الٰہی، مت پوچھ کہ کیا لائے ہو کہ رسوا ہو جائیں گے۔ ایسی توفیق عطا فرما کہ صراطِ مستقیم پر قائم رہیں اور ایسا یقین عطا کر کہ ہم اس پر کاربند ہو سکیں۔

110- الٰہی، میں خوف کے خیال سے جاں بہ لب ہو گیا ہوں، مجھے کچھ معلوم نہیں کہ ایسے نفس کے ہوتے ہوئے اس طرح کے کاموں میں کیوں پڑ گیا۔ میں نے کچھ بھی عبرت نہ پکڑی اور میری سرشت بھی عبرت کی طرف مائل ہوتی نظر نہیں آتی، میں نے بہت کوشش کی کہ خود کو لمحہ بھر تیرے لائق بناؤں لیکن نہ بنا سکا۔ اے شہنشاہ، تُو جانتا ہے کہ میں نے تیرے بغیر ان دو کو (یعنی نفس اور سرشت کو) اپنے لئے انتخاب نہیں کیا۔

111- الٰہی یہ مشتاق تیری دوستی کا شیفتہ ہے اور تیرا دیدار کشتۂ دوستی کا کفن ہے۔

112- الٰہی، تیری شانِ عظمت نے اشارے تک کی گنجائش نہیں چھوڑی۔ تیری ازلی وحدانیت نے ہر طرح کی نسبت اور غیر حقیقی باتوں کا راستہ بند کر دیا، حتٰی کہ اس غلام کے پاس جو کچھ تھا وہ اسے گم کر بیٹھا اور جس چیز کو سب کچھ سمجھتا تھا وہ ناچیز ہو گئی۔

113- الٰہی، مجھے اجازت دے کہ اپنے درد کی کہانی تجھ سے کہہ سکوں۔ تیری بارگاہ پر گریہ وزاری کرتا ہوں اور خوف میں ڈوبی ہوئی امید پر نازاں ہوں۔ الٰہی، میرے دردِ دل کو قبول فرما تا کہ میں تجھ سے وابستہ ہو جاؤں۔ ایک نگاہِ کرم مجھ پر کر، تا کہ دونوں جہانوں سے بے نیاز ہو جاؤں۔

114- الهی ، وا درگاه آمدم بنده وار، خواهی عزیز دار، خواهی خوار، ای مهربان فریادرس، عزیز آن کس که اش با تو یک نفس، ای همه‌تو و بس، با تو هرگز کی پدید آید کس.

115- الهی ، عنایت تو کوهست وفضل تو دریاست. کوه کی فرسود و دریا کی کاست؟ عنایت تو کی جست وفضل تو کی واخواست؟ پس شادی یکیست که دوست یکتاست.

116- الهی ، نه دیدارتو رابهاست و نه رهی راصحبت سزاست و نه ازمقصود ذرّه ای درجان پیداست؛ پس این درد و سوز درجهان چراست؟ پیداست که بلا رادرجهان چندجاست این همه سهلست اگرروزی با این خارخرماست .

117- آه از روز بتری، فریاداز درد واماندگی، الٰهی، چه سوزست این که ازبیم صولت تو درجان ما، درعالم کس نیست که بخشاید به روز و زمان ما؟

118- الهی ، دلی دارم پر درد و جانی پر زحیر، عزیز دوگیتی، این بیچاره راچه تدبیر.

114- الٰہی، تیری بارگاہ میں آیا ہوں غلام بن کر، چاہے تُو عزیز بنالے چاہے تو دھتکار دے، اے مہربان، اے فریادرس، عزیز ہے وہ شخص جس نے تیرے ساتھ ایک لمحہ کے لئے لَو لگالی، اے خداوند، سب کچھ تو ہی ہے اور بس۔ تیرے سامنے کون اظہارِ وجود کر سکتا ہے۔

115- الٰہی، تیری عنایت پہاڑ کی مانند ہے اور تیرا فضل سمندر جیسا ہے۔ پہاڑ میں کب فرسودگی آتی ہے اور سمندر میں کب کمی آتی ہے؟ پس تیری عنایت کب طلب کی جائے اور تیرے فضل کی کب خواہش کی جائے؟ بس ایک یہی خوشی ہے کہ تُو محبوبِ یکتا و بے مثل ہے۔

116- الٰہی، نہ تو تیرے دیدار کی کوئی تجلّی ہے اور نہ بندے کو گفتگو کا یارا ہے، اور نہ ہی مقصد و مراد کے بارے میں ذرہ بھر خواہش، تو پھر یہ درد و سوز اس دنیا میں کیوں ہے؟ ظاہر ہے اس دنیا میں مصیبت و آزمائش کی کئی صُورتیں ہیں، اگر کسی دن آزمائش کے اس کانٹے کے ساتھ آسائش کا میٹھا پھل میسّر آجائے تو یہ سب مصائب آسان ہو جائیں۔

117- افسوس ان برے حالات پر، فریاد ہے اس درد و بیچارگی پر۔ الٰہی، تیری ہیبت کے خوف سے ہماری جانوں میں یہ کیسا سوز و درد ہے، اس دنیا میں کوئی نہیں جو ہمارے حالات پر رحم کرے۔

118- الٰہی، میرے پاس دکھوں سے بھرا دل اور آہ و زاری سے لبریز جان ہے۔ اے دونوں جہانوں کے عزیز، اس بیچارے کے پاس کیا تدبیر ہے۔

119- الهی، چه یاد کنم که خود همه یادم، من خرمن نشان خود فرا باد دادم. یاد کردن کسب است وفراموش نکردن زندگانی، زندگانی ورای دوگیتی است، وکسب چنانکه دانی. الهی، یک چندی به کسب یاد تو ورزیدم، باز یک چندی به یاد خود تو را نازیدم؛ دیده برتو آمد به نظاره پردازیدم، اکنون که یاد بشناختم، خاموشی گزیدم؛ چون من کیست که این مرتبت را سزیدم؟ فریاد از یاد به اندازه، و دیدار به هنگام، وزآشنایی به نشان، و دوستی به پیغام.

120- الهی، تو آنی که از احاطت اوهام بیرونی، و از ادراک عقول مصونی. نه محاط ظنونی، نه مدرک عیونی، کارساز هر مفتون وفرح رسان هر محزونی. در حکم بی چرا، و در ذات بی چند، و در صفات بی چونی.

121- نام خداوندی که عالمان در وصف جلالش حیران، عارفان در شهود جمالش گدازان، واجدان در وجود افضالش نازان، دوستان در شوق وصالش سوزان، طالبان در بادیهٔ نیازش خروشان، مهجوران در زاویهٔ فراقش نالان، هر عزیزی نام ونشانش را جویان، هر طالبی حمد وثنایش را گویان، هر ذکری نسیم وصلش رابویان، هر سائلی برامید فضلش پویان.

119- الٰہی، تجھے کیا یاد کروں کہ میں خود سراپا یاد ہوں، میں نے اپنی ہستی کے خرمن کو تلف کر دیا۔ یاد کرنا کوششِ تحصیل ہے اور نہ بھولنا زندگی ہے۔ اصل زندگی دونوں جہانوں سے ماورا ہے اور جہاں تک کوششِ تحصیل کا تعلق ہے جیسا کہ تُو جانتا ہے، کچھ دیر تیری یاد کے حُصول میں لگا رہا، پھر کچھ دیر اپنی ذات کو یاد کر کے تجھ پر نازاں ہوا، اتنے میں آنکھیں تجھ پر ٹِک گئیں اور میں نظارہ کرنے لگا۔ اب جب کہ یاد کی اہمیت کو جانا تو خاموشی اختیار کر لی، کیونکہ میری کیا حیثیت ہے کہ میں اس مرتبے کا مستحق ٹھہرایا جاؤں؟ حسب موقع یاد کرنے پر اور بر وقت دیدار پر، اور نشانی کے ذریعے شناسائی پر اور پیغام کے ذریعے دوستی پر، آہ و فریاد۔

120- الٰہی، تُو وہ ہستی ہے جو اوہام و تصوّرات کے حصار سے باہر ہے، اور عقلوں کے ادراک سے محفوظ و مامون ہے۔ نہ تو تُو ظن و گمان میں گھرا ہوا ہے اور نہ ہی عینی لحاظ سے قابلِ ادراک ہے، تُو اپنے ہر فریفتہ کا کارساز ہے اور ہر غمگین کو شادمانی بخشنے والا ہے، تُو بغیر چون و چرا حکم دینے والا اور اپنی ذات میں بے مثل و بے مثال اور صفات میں بینظیر ہے۔

121- اس خداوند تعالیٰ کے نام سے کہ جس کے جلال کی توصیف میں اہلِ علم حیران ہیں، عارفوں کے دل اس کے جلوۂ جمال سے دل گداز ہیں، غنی اس کے لطف و کرم کی افزائش پر نازاں ہیں۔ دوست اس کے شوقِ وصال میں جل رہے ہیں، طلب گار اس کی نیازمندی کے صحرا میں پُرخروش ہیں، فراق زدہ لوگ اس کے فراق میں آہ و فُغاں کرتے ہیں، ہر عزیز اس کے نام و نشان کا متلاشی ہے، اُس کا ہر طلب گار حمد و ثنا کرتا ہے۔ ہر ذکر کرنے والا اس کی نسیمِ وصال کی بُو باس لے رہا ہے، ہر سائل اس کے فضل و کرم کی امید پر رواں دواں ہے۔

122- الهی ، تا جان تو را دید والله که عاشق جانم ، در انتظار تجلی ، حقا که حیرانم ، در دریا غرق و تشنه دیدی ؟ من آنم ، روز بیع با عیب خریدی ، من همانم .

123- الهی ، در الهیت یکتایی ، و در احدیت بی همتایی ، و در ذات و صفات از خلق جدایی ، متصف به بهایی ، متحد به کبریایی ، مایه هر بی نوا ، و پناه هر گدایی ، همه را خدایی ، تا دوست که رایی .

124- الهی ، این چه قصه است بدین درازی ، من میان دریا رفتم به بازی .

125- الهی ، من چه توانم تا تو را شایم ، و آن چه تو بندی من چون گشایم ؟ اگر کار من دارم تا بر خود بخشایم .

126- الهی ، دوستان تو سران و سرهنگانند ، بی گنج و خواسته ، توانگرانند ، به نام درویشانند و توانگران جهان خود ایشانند ، درد ها دارند واز گفتن بی زبانند .

127- الهی ضعیفم خواندی ، چنانم ، بمگذار که در پیش خود بمانم .

122- الٰہی، جب سے میری جان نے تجھے دیکھا، خدا کی قسم، میں اپنی جان کا عاشق ہو گیا ہوں۔ میں تجلّی کے انتظار میں ہوں۔ بخدا میں حیران ہوں۔ کیا تُو نے دیکھا ہے کہ کوئی دریا میں غرق بھی ہو اور پیاسا بھی؟ میں وہ ہوں، جس کو تُو نے خریداری کے دن عیب کے ساتھ خریدا تھا، میں وہی ہوں۔

123- الٰہی، تُو الٰہیت میں یکتا ہے، وحدانیت میں بے مثال ہے اور اپنی ذات وصفات میں مخلوق سے جدا ہے۔ تُو زیبائی اور درخشندگی کی صفات رکھتا ہے، تُو کبریائی میں یکتا ہے، تُو ہر بے نوا کا اثاثہ اور ہر تہی دست کی پناہ گاہ ہے، تو خدا تو سب کا ہے مگر دوست کس کا ہے؟

124- الٰہی، یہ کیا معاملہ ہے جو اتنا طول پکڑ گیا ہے، میں کھیل ہی کھیل میں سمندر کے درمیان چلا گیا ہوں۔

125- الٰہی، میں کیا کام کروں کہ تیرے قابل ہو جاؤں۔ جس در کو تُو بند کر دے اس کو میں کیسے کھولوں؟ اگر میرا کام ہوتا تو اس کے لئے میں اپنی طرف سے معافی مانگ لیتا؟

126- الٰہی، تیرے دوست سردار اور رؤسا ہیں، وہ بغیر کسی خزانے اور مال و دولت کے ثروت مند ہیں۔ بظاہر وہ فقیر ہیں لیکن درحقیقت یہی لوگ رؤسائے جہان ہیں۔ وہ اپنے اندر درد رکھتے ہیں لیکن اس کے بیان سے قاصر ہیں۔

127- الٰہی، تُو نے مجھے کمزور کہا ہے، میں ایسا ہی ہوں، مجھے مت چھوڑنا کہیں ایسا نہ ہو کہ میں اپنی ذات کا قیدی بن کر رہ جاؤں؟

128- الهی ، دانی که نه به خود به این روزم ، و نه به کفایت خویش شمع هدایت می افروزم . از من چه آید و از کرد من چه گشاید؟ طاعت من به توفیق تو ، تو به من به رعایت تو ، شکر من به انعام تو ، ذکر من به الهام تو ؛ همه تویی من که ام؟ اگر فضل تو نباشد من بر چه ام .

129- الهی ، دل آن داریم که مهمان دوست داریم ، اما دست آن نداریم که دوست را مهمان داریم .

130- الهی ، هر چند که ما گنه کاریم ، تو غفاری ، هر چند که ما زشتیم ، تو ستاری ، ملکا ، گنج فضل تو داری ، بی نظیر و بی یاری ، سزد که جفاهای ما درگذاری .

131- الهی ، عبدالله را از سه آفت نگاه دار : از وساوس شیطانی ، و از مکاید نفسانی واز غرور نادانی .

132- الهی ، گفتی بکن و نگذاشتی و گفتی مکن و بر آن داشتی .

133- الهی ، اگر ابلیس آدم را بد آموزی کرد ، گندم او را که روزی کرد؟

134- الهی ، چون حاضری چه جویم و چون ناظری چه گویم ؟

135- الهی ، چون هم آن کنی که خود خواهی پس از این بندهٔ مفلس چه می خواهی ؟

128- الٰہی، تُو جانتا ہے کہ میں بذاتِ خود ان حالات سے دوچار نہیں ہوا اور نہ ہی اپنی استطاعت کے مطابق شمعِ ہدایت روشن کرتا ہوں۔ میں ناچیز کیا کرسکتا ہوں؟ اور میرے عمل سے کون سا عُقدہ کُھل سکتا ہے؟ میری اطاعت گزاری تیری توفیق کی وجہ سے ہے اور تیری ہدایت کی بدولت ہی میں خدمت گزار ہوں۔ میری توبہ تیرے لطف وکرم کا نتیجہ ہے، میں شکر ادا کرتا ہوں تو یہ تیرا انعام ہے۔ تیرا ذکر بھی تیرے الہام کی بدولت ہے۔ سب کچھ تُو ہی ہے۔ میں کون ہوتا ہوں؟ اگر تیرا فضل وکرم شامل حال نہ ہو تو میری حیثیت کیا ہے؟

129- الٰہی، دل تو یہ چاہتا ہے کہ دوست کو مہمان رکھیں، لیکن اتنی حیثیت نہیں کہ اُسے مہمان رکھ سکیں۔

130- الٰہی، اگرچہ ہم گناہ گار ہیں لیکن تُو تو غفّار ہے۔ ہم تو برے ہیں مگر تیری ذات تو ستّار العیوب ہے۔ اے شہنشاہ، تیرے پاس تو فضل وکرم کا خزانہ ہے، تُو تو بے مثل اور بے مثال ہے۔ مناسب ہے کہ تُو ہماری خطاؤں سے درگزر فرمائے۔

131- الٰہی، عبداللہ کو تین فتنوں سے محفوظ رکھنا: وساوسِ شیطانی سے، مکر وفریبِ نفسانی سے اور غرورِ نادانی سے۔

132- الٰہی، تُو نے کام کرنے کا حکم دیا، لیکن اس کی توفیق نہ دی، اور حکم دیا کہ یہ کام نہ کرو، مگر اُسی کی طرف ہمیں مائل کردیا۔

133- الٰہی، اگر ابلیس نے آدم کو گمراہ کیا تو گندم کو کس نے اس کی خوراک بنایا؟

134- الٰہی، چونکہ تُو حاضر ہے، میں کس چیز کی تلاش کروں اور چونکہ تُو ناظر ہے میں کیا کہوں؟

135 الٰہی، تُو جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے، اس مفلس بندے سے تو کیا چاہتا ہے؟

136- الهی ،مگوی چه کرده ایم که در وا شویم ومگوی چه آورده ایم که رسوا شویم .

137- الهی ،اگراز دوستانم ،حجاب بردارو گرمهمانم مهمان رانیکودار .

138- الهی ،اگرتورابنده بایستی ، چنان زیستی که شایستی .

139- الهی ،حجاب ها از راه بردار و مارا به ما مگذار .

140- الهی ،اگرعبدالله رانمی نگری خودرانگر و آبروی من پیش دشمن مبر .

141- الهی ، عارف تو را به نورتو می داند . از شعاع وجودعبارت نمی تواند . موحدتو را به نورقرب می شناسد. در آتش مهر می سوزد. از ناز باز نمی پردازد. خداوندا یافت تو را دریافت می جوید . ازغرق در حیرت ،طلب از یافت باز نمی داند. مسکین او، که او را به صنایع شناخت . درویش او که او را به دلایل جست . از صنایع آن باید جست که در آن گنجد . از دلایل آن باید خواست که از آن زیبد . حقیقت توحید بر زبان خبر کی آویزد. این نه آن توحیدست که استدلال واجتهاد به آن پیوندد، یا شواهد وصنایع بر آن دلالت کند، یا به وسیلتی از وسایل مستحق گردد. آن یافتیست درغفلت ، ناخواسته درآمده، و رهی با خود پرداخته، در مشاهده ی قریب و مطالعه ی جمع افروخته،مهرازل سودکرده، و دوگیتی به زیان برده .

136 الٰہی، یہ نہ پوچھنا کہ ہم نے کیا کیا ہے وگرنہ ہم بے آبرو ہو جائیں گے اور یہ بھی نہیں کہ ہم کیا لائے ہیں کہ ہم رُسوا ہو جائیں گے۔

137 الٰہی، اگر میں تیرے دوستوں میں سے ہوں تو حجاب کو اٹھا دے اور اگر میں تیرے مہمانوں میں سے ہوں تو مہمان کی اچھی طرح خاطر داری کر۔

138 الٰہی، اگر تجھے بندہ چاہیے تھا تو اسے ایسی زندگی بسر کرنے کی توفیق دیتا جو تیرے شایانِ شان تھی۔

139 الٰہی، درمیان سے پردے اٹھا دے اور ہمیں اپنے حال پر نہ چھوڑ۔

140 الٰہی، اگر تُو عبداللہ کو نہیں دیکھتا تو خود کو دیکھ اور دشمن کے سامنے مجھے بے آبرو نہ کر۔

-141 الٰہی، عارف تجھے تیرے نور کے ذریعے جانتا ہے، وجودِ حقیقت کی شُعاع کو بیان نہیں کر سکتا۔ موحد تجھے قرب کے نور کے ذریعے پہچانتا ہے۔ وہ مہر و محبت کی آگ میں جل رہا ہوتا ہے۔ ناز برداری سے باز نہیں آتا۔ اے خدا، موحد تیری شناخت کو تیرے قُرب میں تلاش کرتا ہے۔ وہ غریقِ حیرت ہونے کے باوجود قرب کی طلب سے دستبردار نہیں ہوتا۔ مسکین و بے چارہ وہ ہے جس نے تجھے تیری صناعی سے پہچانا، مفلس و درویش وہ ہے کہ جس نے تجھے دلائل سے تلاش کیا، صناعی کے ذریعے وہ چیز تلاش کرنی چاہیے جو اس سے مطابقت رکھتی ہو۔ دلائل کے ذریعے اس چیز کی خواہش کی جائے جو اس کو زیب دیتی ہو۔ توحید کی حقیقت خبر کی زبان سے کب بیان ہو سکتی ہے۔ یہ وہ توحید نہیں ہے کہ جس پر استدلال و اجتہاد کا اطلاق ہو، یا شواہد و صنائع اس کی دلالت کریں یا وہ کسی وسیلے کی محتاج ہو۔ ایسی شناخت غفلت کی حالت میں ہونے والی شناخت ہے، جو بلا خواہش ظہور میں آئی، اور اس بندے نے اپنی خود احتسابی کر کے، قرب و جوار کے مشاہدے سے، اور دل جمعی کے ساتھ مطالعے سے روشنی پا کر خود کو ازلی محبت سے مستفید کیا اور دونوں جہانوں سے بیگانہ ہوا۔

142- الهی ، نشان این کار ما را بی جهان کرد، تا از این نشان ما را هم نهان کرد .
دیده وری تو رهی را بی جان کرد. مهر تو سود کرد، و دو گیتی زیان کرد .

143- الهی ، دانی به چه شادم؟ به آن که نه به خویشتن به تو افتادم. تو خواستی نه من خواستم ، دوست بر بالین دیدم ، چون از خواب برخاستم .

144- الهی چون من کیست که این کار ررا سزیدم؟ اینم بس که صحبت تو راا رزیدم .

145- ای یادگار جان ها و یادداشته ی دل ها و یادکردهٔ زبان ها، به فضل خود ما را یاد کن و به یاد لطفی ما را شاد کن. ای قائم به یاد خویش و زهر یاد کننده ای به یاد خود پیش؛ یاد تو ست که تو را به سزا رسد ورنه از رهی چه آید که تو را سزد .
الهی ،تو به یاد خودی و من به یاد تو ،تو برخواست خودی و من برنهاد تو .

142- الٰہی، اس کام کے طور طریقے نے ہمیں تمام جہان سے بیگانہ کر دیا، یہاں تک کہ تن بدن سے ہماری ہستی کو بھی پنہاں کر دیا ہے۔ تیری نگہبانی نے اس غلام کو بالکل بے جان کر دیا ہے۔ تیری محبت سے تو فائدہ اٹھایا لیکن دونوں جہانوں کا نقصان ہوا۔

143- الٰہی تُو تو جانتا ہے کہ میں کیوں خوش ہوں؟ اس لئے کہ میں اپنی مرضی سے تیری طرف راغب نہیں ہوا بلکہ تُو نے چاہا، جب نیند سے بیدار ہوا تو میں نے دوست کو اپنے سرہانے دیکھا۔

144- الٰہی، مجھ جیسا کون ہے جو اس کام کے لائق ٹھہرا۔ میرے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ تیری محفل کے قابل ہوں۔

145- الٰہی، اے جانوں کی یادگار، اے دلوں کی یادداشت، اور اے زبانوں پر جاری رہنے والے، اپنے فضل و کرم سے ہمیں یاد کر اور اپنی پُر لطف یاد سے ہم کو شاداں کر دے۔ اے اپنی یاد پر قائم رہنے والے اور ہر یاد کرنے والے سے پہلے یاد کرنے والے، تیری یاد ہی ہے جو تجھ تک صحیح طور پر پہنچتی ہے ورنہ یہ غلام اس قابل کہاں کہ تیرے شایان شان تجھے یاد کر سکے۔ الٰہی، تُو اپنی یاد پر قائم ہے اور میں تیری یاد میں محو ہوں۔ تُو اپنی خواہش پر قائم ہے اور میں تیرے آئینِ فطرت پر۔

146- الهی ،تو ما را ضعیف خواندی ، از ضعیف چه آید جز از خطا ، و ما را جاهل خواندی واز جاهل چه آید جز از جفا ، و تو خداوندی کریم ولطیف ، از کریم ولطیف چه سزد جز از کرم و وفا ، وبخشیدن عطاء . سزای بنده آنست که چون لطف ورفق او ، جل جلاله برخود بشناخت ، دامن از کونین در چیند ، بساط هوس درنوردد ، کمرعبودیت بر میان بندد بر درگاه خدمت وحرمت لزوم گیرد ، دیده از نظر اغیار بر دوزد ، خرمن اطماع به خلق بسوزد ، با دلی بی غبار وسینه ای بی بار ، منتظر الطاف الهی بنشیند تا حق جل وجلاله به لطف خود کار وی می سازد ، و دل وی در مهد عهدی می نوازد . ''الله لطیف بعباده'' خدای را جل جلاله هم لطفست وهم مهر .

147- الهی ، تو آنی که از بنده ، ناسزا بینی ، و به عقوبت نشتابی . از بنده کفر می شنوی ، ونعمت از وی بازنگیری ، توبت و عفو بر وی عرضه می کنی ، و به پیغام وخطاب خود او را بازمی خوانی ، وگر بازآید وعدهٔ مغفرت می دهی که ان ینتهوا یغفرلهم ما قدسلف چون با دشمن بدکردار چنینی ، چه گویم که با دوستان نیکوکار چونی .

146- الٰہی، تُو نے ہمیں ناتواں کہا، ناتواں سے سوائے خطا کے کیا ہوسکتا ہے، اور تُو نے ہمیں جاہل کہا اور جاہل سے سوائے جفا کے کیا ممکن ہوسکتا ہے۔ اور تُو کریم اور لطیف خداوند ہے، پس کریم اور لطیف کے شایانِ شان کرم، وفا اور بخشش کے سِوا کیا ہوسکتا ہے۔ بندے کو چاہیے کہ جب وہ اپنی ذات پر جل جلالہٗ کے کرم ولطف کو پہچان لے تو ہر دو جہان سے کنارہ کشی اختیار کرلے، ہوا وہوس کی بساط لپیٹ دے اور اللہ تعالیٰ کی بندگی کے لئے کمر بستہ ہوکر بارگاہِ عالیہ سے اپنا رشتہ استوار کرلے، غیروں سے اُمید کی توقع نہ رکھے، مخلوق سے طمع ولالچ کے خرمن کو جلا ڈالے، ہرطرح کی آلودگی سے پاک دل اور ہر بوجھ سے خالی سینے کے ساتھ، اپنے رب کے فضل کا منتظر رہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس کا کام بنادیتا ہے اور اس کا دل اس بات کی گواہی دیتا ہے ''اَللّٰہُ لَطِیفٌ بِعِبَادِہٖ''[1] اللہ جل جلالہٗ کو بندے سے محبت بھی ہے اور اُس پر کرم بھی۔

147- الٰہی، تیری ذات تو وہ ہے جو کہ بندے کے نامناسب کام دیکھتی ہے اور پھر بھی اس کو سزا دینے میں جلدی نہیں کرتی۔ بندے سے کفر سنتی ہے، پھر بھی اس کو اپنی نعمتوں سے محروم نہیں رکھتی۔ توبہ اور عفو کے دروازے اس پر کھلے رکھتی ہے اور اپنے پیغام اور خطاب سے اس کو راہِ راست پر بلاتی ہے اور اگر وہ سیدھے راستے کی طرف لوٹ آئے تو اس کو مغفرت کے وعدے سے خوش کرتی ہے کہ (''اِنۡ یَّنۡتَہُوۡا یُغۡفَرۡ لَہُمۡ مَّا قَدۡ سَلَفَ ۚ''[2]) اگر وہ اپنے افعال سے باز آجائیں تو جو ہوچکا وہ انہیں معاف کردیا جائے گا جب بدکردار دشمنوں کے ساتھ تیرا سلوک ایسا ہے تو پھر نیکوکار لوگوں کے ساتھ تیرے سلوک کا کیا عالم ہوگا؟

---

1 قرآنِ کریم، سورۃ الشوریٰ (42)، آیت نمبر 19
2 قرآنِ کریم، سورۃ الانفال (8)، آیت نمبر 38

148- الهی، یادی و یادگاری، و در یافتن خود، یاری. معنی دعوی صادقانی، فروزندهٔ نفس های دوستانی، آرام دل غریبانی، چون درمیان جان حاضری، از بی دلی می گویم که کجایی. جان رازندگی می باید، تو آنی به خود، از خود ترجمانی. به حق تو برتو، که ما را در سایهٔ غرور رنشانی و به عز وصال خود رسانی.

149- الهی، به عنایت ازلی، تخم هدی کشتی، به رسالت انبیا آب دادی، به معونت و توفیق رویانیدی، به نظر واحسان خود به برآوردی، از لطف تو درمی خواهم که سموم قهر از آن باز داری و باد عدل بروی نجهانی، کشتهٔ ی عنایت ازلی را به رعایت ابدی مدد کنی ''وآتیناهم من الآیات مافیه بلاء مبین.''

150- الهی، تو مؤمنان را پناهی، قاصدان را برسر راهی، عزیز کسی، که تو او را خواهی، اگر بگریزد او را در رهی. طوبی آن کس را که تو او رایی، آیا که تا از ما خود که رایی.

151- الهی، نصیب این بیچاره از این کار همه درد ست، مبارک باد که مرا این درد سخت درخورد ست، بیچاره آن کس که از این درد فرد ست، حقا که هر که بدین درد ننازد ناجوانمرد ست.

148- الٰہی، تُو یاد بھی ہے اور یادگار بھی اور اپنی پہچان کروانے میں یار و مددگار بھی۔ تُو صادق اور راست گو لوگوں کے دعوے کی حقیقت ہے، تُو دوستوں کی سانسوں کو جلاِ بخشنے والا ہے، تُو غریبوں، بے کسوں کے دل کا آرام ہے، تُو بدن میں مانندِ جان ہے۔ افسردہ ہو کر پوچھتا ہوں کہ تُو کہاں ہے؟ جان کو زندگی چاہیے اور وہ تُو ہے۔ تُو خود اپنا ترجمان ہے۔ تجھے اپنے حق ہونے کا واسطہ، ہمیں غرور و تکبر کے سائے سے بچا اور اپنے قرب کا شرف نصیب فرما۔

149- الٰہی تو نے ازلی عنایت سے ہدایت کا بیج بویا، رسالتِ انبیاء سے اس کی آبیاری کی، اپنی نصرت اور حمایت سے اس کی پرورش کی، اپنی نگرانی میں اسے پروان چڑھایا، تیرے لطف و کرم سے متّمنی ہوں کہ تُو اسے قہر و غضب کی بادِ سُموم سے محفوظ رکھ اور اس پر عدل کی ہوا کا جھکّڑ نہ چلا، اور ازلی عنایت کے لگائے گئے اس پودے کی ابدی لطف سے مدد فرما۔ ''اٰتَیۡنٰھُم مِّنَ الۡاٰیٰتِ مَافِیۡهِ بَلٰٓؤُامُّبِیۡنٌ''[1] (اور ہم نے انہیں وہ نشانیاں دیں تھیں جن میں صریح انعام تھا)۔

150- الٰہی، تُو مومنوں کے لیے پناہ ہے، سالکوں کے لئے راہنما ہے، وہ شخص عزیز ہے کہ جسے تُو چاہتا ہے، اگر وہ گریز پا ہو جائے تو تُو اسے راستے میں آن ملتا ہے، طوبیٰ (جنّت) اس کو ملے گی جس کا تُو ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ تُو خود ہم میں سے کس کا ہے؟

151- الٰہی، اس کام کے نتیجے میں اس غریب کے نصیب میں صرف درد ہی ہے۔ مبارک ہو کہ میرے لئے یہ درد بہت مناسب ہے۔ بیچارہ اور بے بس وہ شخص ہے جو اس درد سے مبّرا ہے۔ درحقیقت جو شخص اس درد پر نازاں نہ ہو، وہ ناکارہ ہے۔

---

1 قرآنِ کریم، سورۃ الدخان (44)، آیت نمبر 33

152- ای خداوندی که در دل دوستانت نور عنایت پیداست، جان ها در آرزوی وصالت حیران و شیداست، چون تو مولی که است ؟ چون تو دوست کجاست؟ هر چه دادی نشانست و آئین فرداست. آن چه یافتیم پیغامست وخلعت برجاست. الهی، نشانت بی قراری دل و غارت جانست، خلعت وصال درمشاهدهٔ جلال چه گویم که چونست.

153- الهی، از کجا باز یابم آن روز که تو مرا بودی و من نبودم، تا باز آن روز نرسم، میان آتش و دودم، ور به دوگیتی آن روز را باز یابم برسودم، ور بود تو دریابم، به نبود خود خشنودم.

154- الهی، کدام زبان به ستایش تو در رسد؟ کدام خرد صفت تو بر تابد؟ کدام شکر با نیکوکاری تو برابر آید؟ کدام بنده به گزارد عبادت تو رسد؟ الهی، از ماهر که را بینی همه معیوب بینی، هر کردار که بینی همه با تقصیر بینی، با این همه نه باران برمی باز ایستد، نه جز گل کرم روید. چون با دشمن باسخط به چندین برّی، پس سود پسندیدگان را چه اندازه و آئین محبان را چه پایان؟ مقام عارفان را چه حد؟ وشادی دوستان را چه کران؟

152- اے خدا وند، تیرے دوستوں کے دلوں میں تیرا نورِ عنایت ہویدا ہے۔ جانیں (روحیں) تیرے وصال کی آرزو میں حیران وشیدا ہیں۔ تیرے جیسا مولیٰ کون ہے؟ تیرے جیسا دوست کہاں ہے؟ جو کچھ تُو نے عطا کیا، تیری عظمت کی نشانی ہے اور آنے والے کل کا دستُورالعمل ہے۔ جو کچھ بھی ہم نے پایا وہ پیغام ہے اور شاندار خلعت ہے۔ الٰہی، تیری نشانی دلوں کی بے قراری اور جانوں کا اضطراب ہے۔ مشاہدۂ جلال سے حاصل ہونے والی خلعتِ وصال کیسی ہے، کیا بیان کروں؟

153- الٰہی، کہاں سے لاؤں وہ دن جب تُو میرا تھا اور میں نہ تھا۔ جب تک اس دن کو نہیں پالیتا میں آگ اور دھوئیں کے درمیان ہوں۔ اگر دونوں جہانوں کے بدلے اس دن کو دوبارہ پالوں تو فائدے میں رہوں گا۔ اگر تیری ہستی کو پالوں تو اپنے عدم وجود پر خوش ہوں۔

154- الٰہی، کون سی زبان ہے جو تیری تعریف پر پوری اتر سکے؟ کون سی عقل ہے جو تیری صفت کو بیان کر سکے؟ کون سا شکر ہے جو تیری بھلائیوں کے برابر ادا ہو سکے؟ کون سا بندہ ہے جو پوری طرح تیری عبادت کر سکے؟ الٰہی، ہم میں سے تُو جس کسی کو بھی دیکھے گا، اُسے سراسر عیبوں میں مبتلا پائے گا۔ جس کردار کو دیکھے گا، وہ خطاؤں کا پتلا ہوگا۔ ان تمام باتوں کے باوجود ہم بارانِ رحمت سے محروم نہیں اور نہ گلِ کرم کے علاوہ کچھ اُگتا ہے۔ جب سخت دشمن کے ساتھ تیری کرم نوازی کا یہ عالم ہے تو مقرّب لوگوں کی بھلائی اور بہتری کی کیا حد ہوگی اور دوستوں کے جشن وشادمانی کی کیا انتہا ہوگی؟ عارفوں کے مقامِ محمود کی کیا حد ہوگی؟ اور دوستوں کی خوشی کا کیا ٹھکانہ ہوگا؟

155- ای نور دیده و ولایت دل و نعمت جان، عظیم الشانی و همیشه مهربانی، نه شکر تو را زبان، نه دریافت تو را درمان. ای هم شغل دل و هم غارت جان، بر آر خورشید شهود یک بار از افق عیان، وز ابر جود قطره ای چند بر ما باران. ای نکونام رهی دار، مهربان کریم، گفتت شیرین وصنع زیبا، فضل تمام و مهر قدیم.

156- الهی، آن را که نخواستی چون آید، و او را که نخواندی کی آید، ناخوانده را جواب چیست؟ و ناکشته را از آب چیست؟ تلخ را چه سود گرش آب خوش در جوار است، و خار را چه حاصل از آن کش بوی گل در کنار است. آری نسب، نسب تقوی است وخویشی، خویشی دین.

157- خداوندا، یک دل پر درد دارم و یک جان پر زجر، عزیز دو گیتی، این بیچاره را چه تدبیر؟ خداوندا، درماندم نه از تو ولکن درماندم در تو، اگر هیچ غایب باشم گویی کجایی؟ وچون به درگاه آییم، در را بنگشایی؟

158- الهی، هرچند که از بدسزای خویش به دردم، لکن از مفلس نوازی تو شادم.

159- الهی، من به (شناخت) قدر تو نادانم، وسزای تو را ناتوانم، در بیچارگی خود سرگردانم، و روز به روز بر زیانم، الهی؛ من کیم که بر درگاه تو زارم یا قصه ی درد خود به تو بردارم.

155- اے نورِ چشم مملکتِ دل کے مالک اور نعمتِ جان، تُو عظیم الشان ہے اور ہمیشہ مہربان ہے۔ تیرا شکر ادا کرنے والی زبان ہے نہ تجھے پہچاننے کی صلاحیت۔ اے شُغلِ دل اور غارتِ جان، تُو ایک دفعہ اُفقِ عیاں پر خورشید شُہود کو طلوع فرما دے۔ اور اپنے جُود و کرم کے بادل سے چند قطرے ہم پر برسا دے۔ اے مہربان و کریم، اس غلام کی نیک نامی کی حفاظت فرما۔ اے کریم و مہربان، تیری گفتگو شیریں اور صناعی خوشنما و زیبا ہے۔ تُو فضلِ مطلق اور مہرِ قدیم ہے۔

156- الٰہی جسے تُو نہ چاہے وہ کیسے آئے گا، اور جسے تُو نہ بلائے وہ کب آئے گا، جسے بلایا نہیں اُس سے جواب طلبی کیسی؟ جو بویا ہی نہیں گیا اُس کا پانی سے کیا تعلّق؟ اگر قُرب و جوار میں میٹھا پانی موجود ہے تو تلخ کام کو اس کا کیا فائدہ، اور کانٹے کو اس سے کیا حاصل کہ اس کے پہلو میں پھول کی خوشبو ہے؟ ہاں اصل نسب تقویٰ کا نسب ہے اور اصل قرابت دین کی قرابت ہے۔

157- اے خداوند، میرے پاس درد بھرا ایک دل ہے اور دُکھ بھری ایک جان، اے دونوں جہانوں کے محبوب، یہ بیچارہ کون سی تدبیر کرے؟ اے خداوند، میں لاچار ہو گیا ہوں، تجھ سے نہیں، بلکہ تیرا تو پابند اور اسیر ہو گیا ہوں، اگر کبھی غائب ہو جاؤں تو تُو آواز دیتا ہے کہ تُو کہاں ہے؟ اور جب بارگاہ میں حاضر ہوتا ہوں تو در کُشائی نہیں کرتا؟

158- الٰہی، اگرچہ میں اپنی بدعملی کی وجہ سے افسردہ ہوں، لیکن تیری مفلس نوازی سے شاداں ہوں۔

159- الٰہی، میں نہیں جانتا کہ تیری قدر کی شناخت کیسے کروں۔ مجھ میں تیری سزا برداشت کرنے کی ہمت نہیں، میں اپنی بیچارگی پر سرگرداں ہوں، اور روز بروز نقصان کی طرف جا رہا ہوں۔ الٰہی، میں کون ہوتا ہوں جو تیری بارگاہ میں نالش کروں، یا اپنی درد بھری داستان تیرے سامنے بیان کروں؟

160- الهی ، وا درگاه آمدم بنده وار، خواهی عزیز دار خواهی خوار، ای مهربان فریادرس ، عزیز آن کس که اش با تو یک نفس ، ای همه تو و بس ، با تو هرگز کی پدید کس؟

161- الهی ، گر در عمل تقصیرست ، آخر این دل پر درد کجاست؟ وگر در خدمت فترتست ، آخر این مهر دل به جاست ، ورفعل ما تباهست ، فضل تو آشکارست ، ورآب وخاک برسد ، بل تا برسد، نور ازلی بجاست .

162- ای یار مهربان ، بارم ده تا قصه درد خود به تو بردارم ، و بر درگاه تو می زارم ، و در امید بیم آمیزمی نازم ، الهی ؛ فاپذیرم تا با تو پردازم ، یک نظر درمن بنگر تا دوگیتی به آب اندازم .

163- الهی ، نور دیدهٔ آشنایانی ، روز دولت عارفانی ؛ لطیفا ، چراغ دل مریدانی وانس جان غریبانی ، کریما ، آسایش سینه ی محبانی ونهایت همت قاصدانی ، مهربانا ، حاضرنفس واجدانی وسبب دهشت والهانی ، نه به چیزی مانی تا گویم که چنانی ، آنی که خود گفتی و چنان که گفتی ، آنی ؛ جان های جوانمردان را عیانی واز دیده ها امروزنهانی.

164- الهی ، خود برگرفتی وکس نگفت که بردار ، اکنون که برگرفتی بمگذار ، و در سایه ی لطف خود می دار ، وجز به فضل ورحمت خود مسپار .

160- الٰہی، تیری بارگاہ پہ آیا ہوں غلام بن کر، چاہے تو عزیز بنا لے یا چاہے تو دھتکار دے، اے مہربان، اے فریاد رس، جس نے تیرے ساتھ ایک لمحہ کے لئے لو لگائی عزیز ہے وہ شخص، اے خداوند، سب کچھ تُو ہی ہے اور بس، تیرے سامنے کون اظہارِ وجود کر سکتا ہے؟

161- الٰہی، اگر عمل میں کوتاہی ہے، تو درد بھرا دِل بھی ہے؟ اور اگر خدمت میں کمی و کوتاہی ہے، تو دلی محبت تو موجود ہے، اور اگر ہمارا فعل غلط ہے، تیرا فضل تو ظاہر و عیاں ہے، اگر خاکی وجود اُس تک پہنچ سکے، جب بھی پہنچے نورِ ازلی تو موجود ہی ہے۔

162- اے یارِ مہربان، اجازت عطا فرما تا کہ اپنی درد بھری داستان تیرے سامنے پیش کروں، اور تیری بارگاہ میں آہ و زاری کروں۔ اور خوف آمیز اُمید پر نازاں ہوں۔ الٰہی، مجھے قبول فرما تا کہ میں تجھ سے لَو لگا سکوں، مجھ پر ایک نگاہ کرم فرما تا کہ میں دونوں جہانوں سے دستبردار ہو جاؤں۔

163- الٰہی، تُو آشناؤں کی آنکھوں کا نور ہے، تُو عارفوں کی خوش نصیبی کا روزِ روشن ہے۔ اے لطیف، تُو مریدوں کے دِل کا چراغ ہے اور غریبوں کا انسِ جان ہے، اے کریم، تُو محبّوں کے سینے کی آسائش ہے اور سالکوں کی ہمت کی اِنتہا، اے مہربان، تُو نجات یافتہ لوگوں کا روحِ رواں ہے اور والہ وشیدا لوگوں کے خوف و ہراس کا سبب، تُو کسی چیز کی مثل نہیں کہ میں کہوں کہ تُو اِس شے کی طرح ہے، تُو ویسا ہی ہے جیسا تُو نے خود فرمایا، اور جیسا تُو نے فرمایا تُو ویسا ہی ہے، تُو جوانمردوں کی جان کے لئے عیاں ہے، اور آج آنکھوں سے پنہاں ہے۔

164- الٰہی، تُو نے خود انتخاب کیا، کسی اور نے تجھے نہیں کہا تھا کہ چُن لے، اب جب تُو نے چُن لیا ہے تو چھوڑ نہ دینا اور اپنے لطف و کرم کے سائے میں رکھنا، اور اپنے فضل و رحمت کے سوا کسی کے سپرد نہ کرنا۔

165- الهی ، این چه بتر روز یست؟ ترسم که مرا از تو جز از حسرت نه روز یست .

166- الهی ، به حق آن راستان که مارا به این کژی فراستان .

167- الهی ، از دو دعوی به زینهارم ، وز هر دو به فضل تو فریاد خواهم : از آن که پندارم که به خود چیزی دارم ، یا پندارم که بر تو حقی دارم .

168- الهی ، ای دانندهٔ هر چیز و سازندهٔ هر کار و دارندهٔ هر کس ، نه کس را به تو انبازی و نه کس را از تو بی نیازی ؛ کار به حکمت می اندازی و به لطف می سازی ، نه بیداد ست و نه بازی . الهی ، نه به چرایی کار تو بنده را علم ، و نه بر تو کس را حکم . سزا ها تو ساختی ، و نوا ها تو خواستی . نه از کس به تو ، نه از تو به کس ، همه از تو به تو ، همه تویی وبس ، '' الا کل شیء ما خلا الله باطل '' .

169- الهی ، هر که با تو سازد گویند دیوانه است و هر که با خود پردازد از تو بیگانه است ، چون خود دانی که این ترانه است ، هدایت فرما که عذر ها بهانه است .

170- الهی ، علمی که افراشتی نگونسار مکن و چون در آخر عفو خواهی کرد در اول شرمسار مکن .

165- الٰہی، یہ کیسا بدتر دِن ہے؟ میں ڈر رہا ہوں کہ تیری طرف سے حسرت کے سوا میرے نصیب میں کچھ نہیں ہے۔

166- الٰہی، اپنے راست باز لوگوں کے طفیل ہمیں اس کج روی کے باوجود قبول فرما لے۔

167- الٰہی، میں اِن دو دعوؤں سے پناہ مانگتا ہوں، اور دونوں کے شر سے تیرے فضل کا طلب گار ہوں: یہ کہ میں گمان کروں کہ میں بذاتِ خود کوئی بڑی چیز ہوں، یا سوچوں کہ میرا تجھ پر کوئی حق ہے۔

168- الٰہی، اے ہر چیز کو جاننے والے، اور ہر کام کو بنانے والے، اور ہر شخص کے مالک، نہ کوئی تیرا شریک ہے، اور نہ ہی کوئی تجھ سے بے نیاز ہے، تُو اپنی حکمت سے کام پیدا کرتا ہے، اور اپنے کرم سے اسے سنوارتا ہے، یہ ناانصافی ہے نہ کھیل۔ الٰہی، بندے کو نہ تو تیرے کام کے سبب کا علم ہے اور نہ ہی تجھ پر کسی کا حکم چلتا ہے، اجر و سزا بھی تُو نے ہی بنائی اور نالہ و شیون بھی تیری ہی خواہش و منشا ہے۔ نہ کسی نے تجھ سے خواہش کی اور نہ تُو نے کسی سے پوچھا، سب کچھ تجھ سے ہی ہے، سب کچھ تُو ہی ہے اور بس "الا کل شیءِ ما خلا اللہ باطل"[1] (ہر چیز اللہ کے سوا باطل ہے)۔

169- الٰہی، جو شخص تجھ سے لَو لگاتا ہے اُسے دیوانہ کہتے ہیں، اور جو شخص اپنی ذات میں محو ہو جائے اُسے تجھ سے بیگانہ کہتے ہیں، چونکہ تُو خود جانتا ہے کہ یہ تو ایک طرح کی راگ الاپنے والی باتیں ہیں، ہدایت فرما کہ یہ سب عذر بہانہ ہیں۔

170- الٰہی، جس پرچم کو تُو نے بلند کیا ہے اسے سرنگوں نہ کر، اور چونکہ تُو آخر کار معاف کر دے گا لہٰذا ابتدا میں شرمندہ نہ کر۔

---

1 رسول اللہ (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کے صحابی لبید بن ربیعہ العامری کے اس شعر کا پہلا مصرع ہے:
الا کل شئی ما خلا اللہ باطل ۔ وکل نعیم لا محالۃ زائل، (www.adab.com)

171- الهی ، آمرزیدن مطیعان چه کار ست وکرمی که همه را نرسد چه مقدار است ؟

172- الهی ، چون دریای عنایت تو موج زند، خیانت که پیدا آید؟ و چون به چشم رحمت نگری ، گناه که نماید؟

173- الهی ، آفریدی رایگان و روزی دادی رایگان ، بیامرز رایگان که تو خدایی نه بازارگان .

174- الهی ، صحبت دوستان تو آب جانست و با غیر ایشان تاب جانست .

175- الهی ، این چه فضلست که با دوستان خود کرده ای ؟ که هر که ایشان را شناخت ترا یافت و هر که ترا یافت ایشان را شناخت .

176- الهی ، هر که را خواهی برافتد، گویی با دوستان تو درافتد .

177- الهی ، قصه ای بدین درازی ، من دریافتم به بازی بازی .

178- الهی ، تا دی بشناختم از غم فردا بگداختم .

179- الهی ، برآن روزی خندم که یافته می جستم ، دست و دل خویش از دانش بشستم ، به بینایی می نگریستم ، به مُردگی می زیستم .

180- خداوندا، تو ما را جاهل خواندی ، از جاهل جز از جفا چه آید؟ تو ما را ضعیف خواندی ، از ضعیف جز از خطا چه آید؟ خداوندا، برنتاوستن ما بانفس خود از آن ضعف انگار، و دلیری وشوخی ما از آن جهل انگار .

171- الٰہی، فرمانبرداروں کی بخشش بھی کوئی کام ہے، اور جس کرم سے سب فیضیاب نہ ہوں اس کی بھی کیا مقدار؟

172- الٰہی، جب تیری عنایت کا دریا موجزن ہو، خیانت کون کرے گا؟ اور جب تُو رحمت کی نگاہ سے دیکھے گا، گناہ کون کرے گا؟

173- الٰہی، تو نے بلا قیمت پیدا کیا اور بلا قیمت روزی دی، بلا قیمت بخشش فرما کیونکہ تُو خدا ہے تاجر نہیں۔

174- الٰہی، تیرے دوستوں کے ساتھ ہم نشینی آبِ جان ہے، اور اُن کے غیروں کے ساتھ ملنا عذابِ جان ہے۔

175- الٰہی، یہ کیسا فضل ہے کہ تُو نے اپنے دوستوں کے ساتھ کر دیا ہے، کہ جس نے اُنہیں پہچان لیا، تجھے پالیا اور جس نے تجھے پا لیا، اس نے اُنہیں پہچان لیا۔

176- الٰہی، جسے تُو گرانا چاہے تو اُسے کہہ دیتا ہے کہ وہ تیرے دوستوں کے ساتھ اُلجھ پڑے۔

177- الٰہی، اتنے طویل قصے کو میں کھیل ہی کھیل میں جان گیا۔

178- الٰہی، میں نے جونہی گزشتہ کل کو پہچانا تو آنے والے کل کے غم سے دِل گداز ہو گیا۔

179- الٰہی، اس دن پر ہنستا ہوں جب پائے ہوئے کو ڈھونڈ رہا تھا اور اپنے دست و دل کو عقل و دانائی سے بے تعلق کر لیا تھا۔ چشم بصیرت سے دیکھا تو مردہ زندگی بسر کر رہا تھا۔

180- اے خداوند، تُو نے ہمیں جاہل کہا، جاہل سے کیا ممکن جفا کے سوا؟ تُو نے ہمیں ناتواں کہا، ناتواں سے کیا ممکن خطا کے سوا؟ اے خداوند، اپنے نفس کا مقابلہ نہ کر سکنے کو ہماری ناتوانی کے باعث سمجھ اور ہماری دلیری اور شوخی کو جہالت کے باعث قیاس کر۔

181- الهی ، از جود تو هر مفلسی را نصیب است ، از کرم تو هر دردمندی را طبیب است ، از سعت رحمت تو هر کسی را بهره ایست ، از بسیاری صوب بر تو هر نیازمندی را قطره ایست ، بر سر هر مؤمن از تو تاجیست ، در دل هر محبّ از تو سراجیست ، هر شیفته ای را با تو سروکاریست ، هر منتظری را آخر روزی شرابی و دیداریست .

182- الهی ، جوی تو روان و مرا تشنگی تا کی ؟ این چه تشنگی ست وقدح ها می بینیم پیاپی .

183- الهی ، هرکه نه کشته ی خودیست ، مردارست ؛ مغبون اوست که نصیب او از دوستی گفتارست ، او را که این راه حال و دل به کارست ، او را با دوست چه کارست ؟

184- الهی ،تو آیینی و دوستان تو آینه ،آیین را در آینه بتوان دید هر آینه .

185- الهی ،آن که تو را نادیده پسندید برخود خندید . الهی ،آن که تو را به یک دیده دید ، او هیچ ندید ،آن که تو را دید جملگی او در دیده گشت ناپدید ، الهی ، هرکه از نگریستن تو باز آمد ، از آن بود که تو را به خود دید ، مسکین آن که تو را دید و ندید ، تو را به تو بایستی دید ، پیر آنست که راضیست بدان چه دیده ، عارف آنست که خود را گم کرد چون تو را دید ، دیده اینست وقصه ببرید .

181- الٰہی، تیرے جُود وسخا سے ہر مفلس فیض یاب ہوتا ہے، تیرا کرم ہی ہر دردمند کا طبیب ہے، تیری رحمت کی وسعت سے ہر ایک بہرہ مند ہے، تیری بخشش وعطا کی بہت سی اطراف سے ہر حاجت مند کو قطرہ مل رہا ہے۔ ہر مومن کے سر پر تیرا تاج ہے، ہر محبّ کے دِل میں تیری محبت کا چراغ ہے، ہر شیفتہ کو تجھ سے سروکار ہے، آخر کار ہر منتظر کی روزی تیری شرابِ وصل اور تیرا دیدار ہے۔

182- الٰہی، تیری ندّی رواں ہے مگر کب تک رہے گی میری تشنگی؟ یہ کیسی تشنگی ہے کہ مسلسل میری نظر پیالے پر ہے لگی ہوئی۔

183- الٰہی، جس کسی نے اپنی انا کو نہ مارا، وہ مردار ہے۔ غم زدہ وہ ہے کہ جس کے نصیب میں صرف اُس کی دوستی کی باتیں ہیں۔ جس کا ظاہر و باطن اس راستے پر گامزن ہے، اس کو دوست سے کیا کام؟

184- الٰہی، تو حسین وجمیل ہے اور تیرے دوست آئینہ ہیں، زیبائی اور خوبصورتی کو آئینہ میں بہر صورت دیکھا جاسکتا ہے۔

185- الٰہی، جس نے تجھے بغیر دیکھے پسند کیا وہ اپنے آپ پر ہنسا۔ الٰہی، جس نے تجھے آنکھ سے دیکھا، اُس نے کچھ بھی نہ دیکھا، جس نے تجھے دیکھا وہ اپنے مشاہدے میں تمام تر گم ہوگیا، الٰہی، جو تجھے دیکھنے سے باز آ گیا، وہ اس لئے کہ اس نے تجھے اپنے حوالے سے دیکھا تھا، قلاّش وہ ہے کہ جس نے تجھے دیکھ کر بھی نہ دیکھا، تجھ کو تیرے وسیلے سے دیکھنا چاہیے، کامیاب وہ ہے جس نے جو کچھ دیکھا اُس پر راضی ہے، عارف وہ ہے جو تجھے دیکھے اور اپنے آپ کو بھول جائے، بس مشاہدہ ایسا ہی ہوتا ہے قصہ مختصر۔

186- ای حجت را یاد، و انس را یادگار، خود حاضری، ما را جستن چه به کار.
الهی ، هرکس راامیدی وامید رهی دیدار، رهی رابه دیدارنه به مزد حاجتست نه با بهشت کار.

187- الهی ، به دست ما گروتمامست که درحکم تو نومیدی حرام است .

188- الهی ، سه چیز ما را کرامت کن ، صحت تن ، فراغت دل ، صفای وقت ، و سه چیز از ما دور دار، محرومی در وقت بار، رسوایی در وقت شمار، وخجلی در وقت دیدار. آه ، آه ازسر دوراه که مولی ازنهان ها آگاه.

189- الهی ، اگر در کمین سرتو به ما عنایت نیست ، سرانجام قصه ی ما جز حسرت نیست .

190- الهی ، چون از یافت تو سخن گو یند ، ازعلم خویش بگریزم ، برزهرهٔ خویش بترسم ، درغفلت آویزم ، نه درشک باشم ، اما خویشتن درغلطی افکنم تا دمی برزنم .

191- الهی ، عاجز وسرگردانم ، نه آن چه دارم دانم ونه آن چه دانم دارم .

192- الهی ، گفتی کریم ، امید بدان تمامست ؛ تا کرم تو درمیانست نا امیدی حرامست .

186- اے خدا، تُو حجّت و برہان کی نشانی ہے اور انس و محبت کی یادگار ہے، تُو خود حاضر ہے، ہماری جستجو کس کام کی۔ اِلٰہی، ہر شخص کی کوئی اُمید ہوتی ہے اور اس غلام کی اُمید ہے تیرا دیدار، غلام کو دیدار کی بدولت نہ تو مطلوب ہے اُجرت اور نہ ہی ہے بہشت سے کوئی سروکار۔

187- الٰہی، ہمارے ہاتھ مکمل طور پر بندھے ہوئے ہیں جب کہ تیرے حکم کے بارے میں نا امیدی حرام ہے۔

188- الٰہی، تین چیزیں ہمیں عنایت فرما: صحتِ بدن، فراغتِ دل اور اچھّا وقت۔ اور تین چیزوں کو ہم سے دور فرما: اپنی بارگاہ میں حاضری کے وقت محرومی سے، روزِ حساب رُسوائی سے، اور دیدار کے وقت شرمندگی سے۔ افسوس صد افسوس دو دِلی اور تذبذب پر کیونکہ مولا دِلوں کے بھید جانتا ہے۔

189- الٰہی، اگر تیرے راز کی تلاش میں تیری عنایت شامل نہیں تو بالآخر ہمارا معاملہ حسرت کے سوا کچھ نہ ہوگا۔

190- الٰہی، جب تیری شناخت کی بات ہوتی ہے، تو میں اپنے علم سے گریز کر لیتا ہوں، اپنی جسارت پر ڈرتا ہوں، اپنے آپ کو غفلت میں ڈال دیتا ہوں تا کہ شک و شبہ میں نہ رہوں، لیکن اپنے آپ کو غلطی میں اس لئے مبتلا کر دیتا ہوں تا کہ کہنے کی جرأت کر سکوں۔

191- الٰہی، میں عاجز اور سرگرداں ہوں، جو کچھ میرے پاس ہے نہ اس کے متعلق جانتا ہوں اور جو کچھ جانتا ہوں، وہ بھی میرے پاس نہیں ہے۔

192- الٰہی، تُو نے فرمایا کہ تُو کریم ہے، اس پر مجھے پوری امید ہے، جب تک تیرا کرم شاملِ حال ہے، نا امیدی حرام ہے۔

193- خدایا، نه شناخت تورا توان، نه ثنای تو را زبان، نه دریای جلال و کبریای تو را کران، پس تو را مدح وثنا چون توان؟

194- نشان یافت اجابت دوستی رضاست. افزایندهٔ آب دوستی وفاست. مایه‌ی گنج دوستی همه نور است، بار درخت دوستی همه سرورست، هرکه از دو گیتی جدا ماند، در دوستی معذورست. هرکه از دوست جزای دوست جوید ناسپاس است، دوستی، دوستی حقست، و دیگر همه وسواس است.

195- ای نزدیک تر به ما از ما، ومهربان تر به ما از ما، نوازندهٔ مابی ما، به کرم خویش نه به سزای ما، نه کار به ما، نه بار بطاقت ما، نه معالمت درخور ما، نه منت به توان ما، هرچه کردیم تاوان بر ما، هرچه تو کردی باقی بر ما. هرچه کردی به جای ما به خود کردی نه برای ما.

196- خداوندا، که به تو زنده ایم، هرگز کی می میریم؟، که به تو شادمانیم، هرگز کی اندوهگین بئیم؟ که به تو نازانیم، بی تو چون به سر آریم؟ که به تو عزیزیم، هرگز چون ذلیل شویم؟

197- الهی، زان تو می فزود وزان رهی می کاست، تا آخر همان ماند که اول بود راست.

193- اے خدا، تیری شناخت کی ہمت و طاقت ہے نہ تیری ثنا کے لئے زبان ہے، نہ تیری شانِ جلال و کبریائی کے سمندر کا کوئی کنارہ ہے، پھر تیری مدح و ثنا کیسے کی جائے؟

194- دوستی کے حصول کی قبولیت کی نشانی رضا ہے، آبِ دوستی کی افزائش کا موجب وفا ہے، دوستی کے خزانے کا سرمایہ تمام تر نور ہے، دوستی کے درخت کا ثمر تمام تر شادمانی و سرور ہے، جو بھی دونوں جہانوں سے لاتعلق ہو گیا، دوستی میں اس کی عذر خواہی قبول و مقبول ہے، جو کوئی دوست سے دوستی کا بدلہ مانگے وہ ناشکرا ہے، اصل دوستی حق تعالیٰ کی دوستی ہے، باقی سب وہم و وسواس ہے۔

195- اے ہم سے زیادہ ہمارے نزدیک، اور ہم سے زیادہ ہم پر مہربان، ہمارے مانگے بغیر ہمیں نوازنے والے، اپنے کرم کی بنا پر نہ کہ ہماری شائستگی و قابلیت کی بنا پر، نہ کام ہماری صلاحیت کے مطابق، نہ بوجھ ہماری طاقت کے مطابق، نہ معاملہ ہماری اہلیت کے مطابق، نہ احسان و کرم ہماری ہمّت کے مطابق، ہم نے جو کچھ کیا تاوان سمجھ کر کیا، تُو نے جو کچھ کیا وہ ہم پر قرض ہے، جو کچھ تُو نے ہمارے لئے کیا اپنی رضا سے کیا، نہ کہ ہماری خواہش سے۔

196- اے خداوند، چونکہ تیرے لئے زندہ ہیں، کبھی نہیں مریں گے، چونکہ تیرے لئے شاداں ہیں، کبھی غمگین نہیں ہوں گے، چونکہ ہم تجھ پر نازاں ہیں، تیرے سوا زندگی کیسے بسر کریں گے؟ چونکہ ہم تجھے عزیز ہیں، کبھی ذلیل نہیں ہوں گے۔

197- الٰہی، تیری طرف سے اضافہ ہو رہا تھا اور بندے کی طرف سے ہو رہی تھی کمی، آخر کار وہی باقی بچا جو اِبتدا سے تھا صحیح۔

198- الهی، آن کس که زندگانی وی تویی، او کی بمیرد؟ وآن کس که شغل وی تویی، شغل به سر کی برد؟ ای یافته و یافتنی، نه جز از شناخت تو شادی، نه جز از یافت تو زندگانی، زندهٔ بی تو چون مردهٔ زندانی، وصحبت یافته با تو، نه این جهانی نه آن جهانی.

199- ملکا، اگر دوستم، عتاب از میان بردار، و اگر مهمانم، مهمان را نیکو دار.

200- الهی، همه را از خود رهایی ده، همه را به خود آشنایی ده، همه را از مکر شیطان نگاه دار، همه را از فتنهٔ نفس آگاه دار.

201- الهی، از آن جا که بودیم برخاستیم، لکن به آن جا نرسیدیم که می خواستیم.

202- کریما، میان ما با تو، داور تویی، آن کن که سزای آنی.

203- الهی، راز کسی را که خود خواندی ظاهر مکن و جرمی که خود پوشیدی.

204- الهی، خفته ام و به دل رفتن را می سگالم، زهر می خورم واز درد نمی نالم.

205- الهی، از بخت بدخود می پرهیزم واز بودنی کجا گریزم و به درمان این درد چه گونه آمیزم؟ گاه گویم که خاک بر سر ریزم و گاه چون غریق به هر چیز درآویزم.

198- الٰہی، وہ شخص جس کی زندگی تُو ہی ہے، وہ کب مرتا ہے؟ اور وہ شخص جس کا مشغلہ تُو ہی ہے، وہ اس مشغلے کو کب ترک کرتا ہے؟ اے شناخت شدہ اور شناخت کے لائق۔ نہ تیری شناخت کے سوا کوئی خوشی ہے اور نہ ہی تیرے پانے کے سوا کوئی زندگی ہے، تیرے بغیر زندہ، مردہ قیدی کی طرح ہے، اور جس کو تیرا قرب نصیب ہو، اس کے لئے یہ دنیا اہم ہے نہ وہ دنیا۔

199- اے شہنشاہ، اگر میں تیرا دوست ہوں تو عتاب وقہر کا خاتمہ فرما دے، اور اگر میں تیرا مہمان ہوں، تو مہمان کا پاس رکھ لے۔

200- الٰہی، ہم سب کو خود پسندی سے رہائی دلا، سب کو اپنی آشنائی عطا فرما، سب کو شیطان کے مکر سے محفوظ فرما، سب کو نفس کے فتنے سے آگاہ فرما۔

201- الٰہی، جہاں میں تھا وہاں سے اُٹھ کھڑا ہوا، مگر وہاں تک نہ پہنچا جہاں میں چاہتا تھا۔

202- اے کریم، ہمارا معاملہ تجھ سے ہے۔ تو ہی منصف و داور ہے۔ وہی کر جو تیرے شایانِ شان ہے۔

203- الٰہی، جس کسی کے راز کو تُو خود ہی جانتا ہے اور جس جرم کو تُو نے خود ہی چھپایا ہے اسے ظاہر نہ کر۔

204- الٰہی، میں خوابِ غفلت میں پڑ گیا ہوں اور دل ہی دل میں جانے کے بارے میں سوچ رہا ہوں، زہر پی رہا ہوں مگر درد سے آہ وفغاں نہیں کرتا۔

205- الٰہی، میں اپنے بُرے نصیب سے پناہ مانگتا ہوں لیکن ہونی سے کہاں بھاگ سکتا ہوں؟ اور اس درد کے درماں کے ساتھ کیسے سمجھوتا کر سکتا ہوں؟ کبھی کہتا ہوں کہ خاک اپنے سر میں ڈال لوں اور کبھی ڈوبتے شخص کی طرح سہارے کے لئے ہاتھ پاؤں ماروں۔

206- الهی ، پس هر وادی بخت خود را خواندم و از نا یافتن متحیر ماندم .

207- الهی پنهان از خود در تو می زارم ، حجاب می بینم و کشف می پندارم .

208- الهی ، هر روزی که بر آید ناکس ترم و هر قدمی که بردارم واپس ترم ، ترسم که روزگار خویش در سر آواز طبل تهی کردم و آب بندگی پیشو از آزادی بردم ، نه کس را از علت من نشان ، و نه این دردمرا پیش کس درمان .

209- الهی ، یک چند خدمت تو ورزیدم ، چون تو را بشناختم خاموشی گزیدم ، چون عیان پدید آمد از بیان پرداز یدم .

210- الهی ، من چون بیگانگان نگویم که کجایی ، و چون مزدوران نگویم که که رایی ؟ آن آینه که تو در آن پیدایی از آن منست ، بل خودمنم ، پس تو از من نه جدایی . آن چه منصور گفت من گفتم ، او آشکار گفت من نهفتم .

211- الهی ، حاضری ، چه جویم ، ناظری ، چه گویم ؛ می بینی و می دانی و بر آوردن می توانی .

212- الهی ، کار جز خم و پیچ و تاب ندارد ، اما بپذیر که الف هیچ ندارد .

213- الهی ، رهی را می خوانی و در راه چاه ، اگر اندر افتد رهی را چه گناه ؟

206- الٰہی، میں نے وادی وادی اپنے بخت کو پکارا اور اسے نہ پا کر حیران ہو کر رہ گیا۔

207- الٰہی، میں اپنے آپ سے چھپ کر تیرے سامنے روتا ہوں، حجاب کو دیکھتا ہوں اور اسے کشف سمجھتا ہوں۔

208- الٰہی، آئے دن ناکارہ تر ہو رہا ہوں، اور جو قدم بھی اٹھاتا ہوں وہ الٹا ثابت ہوتا ہے۔ ڈر رہا ہوں کہ میں نے اپنے وقت کو کھوکھلے نقارچیوں کے پراپیگنڈا میں صرف کر دیا اور آزادی کے سامنے بندگی کو رسوا کیا، نہ تو کسی کو میری بیماری کا پتہ ہے اور نہ ہی میرے اس درد کا کسی کے پاس علاج ہے۔

209- الٰہی، میں نے کچھ عرصہ کیلئے تیری خدمت گاری کی، جب میں نے تجھے پہچانا تو خاموشی اختیار کر لی، جب حقیقت آشکار ہوگئی تو اس کو بیان کرنا شروع کیا۔

210- الٰہی، میں غیروں کی طرح نہیں کہتا کہ تُو کہاں ہے؟ اور نہ ہی مزدوروں کی طرح یہ کہتا ہوں کہ تُو کس کا ہے؟ جس آئینہ میں تُو عیاں ہوتا ہے وہ میرا ہے، بلکہ میں خود ہوں، پس تُو مجھ سے جُدا نہیں ہے۔ جو کچھ منصور نے کہا میں نے بھی وہی کہا، اس نے اعلانیہ کہا اور میں نے کہا چھپا کر۔

211- الٰہی، تُو موجود ہے، میں کیا تلاش کروں، تُو ناظر ہے، میں کیا کہوں۔ تُو دیکھتا اور جانتا ہے اور حاجت روائی کی قدرت بھی رکھتا ہے۔

212- الٰہی، میرا کام بے قراری اور پیچ و تاب کھانے کے سوا کچھ نہیں ہے، لیکن تُو قبول فرما کہ الف (انصاری) کے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔

213- الٰہی، تو بندے کو بلاتا ہے اور راستے میں گڑھا ہے، اگر اس میں گر جائے تو بندے کا قصور کیا ہے؟

214- الهی ، جان من به جستن تو بر پایست ، من نظاره گرم تا تو را چه رای است .

215- الهی ، پرسیدم وفرا هیچ نرسیدم ، نه رستم و نه رستگاران را دیدم .

216- الهی ، کان حسرتست این تن من ، مایهٔ درد و غمست این دل من ، می نیارم گفت کاین همه چرا بهرهٔ من .

217- الهی ، این سوز ما امروز درد آمیزست ، نه طاقت به سر بردن نه جای گریزست .

218- الهی ، این چه تیغست که چنین تیزست ؟ نه جای آرام و نه جای پرهیزست .

219- الهی ، آن چه ناخواسته یافتنیست ، خواهندهٔ بدان کیست ؟ و آن چه از پاداش برترست ، سؤال در جنب آن چیست ؟ پس هر چه از باران منت است ، بهار آن دمی است و هر چه از تعرض وسؤالست از رهی مستمند یست .

220- الهی ، دانش وکوشش محنت آدمی است ، و بهرهٔ یکی از تو به سزا کرد ازلیست .

214- الٰہی، میری جان تیری تلاش میں ہے ہمہ تن لگی ہوئی، میں دیکھ رہا ہوں کہ کیا ہے تیری مرضی۔

215- الٰہی، میں نے سوال کیا مگر کسی نتیجہ تک نہ پہنچا، نہ نجات پائی اور نہ ہی نجات پانے والوں کو دیکھا۔

216- الٰہی، یہ میرا تن کانِ حسرت ہے، یہ میرا دل دردوغم میں ڈوبا ہے، میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ سب کچھ میرے لئے کیوں ہے۔

217- الٰہی، یہ میرا سوز وتپش آج درد آمیز ہے، اسے انجام تک پہنچانے کی طاقت ہے، نہ کہیں بھاگنے کا ٹھکانہ ہے۔

218- الٰہی، یہ کیسی تلوار ہے جو اتنی تیز ہے کہ کہیں آرام کی جگہ ہے اور نہ ہی جائے پناہ۔

219- الٰہی، جو چیز مانگے بغیر مِل جائے، اس کا کون خواہش مند ہوگا؟ اور جو چیز صلہ سے برتر و بہتر ہو، اس کے متعلق سوال کیسا؟ پس جو کچھ بھی احسان مندی کی بارش کے باعث ہے، اس کی بہار چند لمحوں کے لئے ہے اور جہاں تک اعتراض وسوال کا تعلّق ہے وہ اس بے نوا غلام کی طرف سے ہے۔

220- الٰہی، دانش اور کوشش انسان کی اپنی محنت ہے، اور تیری طرف سے ہر عمل کی جزائے خیر ازلی ہے۔

221- الهی ، این همه نواخت از تو ، بهرهٔ ماست ، که در هر نفسی چندین سوز و نور عنایت تو پیداست ؛ چون تو مولی که راست ؟ و چون تو دوست کجاست ؟ و آن صفت که تویی جز این نه رواست ، این خود پیغامست و خلعت برجاست .

222- الهی ، نه به چرایی کار تو ، بنده راعلم و نه برتو کس را حکم ، سزاها تو ساختی ، ونواها تو خواستی ، نه ازکس به تو ، نه ازتو به کس ، همه ازتو به تو ، همه تویی بس .

223- الهی ، ای سزای کرم وای نوازندهٔ عالم ، نه با جز تو شادیست نه با یاد تو غم ، خصمی و شفیعی و گواهی وحکم ، هرگز بینما نفسی با مهرتو بهم ، آزادشده از بند وجود وعدم ، بازرسته از زحمت لوح وقلم ، درمجلس انس قدح شادی بردست نهاده دمادم .

224- الهی ، هرچه داشتم درباختم ، و هرچه نداشتم بینداختم ، درکشتی نشستم وغبن بشناختم .

225- خداوندا به نشانت بینندگانیم ، به نامت زندگانیم ، به فضلت شادانیم ، به مهرت نازانیم ، مست مهراز جام تو ماییم ، صید عشق در دام تو ماییم .

226- الهی ، همه تو ، ما هیچ ، سخن اینست برخود مپیچ .

221- الٰہی، ہم پر تیری اتنی زیادہ عنایتیں ہیں، کہ ہر سانس کے ساتھ تیری عنایتوں کا بے پناہ سوز و گداز اور نور ہویدا ہے، تیرے جیسا مولیٰ کون ہے؟ اور تیرے جیسا دوست کہاں ملتا ہے؟ اور جن اوصاف کا تُو حامل ہے ان کے سوا کوئی صفت مناسب نہیں، یہ بجائے خود ایک پیغام ہے اور یہ ایک خلعتِ فاخرہ ہے۔

222- الٰہی، نہ تو تیرے کام کے سبب کا بندے کو علم ہے اور نہ تیرے اوپر کسی کا حکم چلتا ہے، اجر و جزا بھی تُو نے مقرر کیئے ہیں، سہولتیں بھی تُو نے عطا کی ہیں، نہ تُو کسی سے پیدا ہوا ہے، اور نہ تجھ سے کوئی پیدا ہوا ہے، سب کچھ تجھ سے ہی ہے، سب کچھ تُو ہی ہے اور بس۔

223- الٰہی، شانِ کریمی والے اور اے دنیا و جہان کو نوازنے والے، نہ تیرے سوا کوئی خوشی ہے، نہ تیری یاد کے ہوتے ہوئے کوئی غم، تُو ہی آقا و مالک ہے، تُو ہی شفاعت کرنے والا ہے، تُو ہی گواہ و شاہد ہے اور تُو ہی داور و منصف ہے، کوئی نفس ایسا نظر نہیں آتا جو تیری محبت کے ساتھ ہم آہنگ ہو، جو وجود اور عدم کی قید سے آزاد ہو، جو لوح و قلم کی زحمت سے رہائی یافتہ ہو، اور جو اِنس و محبت کی محفل میں جامِ شادمانی متواتر ہاتھ میں لئے ہوئے ہو۔

224- الٰہی، جو کچھ میرے پاس تھا، میں نے ہار دیا، اور جو کچھ میرے پاس نہیں تھا وہ بھی پھینک دیا، کشتی میں سوار ہوں اور دھوکے بازی کو پہچان لیا ہے۔

225- اے خداوند ہم تیری نشانیوں کو دیکھنے والے ہیں، تیرے نام سے ہم زندہ ہیں۔ تیرے فضل پر ہم شاداں ہیں، تیری محبت پر ہم نازاں ہیں، تیرے جامِ محبت سے ہم سرمست ہیں، تیرے دامِ عشق میں ہم گرفتار ہیں۔

226- الٰہی، سب کچھ تُو ہی ہے، ہم کچھ بھی نہیں، بات اتنی سی ہے۔ تو پیچ و تاب نہ کھا۔

227- الهی ،من چه اهل خواست و درخواستم که از ننگ بود خویش بکاستم ،سر عنایت به دست کفایت ، نه من پیراستم ، گر گنج عز در خراب عجز می نهی ، من بدین راستم ، کریما روز آخر حق خویش مخواه ، چون من روز اول بود خویش نخواستم .

228- الهی ، هیچم ، از هیچ چه خیزد و چه ریزد ، باش تا فردا دست در کرم آویزد .

229- الهی ، تا از مهر تو اثر آمد ، همه مهر ها سر آمد .

230- الهی ، به فضل خویش وافی و به شکر خویش مشکور ، به علم تو عارف نزدیک واز وهمه کس دور .

231- الهی ، نه دل تو را دریابد نه دیده ، پس اقصار کنیم بر شنیده .

232- الهی ، یاد تو میان دل و زبانست و مهر تو در میان سر و جان ، یافت تو زندگانی جانست ور ستخیز نهان . ای ناجسته یافته و دریافته نادریافته ، یافت تو روزست که خود بر آید ناگهان . او که تو را یافت نه به شادی پردازد نه به اندهان .

233- الهی ، اگر بانگ کنم گویی که دعویست و اگر خاموش نشینم گویی که بی معنیست .

227- الٰہی، میں نے کون سی خواہش اور تمنا کی تھی کہ اپنے وجود کی شرم ساری سے اپنی قدر و قیمت گھٹا لی ہے۔ عنایت کا راز تیرے کارساز ہاتھوں میں ہے، میں نے تو اُسے آراستہ و پیراستہ نہیں کیا، اگر تُو عزت و احترام کا خزانہ عاجزی کے کھنڈر میں چھپا کر رکھتا ہے، تو میں اس کا مستحق ہوں، اے کریم، روزِ آخر اپنا حق طلب نہ کرنا، اس لئے کہ روزِ اوّل میں نے اپنے وجود کی خواہش نہیں کی تھی۔

228- الٰہی، میں ناچیز ہوں، ناچیز کیا کارِ نمایاں کرسکتا ہے، اے عبداللہ اس وقت تک صبر کر کہ تو اس کی بخشش و عنایت کا مستحق ہوجائے۔

229- الٰہی، جونہی تیری محبت نے اثر دکھایا، اسی وقت باقی سب محبتیں ختم ہوگئیں۔

230- الٰہی، اپنے فضل و کرم کا وعدہ کامل فرما اور ہمیں اپنا شکر گزار بنا، تیری آگاہی کی بدولت عارف تو نزدیک ہوجاتا ہے لیکن سب لوگ اُس سے دور ہوجاتے ہیں۔

231- الٰہی، نہ تو دِل تیرا ادراک کرسکتا ہے اور نہ آنکھیں تیرا دیدار، پس سُنی سنائی ہی پر اکتفا کریں۔

232- الٰہی، تیری یاد دل و زبان میں ہے اور تیری محبت سر و جان میں ہے، تیری تلاش حیاتِ جاں ہے، اور نجاتِ پنہاں ہے۔ اے بغیر تلاش کے مل جانے والے، اور پا کر بھی نہ پائے جانے والے، تیری شناخت دِن کی طرح ہے جو خود بخود ناگہاں نکل آتا ہے۔ جس نے تجھے پالیا نہ تو وہ خوشی مناتا ہے اور نہ غم۔

233- الٰہی، اگر فریاد کروں تو تُو کہتا ہے کہ یہ تو دعویٰ کرنے والی بات ہے اور اگر خاموش بیٹھا رہوں تو تُو کہتا ہے کہ یہ بے معنی سی بات ہے۔

234- الهی ، درگذار که بدکرده ایم، آزرم دار که آزرده ایم.

235- الهی ، تو ساز که از این معلولان شفا نیاید، تو گشای که ازین ملولان کاری نگشاید.

236- الهی ، دل رفته و دوست یافته پادشاهیست ، بی دل و دوست زیستن گمراهیست.

237- الهی ، اگر نه از تو آغاز این کارستی ، لاف مهر تو هرگز که یارستی ؟ اگر نه تو را حدیث این خواستی ، پسر عمران به طلب ارنی کی برخاستی ؟

238- الهی ، به آن نشانه های روشن راست که او از تو داد، و به آن ثناهای نیکو که او گفته بر تو ، و به آن سخن ها که ملقی از تو بودی او را که : غایت و نهایت ما به ماده و وقت ما به ماده ، و زندگانی ماده و زندگانی ده به ما.

239- الهی ، اگر کوشم که خویش را بپوشم برهنه مانم و اگر جهد کنم که به سعی خویش از تو چیزی یابم ، بی بهره مانم ، تا کدام داغ کردی من آن چنانم ، تا به کدام نام خواندی من آنم.

240- الهی ، از خود ، بر چون خوریم که دشمن خویشیم ، و بر خود چه سود جوئیم که در خون خویشیم ؟ نه آن خویشیم و نه آزاد از خویشیم و سزای خویشیم.

241- الهی ، بنده جرم کرد ، خسته دل و آلوده دامن شد ، منادی کرم تو آواز داد که نصیب معیوبان با من شد ، رحمت سبقت گرفت و فضل و کرم ضامن شد ، تا لاجرم سگی آن سبع راثامن شد.

234- الٰہی، معاف فرما کہ ہم نے بُرا کیا، ہماری آبرو رکھنا کہ ہم آزردہ ہیں۔

235- الٰہی، تُو خود ہی چارہ گری فرما کیونکہ اِن معذوروں کو ملتی نہیں شفا، تُو ہی عقدہ کُشائی فرما کہ اِن آزردہ دِل لوگوں سے یہ عُقدہ نہیں کھُلتا۔

236- الٰہی، جس نے دِل دے کر دوست کو پالیا وہ بادشاہ ہے، بغیر دِل اور دوست کے جینا گمراہی ہے۔

237- الٰہی، اگر تجھ سے اس کام کا آغاز نہ ہوتا تو کس کی جرأت تھی کہ تیری محبت کا دم بھرتا؟ اگر تُو یہ بات نہ چاہتا تو فرزندِ عمران کب "اَرِنیِ"[1] (اے میرے رب مجھے اپنا دیدار کرا) کی طلب کرتا؟

238- الٰہی، اِن واضح اور سچی نشانیوں کے طفیل جو اُنہوں نے (رسولِ اکرم ﷺ) تیرے متعلق بتائیں، اور اُن عمدہ تعریفوں کے صدقے جو اُنہوں نے تیرے لئے کہیں اور ان باتوں کے طفیل جو تُو نے انہیں القا کیں، ہمارا مقصد و مقصود ہمیں عطا فرما، ہمیں عزّت و سربلندی عطا فرما، ہمیں ہماری زندگی اور وسائلِ زندگی عطا فرما۔

239- الٰہی، اگر اپنے آپ کو ڈھانپنے کی کوشش کرتا ہوں تو برہنہ رہ جاتا ہوں اور اگر اس بات کی جدوجہد کروں کہ اپنی محنت سے تجھ سے کوئی چیز حاصل کروں، تو محروم رہتا ہوں، تُو نے جو بھی نشان لگایا میں وہی ہوں، تُو نے جس نام سے پکارا میں وہی ہوں۔

240- الٰہی، ہم اپنے آپ سے ایسا سلوک کرتے ہیں جیسا کہ ہم اپنے ہی دشمن ہیں، لہٰذا ہم اپنے آپ سے کیا فائدہ اٹھائیں کہ ہم اپنے ہی خون کے درپے ہیں؟ نہ ہم اپنے ہیں، اور نہ اپنے آپ سے آزاد ہیں اور نہ ہی اپنے آپ کے قابل ہیں۔

241- الٰہی، بندے نے جرم کیا، آزردہ دِل اور آلودہ دامن ہوگیا، تیرے کرم کی منادی نے آواز لگائی کہ عیب داروں کے نصیب میں نے اپنے ذمہ لے لئے ہیں، رحمت نے سبقت لی اور فضل و کرم ضامن بن گیا۔ حتیٰ کہ بالآخر کتّا ان سات کے ساتھ آٹھواں ہوگیا۔[2]

---

1 قرآنِ کریم، سورۃ الاعراف (7)، آیت نمبر 143
2 قرآنِ کریم، سورۃ الکہف (18)، آیت نمبر 22

242- الهی ، هرگاه به خود نگرم گویم از من زار تر کیست ؟ گاهی به تو نگرم ، گویم از من بزرگوار تر کیست ؟

243- الهی ، آب عنایت تو به سنگ رسید ، سنگ بار گرفت ، سنگ درخت رویانید ، درخت میوه و بار گرفت ؛ درختی که بارش همه شادی ، طعمش همه انس ، بویش همه آزادی ؛ درختی که بیخ آن در زمین وفا ، شاخ آن بر هوای رضا ، میوهٔ آن معرفت و صفا ، حاصل آن ، دیدار و لقا .

244- الهی ، گل بهشت در نظر دوستان تو خار است و جویندهٔ تو را بهشت چه کار است .

245- الهی ، اگر چه بهشت چشم و چراغست ، بی دیدار تو ، درد و داغست .

246- الهی ، گریخته بودم ، تو خواندی ، ترسیده بودم ، بر خوان تو نشاندی ، در آغاز می ترسیدم که مرا بگیری به بلای خویش ، اکنون می ترسم که بفریبی به عطای خویش .

247- الهی ، من به حور و قصور ننازم ، اگر نفسی با تو پردازم ، از آن هزار بهشت بر سازم .

248- الهی ، دعا به درگاه تو لجاجست ، چون دانی که بنده به چه محتاجست .

249- الهی ، اگر من درگرفتم تو خام کن و اگر درگرفتی تمام کن .

242- الٰہی، جب اپنی ذات کو دیکھتا ہوں تو کہتا ہوں کہ مجھ سے بھی کمزور اور ضعیف کوئی ہوگا؟ جب تجھے دیکھتا ہوں تو کہتا ہوں کہ تجھ سے برتر و والاتر کون ہوگا؟

243- الٰہی، تیری عنایت کا پانی پتھر تک پہنچا، پتھر بار آور ہوا، پتھر سے درخت اُگا، درخت پھل دار ہوا، ایسا درخت جس کا پھل تمام تر شادمانی، جس کا ذائقہ تمام تر انس و محبت، جس کی خوشبو تمام تر آزادی ہے، وہ درخت کہ جس کی جڑیں زمینِ وفا میں، جس کی شاخ رضا کی فضا میں، جس کا پھل خداشناسی اور پاکبازی اور جس کا حاصل دیدار و ملاقات ہے۔

244- الٰہی، تیرے دوستوں کی نظر میں بہشت کا پھول کانٹے کی طرح ہے اور تیرے متلاشی کو بہشت سے کیا غرض۔

245- اگرچہ بہشت بہت عزیز ہے لیکن تیرے دیدار کے بغیر وہ سوز و درد ہے۔

246- الٰہی، میں بھاگ گیا تھا لیکن تُو نے بلا لیا، میں ڈرا ہوا تھا، تُو نے دسترخوان پر بٹھایا۔ شروع میں ڈرتا تھا کہ تُو اپنے عذاب میں مجھے پکڑ لے گا، اب ڈرتا ہوں کہ تُو اپنی عطا کے باعث مجھے کسی مغالطے میں نہ مبتلا کر دے۔

247- الٰہی، میں حور و قصور پر نازاں نہیں ہوں، اگر ایک لمحہ بھی تیرے ساتھ تعلق قائم ہو جائے تو میں اُس سے ہزار بہشت بنالوں۔

248- الٰہی، تیرے در پر دعا مانگنا محض لجاجت ہے کیونکہ تُو جانتا ہے کہ بندے کو کس چیز کی حاجت ہے۔

249- الٰہی، اگر میں نے کہیں ناراضگی کا اظہار کیا ہے تو تُو نرمی سے کام لے اور اگر تُو ناراض ہے تو ناراضگی کو ختم کر دے۔

250- الهی ،قومی تو را به مرگ می جویند و قومی از خواب ، جزای آن کس اینست که تو را جست در اسباب ، مرگ ، همه گومیست وخواب سراب ،حق به خودی خود حاضرست ،تو پیش خود در حجاب .

251- الهی ، رحمت ، صفت وعقوبت ،کار توست ، در صفت قیومی و در کار نومیدی به اختیار دعوی بگدار اگرخواهی به معنی رسی ، دنیا بگدار به عقبی رسی .

252- کریما آن خود رسان که آن ما برسید .

253- الهی ، دلی ده که در کار تو جان بازیم ، جانی ده که کار آن جهان سازیم ، تقوایی ده که دنیا را امام نبریم ، روحی ده که از فیض تو برخوریم ، دانایی ده که از راه نیفتیم ، بینایی ده که در چاه نیفتیم ، دست گیر که دست آویز نداریم ، بپذیر که پای گریز نداریم .

254- الهی ، هرکس را ولایت ومرا پاسبانی ، هرکس را ندایی ومرا به ده وانی ، درد هرکس از مرگ ، وآن من از زندگانی ، ومحنت هرکس روزی ، وآن من جاودانی .

255- الهی ،آن چه برسرما آمد ، برسرکس نیاید ، دیده ای که به نظاره ی تو آید ، هرگز باز پس نیاید .

250- الٰہی، کچھ لوگ تجھے موت میں تلاش کرتے ہیں اور کچھ لوگ خواب میں، جس شخص نے تجھے اسباب میں ڈھونڈا اس کی یہی پاداش ہے، موت صرف باتیں ہیں اور خواب ہے سَراب، حق تو خود حاضر و موجود ہے، تُو خود ہی ہے اپنا حجاب۔

251- الٰہی، رحمت تیری صفت اور سزا و جزا تیرا کام ہے، تُو اپنی صفت میں قیّوم ہے، (اے بندے) اگر تُو حقیقت تک پہنچنا چاہتا ہے تو اپنے کام کے سلسلے میں نا اُمیدی کو ایک فضول بات سمجھ، دنیا کو ترک کر دے تا کہ تُو اپنی آخرت سنوار سکے۔

252- اے کریم تو اُپنی جانب سے ہم پر کرم فرما کیونکہ ہمارا کِیا تو ہمارے سامنے ہے آ چکا۔

253- الٰہی، ایسا دِل دے کہ تیری راہ میں جان نثار کر دیں، ایسی جان دے کہ جس سے اُس جہان کے لئے کچھ کر سکیں۔ ایسا تقویٰ دے کہ دنیا کو اپنا پیشوا نہ بنائیں، ایسی روح دے کہ جس سے تیرا فیض پا سکیں۔ ایسی دانائی دے کہ راستے سے نہ بھٹکیں۔ ایسی بینائی دے کہ جس سے کنویں میں نہ گریں۔ ہاتھ تھام لے کہ تیرے سوا کوئی سہارا نہیں ہے۔ ہمیں قبول کر لے کہ ہمارے پاس بچنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔

254- الٰہی، ہر کسی کے لئے تو حکمرانی ہے اور میرے لئے پاسبانی، ہر کسی کو بلاوا آیا ہے اور میرے لئے نگہبانی، ہر ایک کا دُکھ موت ہے اور میرا درد ہے زندگانی، ہر کسی کا دکھ کچھ دن کا اور میرا دکھ ہے جاودانی۔

255- الٰہی، جو کچھ ہم پر بیتی کسی کے ساتھ نہ ہو، وہ آنکھ کہ جس نے تیرا دیدار کر لیا، وہ ہرگز واپس نہیں آتی۔

256- الهی ، از خود در رسان که از ما بر سید، کشتی صبر شکست ولباس آرام درید .

257- الهی ، آن جا که تویی ، دردمند تو به درد شادست ، بندهٔ در بند تو عزیز تر از آزاد است .

258- الهی ، گر زارم در تو زاریدن خوشست ، ورنازم در تو نازیدن خوشست .

259- الهی ، شاد بدانم که بر درگاه تو می زارم ، برامید آنکه روزی درمیدان فضل به تو نازم ، تو من فا پذیری و من با تو پردازم ، یک نظر درمن نگری و دو گیتی به آب اندازم .

260- الهی ، بنده با حکم ازل چون برآید وآنچه ندارد چه باید، جهد بنده چیست ؟ کار خواست تو دارد، بنده به جهد خویش نجات خویش کی تواند؟

261- الهی ، کاش عبدالله خاک بودی تا نامش از دفتر جهان پاک بودی .

262- الهی ، همه از تو ترسند و عبدالله از خود زیرا که از تو همه نیکی آید واز عبدالله همه بد .

263- الهی ، اگر همه عالم باد گیرد، چراغ مقبل کشته نشود و اگر همه جهان آب گیرد ایاغ مدبر شسته نشود .

264- الهی ، اگر چه نور در عبادتست ، اما کار به عنایتست .

256- الٰہی، اپنی جناب سے ہماری اس بداعمالی کو ختم کر دے جو ہم سے سرزد ہوئی ہے۔ صبر کا دامن ہاتھ سے چھوٹ چکا ہے اور چین و آرام بھی کھو بیٹھے ہیں۔

257- الٰہی، جہاں تُو ہوتا ہے وہاں تیرا دردمند، درد میں بھی شاد رہتا ہے، تیرا اسیر بندہ آزاد آدمی سے زیادہ عزیز و بہتر ہے۔

258- الٰہی، اگر نالہ و فریاد کروں تو تیری درگاہ پر نالہ و فریاد کرنا اچھا لگتا ہے اور ناز کروں تو تجھ پر ناز کرنا اچھا لگتا ہے۔

259- الٰہی، یہ میری خوشی ہے کہ اس امید پر تیری درگاہ پہ نالہ و فریاد کر رہا ہوں کہ ایک دن تیرے فضل پر مجھے ناز ہوگا۔ تُو مجھے قبول کر لے تاکہ میں تجھ میں ہی مشغول رہوں۔ اگر ایک نگاہِ کرم مجھ پر ہو تو میں دونوں جہانوں کو بھول جاؤں۔

260- الٰہی، بندہ حکم ازلی کے سامنے کیا کر سکتا ہے اور جو چیز اس کے پاس نہ ہو تو وہ کیا کر سکتا ہے، بندے کی کوشش کیا معنی رکھتی ہے؟ اصل بات تو تیری منشا کی ہے، بندہ اپنی سعی و کوشش سے کب نجات پا سکتا ہے؟

261- الٰہی، کاش عبداللہ خاک ہوتا، تاکہ اس کا نام اس دنیا کی بیاض سے مٹ گیا ہوتا۔

262- الٰہی، سب تجھ سے ڈرتے ہیں اور عبداللہ اپنے آپ سے، کیونکہ تیری جانب سے سب اچھائی ملتی ہے اور عبداللہ کی طرف سے سب بُرائی۔

263- الٰہی، اگر سارا جہان بھی ہوا بن جائے تو بھی قبولیت کا چراغ نہیں بجھ سکتا اور اگر سارا جہان پانی سے بھر جائے تو بھی الٹا پیالہ نہیں بھر سکتا۔

264- الٰہی، اگرچہ عبادت میں روشنی ہے لیکن کام تیری عنایت کے طفیل بنتا ہے۔

265- الهی ، ابوجهل از کعبه می آید و ابراهیم از بتخانه، کار به عنایت بود، باقی بهانه .

266- الهی ، توانگران به زر و سیم سازند و درویشان به « نحن قسمنا » سازند .

267- الهی ، اگر چه گناه من افزونست اما عفو تو از حد بیرونست . الهی ، اگر مجرمم مسلمانم و اگر بدکرده ام پشیمانم .

268- الهی ، چه خوش روزگاریست روزگار دوستان تو با تو ، چه خوش بازاریست بازار عارفان در کار تو ، چه آتشین است نفس های ایشان در یاد کرد و یاد داشت تو ، چه خوش دردیست درد مشتاقان در سوز شوق و مهر تو ، چه زیباست گفت و گوی ایشان در نام و نشان تو .

269- عبدالله در الله نداند هیچ ، حق اینست که گفتم بیش مپیچ .

270- ملکا ، یاد تو دل را زنده کرد و تخم مهر افکند ، درخت شادی رویانید و میوهٔ آزادی داد . چون زمین نرم باشد و تربت خوش و طینت قابل تخم ، جز شجرهٔ طیبه از آن نروید و جز عبهر عهد بیرون ندهد .

265- الٰہی، ابو جہل کعبے سے آیا اور ابراہیم بت خانے سے۔ یہ سب تیری عنایت کا نتیجہ تھا، باقی سب بہانے تھے۔

266- الٰہی، اُمراء اپنے مال و دولت سے کام بنا لیتے ہیں اور درویش اپنے کام ''نَحْنُ قَسَمْنَا''[1] (ہم نے تقسیم کیا) سے بناتے ہیں۔

267- الٰہی، اگر چہ میرے گناہ بہت زیادہ ہیں لیکن تیرا عفو و درگزر حد سے زیادہ ہے۔ الٰہی، اگر چہ میں مجرم ہوں، مگر مسلمان ہوں اور اگر میں نے بُرا کیا ہے تو اس پر پشیمان ہوں۔

268- الٰہی، کتنا اچھا وقت ہوگا تیرے دوستوں کا تیرے ساتھ، کتنا اچھا بازار ہوگا تیرے متعلق عارفوں کا بازار، کیا پُر جوش لمحات ہوتے ہیں اُن کے جب وہ تجھے یاد کرتے ہیں اور تیرا ذکر کرتے ہیں، کیا اچھا درد ہے عشاق کا، جو وہ تیرے سوزِ شوق اور محبت میں سہتے ہیں، کتنی خوبصورت ہوتی ہے ان کی گفتگو جس میں تیرا ذکر ہوتا ہے۔

269- عبداللہ خدا کے بارے میں کچھ نہیں جانتا، حقیقت یہی ہے کہ جو کہا کہ تُو زیادہ پیچ و تاب نہ کھا۔

270- اے شہنشاہ، تیری یاد نے دِل کو زندہ کیا اور اس میں مہر و محبت کا بیج بویا، جس سے شادمانی کا پودا اُگا، جس کا پھل آزادی ہے۔ جب زمین نرم ہو، مٹی بھی اچھی ہو اور خاصیت بھی تخم پاشی کے قابل ہو تو اس سے شجرِ طیبہ کے سوا کچھ نہیں اگتا اور جس سے وفا کی خوشبو کے علاوہ کچھ نہیں نکلتا۔

---

1 قرآنِ کریم، سورۃ الزخرف (43)، آیت نمبر 32

271- الهی ،تو دوستان را به خصمان می نمایی ، درویشان را به غم واندوهان می دهی ، بیمار کنی وخود تیمارشان کنی ، درمانده کنی وخود درمان کنی ، از خاک آدم کنی و با وی چندان احسان کنی ، سعادتش بر سر دیوان کنی و به فردوس اورا مهمان کنی ، مجلهش روضه ی رضوان کنی ، نا خوردن گندم با وی پیمان کنی ، وخوردن آن درعلم غیب پنهان کنی ، آنگه اورا به زندان کنی ، وسالها گریان کنی ، جباری تو ، کار جباران کنی ، خداوندی ، کار خداوندان کنی ، تو عتاب و جنگ همه با دوستان کنی . یکی را دوست می خواند و یکی را می راند ، وکسی سرّ قبول و ردّ او نمی داند .

272- الهی ، از بس که در هر وادی بخت خود را بخواندم . از یافتن وی متحیر بماندم .

273- الهی ، خود قسمت کردی و قیمت ها ، خود قسامی وخود قاضی ، ندانم بر ما به خشمی یا راضی . شکر و سپاس به همه حال تو را .

274- الهی ، جدا ماندم از جهانیان ، به آن که چشم از تو تهی و تو مرا عیان .

275- از تو کجا گریزم که ام گریختن راه نیست ، تو را چگونه دریابم که وهم از تو آگاه نیست .

271- الٰہی، تو دوستوں کو دشمنوں کے حوالے کر دیتا ہے، درویشوں کو غم واندوہ سے دوچار کر دیتا ہے، انہیں بیمار کر دیتا ہے اور خود ہی ان کی تیمارداری کرتا ہے، انہیں درماندہ اور لاچار کر دیتا ہے اور خود ہی علاج کرتا ہے، خاک سے آدم کو بناتا ہے اور اس پر اتنا احسان کرتا ہے کہ شیطانوں کے لئے اسے سعادت و بھلائی بنا دیتا ہے۔ اور جنت الفردوس میں اس کو مہمان کرتا ہے اور گلزار بہشت کو اس کا مقام بناتا ہے، یہاں تک کہ گندم نہ کھانے کا وعدہ لیتا ہے اور اس کے کھائے جانے کو علم غیب میں پوشیدہ رکھتا ہے۔ پھر اس کو قید خانے میں بھیج دیتا ہے اور برسوں اسے رلاتا ہے۔ تو جبّار ہے اور جبّاروں والا کام کرتا ہے، تو آقا و مالک ہے، آقاؤں اور مالکوں والا معاملہ کرتا ہے، تو عتاب اور جنگ، یہ سب کچھ دوستوں کے ساتھ کرتا ہے۔ کسی کو دوست کہتا ہے اور کسی کو راندۂ درگاہ کر دیتا ہے، اور کوئی بھی اس کے ردو قبولیت کے راز کو نہیں جانتا۔

272- الٰہی، میں نے ہر وادی میں اپنی قسمت کو اتنی زیادہ آوازیں دیں، اس کے ملنے پر حیران ہو گیا۔

273- الٰہی، تو نے خود ہی تقسیم کی اور قیمت لگائی، تقسیم کرنے والا تو خود ہے اور قاضی بھی خود، مجھے معلوم نہیں کہ تو ہم سے خوش ہے یا ناراض، ہر حال میں تیرا شکر اور سپاس گزاری کرتا ہوں۔

274- الٰہی، میں دُنیا والوں سے جدا ہو گیا ہوں، باوجود اس کے کہ میری آنکھ تجھے دیکھنے سے محروم ہے، جب کہ تو مجھ پر ظاہر و عیاں ہے۔

275- تجھ سے کہاں بھاگ کر جاؤں کہ میرے پاس راہِ فرار نہیں ہے۔ تجھے کیسے شناخت کروں کیونکہ میرا تصوّر تجھ سے آگاہ نہیں ہے۔

276- الهی ، می شناختی که می گزیدی ، همان انگار که این دی ست ، جرم ما اکنون وعفوتو ازلیست .

277- الهی ،تو گفتی ذو رَحمته واسِعته ، رحمت فراوانست ، الهی بهرهٔ ما از آن رحمت چیست ؟ اگر بویی از آن به ما رسد چون ما کیست ؟ گر تو تویی چه جای نومیدیست ، گرمن منم چه جای ایمنیست ؟

278- الهی ، اگر زراقم به درگاهم ، واگر نه صدیقم در راهم .

279- الهی ، زهر به اندازه ده که پا زهرتو رامی باید داد ، زخم به محابا زن که مرهم تو رامی باید داد .

280- دل رفت و دوست رفت ، ندانم که از پس دوست روم یا از پس دل ؟

281- الهی ، از عجز و بیچارگی خود گواهم و از لطف وعنایت تو آ گاهم . خواست ، خواست توست من چه خواهم ؟

282- الهی ، اگر نه امانت را امینم ، روزنخست می دانستی که چنینم .

283- الهی ، اگرعبدالله را بخواهی سوخت ، دوزخی دیگر باید آلایش اورا ، واگر اورا بخواهی نواخت بهشتی دیگر باید آسایش اورا .

276- الٰہی، تُو جانتا تھا جب تُو نے ہمارا انتخاب کیا۔ ایسا ہی سمجھ کہ یہ کل کی بات ہے، ہمارا جرم تو آج کا ہے لیکن تیرا عفوودر گزر ازل سے ہے۔

277- الٰہی، تُو نے فرمایا ہے" رَّبُّكُمۡ ذُوۡ رَحۡمَةٍ وَّاسِعَةٍ"[1] (رب کی رحمت میں بڑی وسعت ہے) الٰہی اس رحمت میں ہمارا کتنا حصہ ہے؟ اگر اس کی مہک ہم تک پہنچ جائے تو ہم جیسا کون ہوگا؟ اگر تُو، تُو ہی ہے تو نا اُمیدی کس بات کی؟ اگر میں، میں ہوں تو میرے لئے کون سی جائے پناہ ہے۔

278- الٰہی، اگر میں ریا کار ہوں تو بھی تیری بارگاہ میں پیش ہوں اور اگر سچا دوست نہیں ہوں تو بھی راستے پر تو ہوں۔

279- الٰہی، زہر اتنا ہی دینا کہ جس کا توڑ بھی تجھے ہی کرنا ہے، زخم احتیاط سے لگانا کہ مرہم بھی تُو نے لگانا ہے۔

280- دل گیا تو دوست بھی چلا گیا، سمجھ میں نہیں آتا کہ دوست کے پیچھے جاؤں یا دل کے۔

281- الٰہی، میں اپنے عجز وانکساری کا خود گواہ ہوں اور تیرے لطف وعنایت سے بھی باخبر ہوں۔ تیری منشا ہی میری خواہش ہے، اور کیا مانگوں؟

282- الٰہی، اگر میں امانت کا امین نہیں ہوں، تُو تو روزِ ازل سے جانتا تھا کہ میں کیسا ہوں؟

283- الٰہی، اگر تُو عبداللہ کو جلانا چاہتا ہے تو اس کی آلائش کے لئے ایک اور دوزخ ہونا چاہیے اور اگر اس کو نوازنا چاہتا ہے تو اس کی آسائش کیلئے ایک اور جنّت ہونی چاہیے۔

284- الهی ، بیزارم از آن طاعتی که مرا به عُجب آورد ، و بندهٔ آن معصیتم که مرا به عذر آورد .

285- الهی ، مکش این چراغ افروخته را ، ومسوز این دل سوخته را ، ومدر این پردهٔ دوخته را ، ومران این بندهٔ آموخته را .

286- الهی ، هر پایی که شکسته تر بود بر بام عبدالله نه و هر دل که سوخته تر بود بر مقام او راه دِه .

287- الهی ، چون توانستم ندانستم و چون که دانستم نتوانستم .

288- الهی ، ارزبان محبّ خاموشت ، حالش هم زبانست ، ورجان در سر دوستی کرد ، شاید که دوست او را به جای جانست . غرق شدهٔ آب ، نبیند که گرفتار آنست ، و به روز چراغ نیفروزند که روز خود چراغ جهانست .

289- الهی ، هر چه مرا از دنیا نصیبست ، به کافران ده ؛ وآن چه مرا از عقبی نصیبست به مومنان ده ، مرا درین جهان یاد و نام تو بس ، و در آن جهان دیدار و سلام تو بس .

290- الهی ، شاد بدانم که اول من نبودم ، تو بودی ، آتشِ یافت با نور شناخت ، تو آمیختی ، از باغ وصال نسیم قرب تو انگیختی ، باران فردانیّت بر گرد بشریت ریختی ، به آتش دوستی آب و گل بسوختی تا دیدهٔ عارف به دیدار خود آموختی .

284- الٰہی، میں اُس اطاعت سے بیزار ہوں جو مجھ میں غرور وتکبّر پیدا کرے اور میں اس گناہ کا غلام ہوں جو مجھے معافی مانگنے کی ترغیب دے۔

285- الٰہی، اس روشن چراغ کو نہ بجھا، اور اس سوختہ دِل کو نہ جلا اور اس سلے ہوئے پردے کو چاک نہ کر اور اس سدھارے ہوئے بندے کو اپنے در سے نہ دھتکار۔

286- الٰہی، جو پاؤں شکستہ تر ہے اسے عبداللہ کے سر آنکھوں پر بٹھا اور جو دِل سوختہ تر ہے اس تک پہنچنے کا راستہ دکھا۔

287- الٰہی، جب کرنے کی ہمت تھی اس وقت جانتا نہیں تھا اور جب جانا تو کرنے کی ہمت نہ رہی۔

288- الٰہی، اگر محبّ کی زبان خاموش ہے تو بھی اس کی حالت ہی اس کی زبان ہے اور اگر اس نے دوستی میں جان فدا کردی تو حقیقت میں دوست اس کو جان سے پیارا ہے۔ پانی میں غرق ہونے والا نہیں دیکھتا کہ اسی کی وجہ سے مصیبت میں پھنسا ہے اور دن میں چراغ روشن نہیں کرتے کیونکہ دن تو خود دنیا کیلئے چراغ کی طرح ہے۔

289- الٰہی، جو کچھ اس دنیا سے میرے نصیب میں ہے وہ کافروں کو عطا کردے اور جو کچھ عُقبٰی میں میرے نصیب میں ہے وہ مومنوں کو بخش دے، میرے لئے اس دنیا میں تیری یاد اور نام کافی ہے اور اُس جہان میں تیرا دیدار اور سلام کافی ہے۔

290- الٰہی، یہ بات میرے لئے خوشی کا باعث ہے کہ پہلے میں نہیں تھا، تُو تھا، چاہت کی تپش کو شناخت کی روشنی کے ساتھ تُو نے باہم ملایا، باغِ وصال سے نسیمِ قرب کو تُو نے چلایا۔ تُو نے اپنی وحدانیت کی بارش بشریت پر برسائی، تُو نے دوستی کی آگ سے آب وخاک کو جلایا، حتّٰی کہ تُو نے عارف کی نگاہوں کو اپنے دیدار کا طریقہ سکھلایا۔

291- الهی ، در سر گریستنی دارم دراز ، ندانم که از حسرت گریم یا از ناز ، گریستن از حسرت نصیب یتیمست ، وگریستن شمع بهرهٔ ناز ، از ناز گریستن چون بود؟

292- الهی ، گفت تو راحت دلست و دیدار تو زندگانی جان ، زبان به یاد تو نازد ، ودل به مهر و جان به عیان .

293- الهی ، چند نهان باشی و چند پیدا ؟ که دلم حیران گشت و جان شیدا ، تا کی از استتار وتجلی ؟ کی بود آن تجلی جاودانی .

294- الهی ، به حق آن راستان که مارا به این کژی فراستان .

295- الهی ، مارا فرا گناه مگذار یا گناه از ما درگذار .

296- الهی ، کجا بودم که تو مرا خواندی ، من نه منم که تو مرا ماندی ، الهی : مران کسی را که خود خواندی ، ظاهر مکن جرمی که خود پوشاندی .

297- الهی ، همه دوستی میان دوتن باشد ، سه دیگر درنگنجد . درین دوستی همه تویی ، من درنگنجم ، اگر این کار سراز منست ، مرا بدین کار نه کار ، ور سراز توست همه تویی ، من فضولی را به دعوی چه کار؟

291- الٰہی، میرا رونے کو بہت جی چاہ رہا ہے، لیکن مجھے سمجھ نہیں آتی کہ حسرت میں اشک بہاؤں یا ناز میں، حسرت میں رونا یتیموں کا نصیب ہے، اور شمع کا رونا ناز کا حصہ ہے، ناز میں رونا کیسا رہے گا؟

292- الٰہی، تیری گفتگو راحت دِل ہے اور تیرا دیدار زندگانیِ جاں ہے۔ زبان تیری یاد پر اور دِل تیری محبت پر اور جان تیرے دیدار پر نازاں ہے۔

293- الٰہی، تُو کب تک پوشیدہ رہے گا اور کب تک ہویدا؟ کیونکہ میرا دِل حیران اور جان پریشان ہے۔ کب تک پوشیدگی اور تجلّی کی کیفیت رہے گی؟ کب جاوداں تجلّی جلوہ افروز ہوگی۔

294- الٰہی، اس کی حق کی طرف راہنمائی فرما جسے اس ٹیڑھے راستے پر ہے ڈال دیا گیا۔

295- الٰہی، یا ہمیں گناہ کے پاس نہ جانے دے یا ہمارے گناہ کو معاف فرما دے۔

296- الٰہی، میں کہاں تھا جب تُو نے مجھے بلایا، میں اپنے آپ میں نہیں ہوں، کیونکہ تُو نے مجھے چھوڑ دیا۔ الٰہی، مت دھتکار اس کو جس کو تُو نے خود بُلایا۔ اس گناہ کو ظاہر نہ کر جس کو تُو نے خود چُھپایا۔

297 الٰہی، دوستی دو لوگوں کے درمیان ہوتی ہے، تیسرا اس میں نہیں سما سکتا، اس دوستی میں صرف تُو ہی ہے، میری اس میں گنجائش نہیں۔ اگر یہ رازداری مجھ سے ہے تو اس کام سے میرا کوئی واسطہ نہیں اور اگر یہ راز تیری ذات سے متعلق ہے تو سب کچھ تُو ہی ہے، مجھ جیسے فضول آدمی کا دعوے سے کیا تعلّق؟

298- الهی ، چون سگ را بارست و سنگ را دیدار، اگر من از سگ و سنگ کم آیم عارست ،عبداللہ را با نومیدی چه کار .

299- الهی ،آن را کہ تو خواهی آب در جوی او روانست وآن را کہ نخواهی اورا چه درمانست ؟

300- الهی ، ہمہ آن کنی کہ خواہی ، ازین مفلس بیچارہ چہ خواهی ؟

301- الهی ،نصیب این بیچارہ ازاین کار ہمہ درد ست ، مبارک باد کہ مرا این درد سخت درخوردست .

302- الهی ، بر ہزاران عقبہ بگذرانیدی و یکی ماند، دل من خجل ماند از بس کہ تو را خواند .

303- الهی ، ہرگز بینما روزی بی محنت خویش ،تا چشم باز کنم وخود را نبینم درپیش؟

304- ملکا، وام خواہانیم کہ بہ تقاضا آمدہ ایم ، مفلسانیم بہ محابا آمدہ ایم ، گریختہ بودیم ، تو خواندی ،ترسیدہ بودیم ، برخوان لاتقنطوا تو نشاندی .

298- الٰہی، چونکہ کُتّے کو باریابی کی اجازت ہے اور پتھر کو دیدار میسّر ہے، اگر میں کتے اور پتھر سے بھی کم تر ہوں تو میرے لئے شرم کا مقام ہے۔ عبداللہ کا نا اُمیدی سے کیا واسطہ۔

299- الٰہی، جس کو تُو چاہتا ہے اُس کی نہر میں پانی رواں رہتا ہے اور جس کو نہیں چاہتا اس کا کیا علاج ہے؟

300- الٰہی، تُو جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے، اس بیچارے مفلس سے تُو کیا چاہتا ہے؟

301- الٰہی، اس معاملے میں اس بے چارے کے نصیب میں محض درد و رنج ہے۔ مبارک ہو کہ یہ درد میرے لئے بہت موزوں ہے۔

302- الٰہی، ہزاروں گھاٹیوں سے تُو نے گزار دیا، اور ایک گھاٹی رہ گئی تھی، میرا دِل شرمندہ ہوا کہ تجھ کو اتنا پکارا۔

303- الٰہی، کوئی دن ایسا نہ ہو جب مجھے آزمائش کا سامنا نہ ہو، تا کہ جب بھی آنکھ کھولوں تو اپنے آپ کو سامنے نہ دیکھوں۔

304- اے شہنشاہ، قرض خواہ ہیں اس لئے تقاضا کرنے آئے ہیں، ہم مفلس ہیں اس لئے بلاخوف آئے ہیں۔ ہم تو بھاگ گئے تھے، تُو نے ہمیں بلایا، ہم تو ڈرے ہوئے تھے، لیکن تُو نے ''لَاتَقْنَطُوا''[1] (اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو) کے دسترخوان پر بٹھایا۔

---

1 قرآنِ کریم، سورۃ الزّمر (39)، آیت نمبر 53

305- الهی ، اگر عبدالله را بسوزی طومار کرم تباه شود، و اگر نجات ما در کردار بندی روی ها سیاه شود. الهی ، چه غم دارد او که تو را دارد؟ که را شاید او که تو را نشاید؟ آزاد آن نفس که به یاد تو یازان، و آباد آن دل که به مهر تو نازان، وشاد آن کس که با تو در پیمان .

306- الهی ، غریب تو را غربت وطنست ، پس این کار را کی دامن است ؟ چه سزای فرجست او که به تو ممتحنست ؟ هرگز کی وا خانه رسد او که غربت اورا وطنست .

307- الهی ، همگان در فراق می سوزند ومحبّ در دیدار، چون دوست دیده ور گشت ،محبّ را با صبر وقرار چه کار؟

308- الهی ، چون به من نزدیکی ، من دورم ، اگر گویم نه منم معذورم فی قوله عز وجل ، وعَجلتُ الیکَ رَبّ لترضی .

309- الهی ، آخر من به اول گروگانست ، اول چه رفته است آخر همانست ، چون رهی به اول و آخر ناتوانست ، یک بار دیدهٔ مرا بار ده که بهانه فراوانست .

310- الهی ، تا شادی بشناختم می گفتم شادم ، نمی دانستم که درین راه بربادم .

305- الٰہی، توُ اگر عبداللہ کو جلائے گا تو کرم وبخشش کی کتاب تباہ ہو جائے گی اور اگر ہماری نجات ہمارے کردار کی بنیاد پر کرے گا تو ہم روسیاہ ہو جائیں گے۔ الٰہی، جو تجھے رکھتا ہے اسے کیا غم ہوسکتا ہے؟ جو تیرے لائق نہیں وہ کس کے لائق ہوسکتا ہے؟ آزاد ہے وہ نفس جو تیری یاد میں مصروف رہتا ہے۔ آباد ہے وہ دِل جو تیری محبت پر نازاں ہے۔ خوش وشاداں ہے وہ شخص جو تیرے ساتھ ہم پیماں ہے۔

306- الٰہی، تیرے اس اجنبی کی اجنبیت ہی وطن ہے، پس اس کام کا انجام کب ہوگا ؟ وہ شخص کس قدر آسودگی اور تسکین کا مستحق ہوگا جو تجھے امتحان دے رہا ہے؟ وہ کب گھر پہنچے گا جس کی اجنبیت ہی اس کا وطن ہے؟

307- الٰہی، سب لوگ فراق میں جلتے ہیں اور محبّ دیدار میں جلتا ہے، جب دوست نگہبان ہو، تو محبّ کو صبر وقرار کیسے آئے؟

308- الٰہی، جتنا توُ میرے نزدیک ہے، میں اتنا دور ہوں، اگر میں یہ نہیں کہتا تو عزوجل کے اس قول کے مطابق، ''وَعَجِلْتُ اِلَیْکَ رَبِّ لِتَرْضٰی''[1] (اے میرے رب میں جلدی کر کے تیری طرف آ گیا ہوں تا کہ توُ راضی ہو)، میں معذور ہوں۔

309- الٰہی، میری آخرت میری ابتدا کی رہینِ منّت ہے، جو کچھ ابتدا میں ہوا ہے آخر بھی وہی ہے، چونکہ یہ غلام اوّل اور آخر میں ناتواں ہے، ایک دفعہ میری آنکھوں کو اجازت دے کیونکہ بہانے تو بہت ہیں۔

310- الٰہی، شادمانی کے ادراک سے پہلے کہتا تھا کہ میں خوش ہوں، لیکن یہ نہیں جانتا تھا کہ اس راستے میں برباد ہو رہا ہوں۔

---

1 قرآنِ کریم، سورۃ طٰہٰ (20)، آیت نمبر 84

311- الهی ، آن چه روزی منست نمی دانم در دست کیست و آن چه در دست منست نمی دانم روزی کیست .

312- الهی ، ار تو فضل کنی از دیگران چه داد و چه بیداد؟ ور تو عدل کنی پس فضل دیگران چون باد .

313- الهی ، آن چه من از تو دیدم دو گیتی بیاراید ، عجب اینست که جان من از بیم داد تو می نیاساید .

314- الهی ، عبدالله انصاری بیزارست از آن که بی خدمت به صحبت رسد ، تو خدمت می ورزتا او درصحبت تو رسد .

315- الهی ، به هرصفت که هستم برخواست تو موقوفم ، به هرنام که مرا خوانند ، به بندگی تو معروفم ، تا جان دارم رخت ازاین کوی برندارم .

316- دوستی او مارا مست کرد و رها ، نشانی فراداد و نشانهٔ بلا کرد .

317- الهی ، اگر بسوزم سزاست و اگر نالم رواست ، پس مارا جرم چراست ؟

318- الهی ، کرد ما گرد ما درمیار ، وزیان ما از ما وادار ؛ ای کردگار نیکو کار آن چه بی ما ساختی بی ما راست دار ؛ وآن چه تو برتاوی به ما مسپار .

319- الهی ، هیچ چیز ، همه چیزرا چگونه شناسد و آمده ، بوده را چگونه داند .

311- الٰہی، جو میری روزی ہے میں نہیں جانتا کہ کس کے ہاتھ میں ہے اور جو میرے ہاتھ میں ہے نہیں جانتا کہ کس کی روزی ہے۔

312- الٰہی، اگر تُو فضل کرے تو غیروں سے کیا داد و فریاد کرنا؟ اور اگر تُو عدل کرے تو دوسروں کی مہربانی کی کیا ضرورت؟

313- الٰہی، جو کچھ میں نے تجھ سے پایا ہے وہ دونوں جہاں سنوارنے کے لئے کافی ہے۔ عجب بات یہ ہے کہ میری جان کو تیرے عدل کے خوف سے قرار نہیں آتا۔

314- عبداللہ انصاری اس سے بیزار ہے کہ کوئی بغیر خدمت کے محفل میں پہنچ جائے، تُو خدمت بجالا تاکہ وہ تیرا ہم محفل ہو جائے۔

315- الٰہی، میں جو کچھ بھی ہوں تیری منشا پر موقوف ہوں، مجھے جس نام سے بھی پکاریں، تیرے بندے کے نام سے ہی مشہور ہوں، جب تک میری جان میں جان ہے میں اس کوچے سے اپنا ساز و سامان نہیں باندھوں گا۔

316- اس کی دوستی نے ہمیں مست کر کے چھوڑ دیا، اپنی نشانی دِکھا کر مصیبت کا نشانہ بنا دیا۔

317- الٰہی، اگر جلتا ہوں تو یہ جائز ہے اور اگر روتا ہوں تو یہ روا ہے، پس ہم مجرم کیوں ہیں؟

318- الٰہی، ہمارے عمل کو ہمارے سامنے نہ لا، اور ہمارے نقصان والی بات ہم سے دور رکھ، اے کردگارِ نیکوکار، جو کچھ تُو نے ہمارے بغیر بنایا، اسے ہمارے بغیر درست فرما اور جس کام کو تُو ہی انجام دے سکتا ہے، اسے ہمارے حوالے نہ کر۔

319- الٰہی، ناچیز سب چیزوں کو کیسے پہچان سکتا ہے اور ہونی کو کیسے جان سکتا ہے؟

320- الهی ، به حاجتی که به زبان نمی توان گفت نظر کن ، به در بایستی که نمی توانم خواست ، کرمی کن .

321- الهی ، دردیست مرا که بهی مباد ، این درد مرا صوابست ، با دردمندی به درد خرسند ، کسی را چه حسابست ؟ الهی ؛ قصه این است که برداشتم ، این بیچارهٔ درد زده را چه جوابست ؟

322- الهی ، هر چه می نشان شمردم پرده بود و هر چه می مایه دانستم بیهده بود .

323- الهی ، آن دیده که دشمن بیند افگار شود ، آن دیده که دوست بیند یکی هزار شود .

324- الهی ، این کار از بینا نتوان پوشید و با نابینا نتوان نمود .

325- الهی ، سیل بر بالا و من بر هامونم ، همدرد من داند که من چونم .

326- الهی ، آن کس که تو را دید ، کردی او را ناپدید .

327- الهی ، مارا نان مده و جان ده ، زر مده و نظر ده ، دادن عزت و بستدن عار ، حق داند که بگیر بهتر از آن بیار .

328- الهی ، چون در تو نگریم شاهیم تاج بر سر و چون به خود نگریم خاکیم و خاک بر سر به در این و آن چه رویم چون درکرمت باز ست ، با ناز چه کارداریم چون درکرمت نیاز ست .

320- الٰہی، وہ حاجت جو زبان پر نہیں لائی جاسکتی اس پر نظرِ کرم فرما، اور وہ ضرورت جس کی خواہش نہیں کرسکتا، اس کے متعلق کرم فرما۔

321- الٰہی، ایسے درد میں مبتلا ہوں کہ جو لا علاج ہے، یہ درد میرے لئے اچھا ہے۔ اپنے درد سے خوش آدمی کے ساتھ کسی دوسرے کو کیا واسطہ؟ الٰہی، قصہ بس یہی ہے جو میں نے بیان کیا۔ اس بیچارے درد آگیں کے لئے کیا جواب ہے؟

322- الٰہی، جس چیز کو بھی میں نے نشانی سمجھا وہ پردہ تھا اور جس چیز کو میں نے سرمایہ جانا وہ بے فائدہ چیز تھی۔

323- الٰہی، وہ آنکھ عطا فرما جو دشمن کو دیکھے تو آزردہ ہو جائے، اور دوست کو دیکھے تو ایک سے ہزار ہو جائے۔

324- الٰہی، یہ کام صاحب بصارت سے چھپایا نہیں جاسکتا اور نابینا کو دکھایا نہیں جاسکتا۔

325- الٰہی، سیلاب زوروں پر ہے اور میں بیابان میں کھڑا ہوں میرا ہمدرد ہی جان سکتا ہے کہ میں کس حال میں ہوں۔

326- الٰہی، جس کسی نے تجھے دیکھ لیا، تُو نے اس کو ناپید کر دیا۔

327- الٰہی، ہمیں روٹی نہ دے بلکہ راحتِ جان عطا فرما، دولت نہ دے بلکہ نگاہ ونظر دے۔ دینا عزت کا باعث ہے اور لینا، باعثِ عار۔ حق تعالیٰ جانتا ہے کہ لے لو، لاؤ سے بہتر ہے۔

328- الٰہی، جب تجھے دیکھیں تو ہم بادشاہ ہیں جن کے سر پر تاج ہے اور جب خود کو دیکھیں، تو خراب وخستہ اور خاک بسر ہیں۔ اِس کے یا اُس کے دَر پر کیا جائیں جب تیرا درِ کرم کھلا ہوا ہے۔ چونکہ ہمیں تو تیرا درِ کرم درکار ہے۔ اس لئے ہمارا ناز سے کیا واسطہ۔

329- الهی ، از آن خوان که از بهر نیکان نهادی ، نصیب من بی نوا کو؟ اگر نعمت جز به طاعت نباشد پس این را هیچ خوانند ، فضل و عطا کو؟ اگر در بها مزد خواهی نداریم واگر بی بها می دهی ، آن ما کو؟

330- الهی ، ای مهربان فریاد رس ، عزیز آن کس که اش با تو یک نفس ؛ با دا نفسی که در وکس ، نفسی که آن را حجاب ناید از پس ، رهی را آن یک نفس در دو جهان بس ، ای پیش از هر روز و جدا از هر کس ، رهی را درین سور هزار مطرب نه بس .

331- الهی ، آمرزیدن ابوبکر و عمر چه کار است؟ رحمت که همه را نرسد چه مقدار است؟ دریای عنایت تو موج زند ، جنایت کی پیدا آید؟

332- الهی ، چه کنم تا تو را شایم ؟ نه من کلید دارم که در بگشایم ، به آب عنایت بر آرم تا شایم ، بر مرکب لطف نشانم تا آیم ، و این دیده به دیدار بگشایم ، الهی ، نتابم نا آگاه آیم که تا تو را شایم ، دوری افزایم ، پس این نیاز درویشانه می نمایم و با این زبان آلوده می نپایم ، اگر نه آنم که ستر تو را گرایم از وهم به آن چیز وایم یا نه به این اقرار تو را به جایم ، ای کریم ، دل گشایم ، دست گیر و ره نمایم .

329- الٰہی، وہ دسترخوان جوتُو نے نیکوں کے لئے بچھایا ہے اس میں مجھ بے نوا کا حصّہ کہاں ہے؟ اگر تیری نعمت اطاعت کے بغیر نہیں ہے تو اس کو سودا بازی کہتے ہیں۔ فضل وعطا کہاں ہے؟ اگر تُو بطور قیمت اجرت چاہتا ہے تو ہمارے پاس تو نہیں ہے اور اگر بغیر قیمت کے دیتا ہے تو پھر ہمارا حصہ کہاں ہے؟

330- الٰہی، اے مہربان اور فریاد کو سننے والے، وہ شخص عزیز ہے کہ جس نے تیرے ساتھ لمحہ بھر لو لگائی۔ ایسا لمحہ کہ جس میں وہ ہمدم ہو، ایسا لمحہ کہ جس میں پردہ حائل نہ ہو، بندے کیلئے وہ ایک لمحہ دونوں جہانوں کیلئے کافی ہے۔ اے کہ تُو ہر دن سے پہلے عیاں اور ہویدا ہے اور ہر شخص سے الگ ہے، بندے کیلئے ایسی مہمانی میں ہزار مطرب بھی زیادہ نہیں۔

331- الٰہی، ابوبکرؓ اور عمرؓ کو بخشنا کیا کام ہے؟ وہ رحمت جو سب تک نہ پہنچے اس کی کیا ساکھ ہوگی؟ جب تیری عنایت کا سمندر موج میں آیا ہو تو گناہ کیسے سر اٹھا سکتا ہے؟

332- الٰہی، کیا کروں کہ تیرے لائق ہو جاؤں، میرے پاس تو چابی نہیں ہے کہ دروازہ کھول سکوں، مجھے عنایت کے چشمے کے پاس لے جا تاکہ میں اس کے قابل ہوسکوں۔ مجھے لطف وکرم کے مرکب پر سوار کردے تاکہ میں آسکوں اور دیدار کیلئے آنکھیں کھول سکوں، الٰہی مجھ میں تاب وتواں ہے اور نہ آگہی کہ تیرے لائق ہوسکوں۔ میں تو دوری بڑھانے والا ہوں، پس میں درویشانہ نیازمندی کا اظہار کر رہا ہوں اور اس آلودہ زبان کے ساتھ میں اپنی صفائی پیش نہیں کرسکتا، اگر مجھ میں وہ صلاحیت نہیں ہے کہ تیرے پردے کو سرکا سکوں، تو یہ کیفیت غلط تصور کی وجہ سے ہے یا میں تیرے اس اقرار کیلئے مناسب نہیں ہوں۔ اے کریم، میرا دل کشادہ کردے، میری دستگیری فرما اور مجھے راستہ دکھادے۔

333- الهی ، اگر از حکمت سزا ناید نامستحق نواختن ، از کرم هم سزاید همه مستحق نواختن .

334- الهی ، اگرز راقم آخر بر درگاهم و اگرنه صادقم با صادقان همراهم .

335- الهی ، اگر صدق نیست زرق باری می گویم ، واگر باری حقیقت نیست حلقه ی باری با در می کوبم .

336- اوکه تو آن اویی بهشت را بنده است ، اوکه تو در زندگانی اویی جاوید زنده است .

337- الهی ، را هم نمای به خود ، و باز رهان مرا از بند خود ، ای رساننده ، به خود برسانم ، که کس نرسید به خود .

338- الهی ، یاد تو عیشست و مهر تو سورست ، شناخت تو ملکست و یافت تو سرور ، صحبت تو روح روحست و قرب تو نور ، جوینده ٔ تو کشته ی با جانست و یافت تو رستخیز بی صور .

339- الهی ، هر چه می نشان شمردم پرده بود ، و هر چه می مایه دانستم بیهده بود .

340- الهی ، یک بار این پرده ٔ من از من بردار و عیب هستی از من وا دار ، و مرا در دست کوشش بمگذار .

333- الٰہی، اگر غیر مستحق کو نوازنا حکمت کے تحت مناسب نہیں ہے، تو لطف و کرم کی بدولت تو سب مستحقین کو نوازنا مناسب ہے۔

334- اگر میں ریا کار بھی ہوں تو تیری بارگاہ پر آیا ہوں اور اگر صادق نہیں بھی ہوں تو صادقین کے ہمراہ ہوں۔

335- الٰہی، اگر یہ صدق و راستی نہیں ہے تو اسے ریا کاری کہوں گا اور اگر بارِ عام حقیقت نہیں تو درِ بارگاہ کو کھٹکھٹاؤں گا۔

336- وہ شخص، جس کا تُو ہے، بہشت اس کی ہے۔ وہ شخص، جس کی زندگی میں تُو اس کا ہے، وہی زندۂ جاوید ہے۔

337- الٰہی، مجھے اپنی راہ دکھا اور مجھے خود پرستی کی قید سے رہائی عطا فرما، اے رسائی دینے والے، مجھے خود تک رسائی عطا فرما کیونکہ کوئی بھی خود سے نہیں پہنچ سکا۔

338- الٰہی، تیری یاد میں خوشی ہے اور تیری محبت میں شادمانی، تیری شناخت بادشاہی ہے اور تیرا ادراک فرحت، تیری صحبت راحت جاں ہے اور تیرا قُرب نور ہے، تیرا متلاشی زندہ ہوتے ہوئے مردہ ہے اور تیرا ادراک صورِ اسرافیل کے بغیر قیامت آنے کی مانند ہے۔

339- الٰہی، میں جس چیز کو بھی نشانی سمجھتا تھا وہ پردہ تھا، اور جس چیز کو بھی سرمایہ سمجھتا تھا، وہ بے کار تھی۔

340- الٰہی، ایک بار میرے اس پردے کو مجھ سے اٹھا لے اور میری ذات کے عیبوں کو مجھ سے دور فرما، اور مجھے کوشش پر نہ چھوڑ۔

341- الهی ، همه یاد ها بی یاد تو غرورست و همه غم ها با یاد تو سرورست .

342- الهی ، بنیاد توحید ما خراب مکن و باغ امید های ما بی آب مکن .

343- الهی ، در ملکوت تو کمتر از مویم ، این بیهوده تا کی گویم ؟

344- الهی ، می دانی که ناتوانم پس از بلا برهانم .

345- الهی نیستی همه را مصیبتست و مرا غنیمت .

346- از دوست نشان و از عارف جان ، آری دوست نیست به جانی گران .

347- الهی ، صبر از من رمید و طاقت شد سست . تخم آرام کِشتم ، بی قراری رُست .

348- نام خداوندی کریم و مهربان ، لطیف و رحیم ، نوازندهٔ بندگان ، یگانه و یکتا در نام و در نشان ، دارندهٔ جهان و نعمت بخش آفریدگان ، و دلگشای دوستان ، به بنده نوازی معروف ، به مهربانی موصوف ، به فضل خود باز آمده به وفای امیدواران ، به لطف خود پذیرندهٔ حقیر های پرستندگان ، به کرم خود سازندهٔ کار بندگان در دو جهان ، به مهربانی خود نوازندهٔ ضعیفان و شنوندهٔ دعای عاجزان .

341- الٰہی، سب یادیں تیری یاد کے بغیر غرور ہیں، اور سب غم تیری یادوں کے ساتھ سرور ہیں۔

342- الٰہی، ہماری توحید کی بنیاد کو خراب نہ کر اور ہماری امیدوں کے باغ کو پانی سے محروم نہ کر۔

343- الٰہی، تیرے عالمِ ملکوت میں میری حیثیت ایک بال برابر بھی نہیں ہے، یہ بے فائدہ بات میں کب تک کہتا رہوں؟

344- الٰہی، تُو جانتا ہے کہ میں ایک ناتواں آدمی ہوں لہٰذا مجھے مصیبت سے نجات دے۔

345- الٰہی، فنا و عدم وجود سب کے لئے مصیبت ہے اور میرے لئے غنیمت ہے۔

346- دوست نشانی دیتا ہے اور عارف جان، ہاں، دوست جان کے عوض بھی مہنگا نہیں ہے۔

347- الٰہی، صبر مجھ سے روٹھ گیا اور طاقت سُست پڑ گئی، میں نے بیج تو آرام کا بویا تھا، لیکن اُگی بے قراری۔

348- شروع اس خداوند کے نام سے جو بڑا مہربان اور کریم ہے، لطیف اور رحیم ہے۔ بندوں کو نوازنے والا ہے، اپنے نام و نشان میں یگانہ اور یکتا ہے، جو تمام جہان کا مالک اور مخلوق کو نعمتیں عطا کرنے والا ہے، اور دوستوں کے دلوں کو خوش کرنے والا ہے، جو بندہ نوازی میں معروف، مہربانی میں موصوف ہے، جو اپنے فضل سے امیدواروں کی وفاؤں کا بدلہ دینے والا ہے، جو اپنے لطف و کرم سے عبادت گزاروں کی حقیر عبادت کو قبول کرنے والا ہے، جو اپنی کرم نوازی سے دونوں جہانوں میں اپنے بندوں کے کام سنوارنے والا ہے، جو اپنی مہربانی سے کمزوروں کو نوازنے والا، اور عاجزوں کی دُعا سننے والا ہے۔

349- الهی ، از بدسزای خود در دردم واز ناکسی خود به فغان ، دردم را درمان ساز ای درمان ساز همه دردمندان ، ای پاک صفت از عیب ، ای عالی صفت از شوب ، ای بی نیاز از خدمت من ، ای بی نقصان از جنایت من .

350- الهی ، نالیدن من در درد از بیم زوال دردست ، او که از زخم دوست بنالد ، در مهر دوست نا مردست .

351- الهی ، او که تو را به صنایع شناخت ، بر سبب موقوفست ، و او که تو را به صفات شناخت ، در خبر محجوبست ، او که به اشارت شناخت ، صحبت را مطلوبست ، او که ربودهٔ اوست از خود مسلوبست .

352- الهی ، موجود عارفانی ، آرزوی دل مشتاقانی ، مذکور زبان مداحانی ، چونت نخوانم که نیوشندهٔ آواز داعیانی ، چونت نستایم که شاد کنندهٔ دل بندگانی ، چونت ندانم که زین جهانی ، چونت دوست ندارم که عیش جانی .

353- ای مهربان فریاد رس ، عزیز آن کس که اش با تو یک نفس ، ای یافته و یافتنی ، از مرید چه نشان دهند جز به خویشتنی ، همهٔ ی خلق را محنت از دوریست و مرید را از نزدیکی ، همه را تشنگی از نایافت آب ، و مرید را از سیرابی .

349- الٰہی، میں اپنی بری سزا پر تکلیف میں ہوں اور اپنی نالائقی پر نالاں ہوں، میرے درد کا درماں کر، اے سب دردمندوں کے چارہ گر، اے عیبوں سے پاک وصاف، اے فتنہ و آشوب سے مبّرا اعالی صفات، اے میری خدمت سے بے نیاز، اے میرے جرم پر ایذا نہ پہنچانے والے۔

350- الٰہی، میرا درد سے رونا، (دراصل) درد کی کمی کے خوف سے ہے، جو شخص دوست کے لگائے زخم سے روتا ہے، وہ دوست کی محبت کے سلسلے میں جواں مرد نہیں ہے۔

351- الٰہی، جس نے تجھے تیری صناعی سے پہچانا، اس نے سبب پر انحصار کیا، اور جس نے تجھے تیری صفات سے پہچانا، وہ کارِخیر کے باعث محبوب ہے، جس نے تجھے اشارے سے پہچانا، وہ ہم نشینی کے لئے مطلوب ہے، وہ جو اس کا مجذوب ہے، وہ اپنے آپ سے مسلوب ہے۔

352- الٰہی، تُو عارفوں کے لئے موجود ہے، مشتاقوں کے دل کی آرزو ہے، مداحوں کی زبان پر رواں ہے، میں تجھے کیوں نہ پکاروں جب کہ تُو پکارنے والوں کی آواز کو سننے والا ہے، میں تیری ستائش کیوں نہ کروں جب کہ تُو بندوں کے دلوں کو شاد کرنے والا ہے، میں تجھے کیوں نہ جانوں جب کہ تُو اس دنیا سے ہے، میں تجھے کیوں نہ دوست رکھوں جب کہ تُو آرامِ جاں ہے۔

353- اے فریاد سننے والے مہربان، عزیز ہے وہ شخص جو تیرے ساتھ ہم نفس ہے، اے پائے ہوئے اور پائے جانے کے لائق، مرید کے بارے میں کیا بتائیں سوائے اس کے کہ اپنا ہے، سب مخلوق کو دوری سے بے چینی ہے اور مرید کو نزدیکی سے، دُور والوں کی تشنگی پانی کی نایابی سے ہے اور مرید کی سیرابی سے ہے۔

354- الهی ، اگر چه شب فراق تاریکست ، دل خوش دارم که صبح وصال نزدیکست .

355- الهی ، دیگران مست شرابند، من مست ساقی ، مستی ایشان فانیست و از من باقی .

356- الهی ، چون آتش فراق داشتی با آتش دوزخ چه کار داشتی ؟

357- الهی ، با تو آشنا شدم از خلایق جدا شدم در جهان شیدا شدم ، نهان بودم پیدا شدم .

358- الهی ، چون تو درغیب بودی من درعیب بودم و چون تو از غیب پیدا شدی من ازعیب جدا شدم .

359- ذکر نه همه آنست که بر زبان داری ، ذکر حقیقی آنست که درمیان جان داری. توحید نه همه آنست که او را یگانه دانی ، توحید حقیقی آنست که او را یگانه باشی وز غیراو بیگانه باشی .

360- الهی ، اگر مارا ننگری ، خود را می نگر ، در پیش دشمنان آب دوستان بمبر ، اگر از بهر ما در سخن ما ننگری ، از بهر این سخن در ما نگر ، ما افگندۂ بیداد خودیم ، تو به داد خود بر افگنده مسپر .

354- الٰہی، اگرچہ شبِ فراق تاریک ہے، میرا دل خوش ہے کیونکہ صبحِ وصال نزدیک ہے۔

355- الٰہی، باقی سب شراب میں مست ہیں، میں ساقی میں مست ہوں، اُن سب کی مستی فانی ہے اور میری دائمی ہے۔

356- الٰہی، جب جدائی کی آگ تھی تو پھر جہنم کی آگ کی کیا ضرورت تھی؟

357- الٰہی، تیری ذات کو پہچانا تو باقی تمام مخلوق سے بیگانہ ہو گیا، دنیا پر فریفتہ ہوا تو پوشیدہ عیاں ہو گیا۔

358- الٰہی، جب تُو غیب تھا تو میں عیب دار تھا اور جب تُو غیب سے ہویدا ہوا تو میں عیب سے جدا ہو گیا۔

359- ذکر صرف یہ نہیں کہ جو تیری زبان پر جاری ہے، حقیقی ذکر وہ ہے کہ جو تیری روح میں ہے۔ توحید صرف یہ نہیں کہ تُو اس کو یگانہ سمجھے، حقیقی توحید یہ ہے کہ تُو فقط اُس کا یگانہ ہو جائے اور دوسروں سے بیگانہ ہو جائے۔

360- الٰہی، تُو اگر ہمیں نہیں دیکھتا، اپنی طرف تو دیکھ۔ دشمنوں کے سامنے دوستوں کی بے عزّتی نہ کر۔ اگر ہماری خاطر ہماری بات پر التفات نہیں کرتا، تو اِس بات کی خاطر ہماری طرف التفات فرما کہ ہم اپنے ہی ظلم کے ہاتھوں گرے پڑے ہیں، تُو گرے ہوؤں کے ساتھ اپنے عدل سے برتاؤ نہ کر۔

361- الهی ، چون یافت تو پیش از طلب و طالب است ، پس رهی از آن در طلب است که بی قراری بر او غالب است ، طالب در طلب ، و مطلوب حاصل پیش از طلب ، اینت کاری است بس عجب ، عجب تر آن است که یافت نقد شد و طلب برنخاست ، حق دیده و رشد و پردهٔ عزت به جاست .

362- الهی ، از آن تو فزود واز آن من کاست ، آخر همان بود که اول بود راست .

363- الهی ، تو خواستی من نخواستم ، نظر لطف یافتم چون از خواب برخاستم .

364- الهی ، نه نیستم نه هستم ، نه بریدم نه پیوستم ، نه به خود میان بستم ، لطیفه ای بود از آن مستم ، کنون زیر سنگست دستم از صولت عیان بود آن چه حلاج را بر سر زبان بود .

365- الهی ، تا آموختنی را آموختم ، وآموخته را جمله بسوختم ، اندوخته را برانداختم ، و انداخته را بیندوختم ، نیست را بفروختم ، تا هست را بیفروختم .

366- الهی ، تا یگانگی بشناختم ، در آرزوی شادی بگداختم ، کی باشد که گویم پیمانه بینداختم ، واز علایق واپرداختم ، و بود خویش جمله در باختم .

367- الهی ، گاه می گویی که فرود آی وگاه می گویی که گریز ، گاه فرمایی که بیا ، وگاه گویی که پرهیز ، خدایا نشان قربتست این؟ یا محض رستاخیز ؟ هرگز بشارت ندیدم تهدید آمیز ، ای مهربان بردبار ، ای لطیف و نیک یار ، آمدم وادرگاه ، خواهی به ناز دار ، وخواهی خوار .

361- الٰہی، چونکہ تیری پہچان طلب اور طالب سے پیشتر ہے، پس بندہ اس لئے طلب گار ہے کہ بے قراری اس پر غالب ہے۔ طالب ابھی طلب میں ہے اور مطلوب طلب سے پہلے حاصل، یہ تو بہت عجیب کام ہے، اس سے عجیب تر یہ ہے کہ پہچان فوری ہوگئی اور طلب پیدا ہی نہ ہوئی۔ حق تعالیٰ عیاں ہوگیا اور شانِ عظمت کا پردہ برقرار ہے۔

362- الٰہی، تیری طرف سے افزونی ہے اور میری طرف سے کمی، وہی کام انجام کو پہنچتا ہے جو شروع سے درست ہوتا ہے۔

363- الٰہی، تُو نے چاہا تھا میں نے تو نہیں چاہا تھا۔ جب نیند سے بیدار ہوا تو نظرِ لطف وکرم کو پایا۔

364- الٰہی، میں معدوم ہوں اور نہ موجود، نہ میں نے تعلق توڑا ہے اور نہ جوڑا ہے، نہ میں اپنے آپ کمر بستہ ہوا، چونکہ بات بہت خوش آئند تھی، میں اب اس سے سرمست ہوں۔ میرا ہاتھ تہہِ سنگ ہے، اس کی ہیبت وصولت سے آشکار تھا جو کچھ حلاج کی زبان پر تھا۔

365- الٰہی، جب سیکھنے والی بات کو سیکھا تو جو کچھ سیکھا تھا اس سب کو جلا دیا۔ جمع شدہ کو پھینک دیا اور جو کچھ پھینکا اس کو جمع کیا۔ نفی کو بیچا، تب جا کر ہستی کو روشن کر سکا۔

366- الٰہی، جب وحدانیت کو پہچانا تو میں شادمانی کی تمنا میں گھُلنے لگا۔ اگر ممکن ہو تو کہوں کہ میں نے پیالہ پھینک دیا ہے، اور اپنی تمام دلچسپیوں کو ختم کر دیا ہے، اور اپنی ہستی کو مکمل طور پر ہار دیا ہے۔

367- الٰہی، تُو کبھی کہتا ہے کہ پاس آ اور کبھی کہتا ہے کہ بھاگ جا، کبھی فرماتا ہے کہ آ اور کبھی کہتا ہے کہ پرہیز کر۔ خدایا کیا یہ قُربت کی نشانی ہے؟ یا محض حوصلہ افزائی ہے؟ میں نے دھمکی آمیز بشارت کبھی نہیں دیکھی، اے مہربانِ بُردبار، اے لطیف ونیک یار، میں تیری بارگاہ پر آیا ہوں، چاہے ناز و نیاز سے رکھ اور چاہے کر خوار۔

368- چون بنده ای را به دوستی خود پسند دوشایسته ی حضرت عنایت گرداند، نخست بار بلا بر وی نهد تا بنده رام شود در زخم بلا، پس آنگه خورد از حقیقت رضا، پس چنان گردد که خود شود عاشق بلا.

369- الهی، تا مهر تو پیدا گشت همه مهرها جفا گشت، و تا برّ تو پیدا گشت همه جفاها وفا گشت.

370- الهی، ما نه ارزانی بودیم تا ما را برگزیدی، و نه نا ارزانی بودیم که به غلط گزیدی، بلکه به خود ارزانی کردی تا برگزیدی و بپوشیدی عیب، که می دیدی.

371- حبّذا روزی که خورشید جلال تو به ما نظری کند، حبّذا وقتی که مشتاق از مشاهدهٔ جمال تو ما را خبری دهد، جان خود طعمه سازیم بازی را، که در فضای طلب تو پروازی کند، دل خود نثار کنیم محبّی را، که بر سر کوی تو آوازی دهد.

372- الهی، اگر دارم چون که بوی نمی بویم، ور ندارم من این حسرت با که گویم.

368- وہ جب بندے کو اپنی دوستی کے لئے پسند کر لیتا ہے اور بارگاہِ عنایت کے لائق ٹھہراتا ہے، تو پہلے پہل اس کے کندھوں پر مصیبت کا بوجھ ڈالتا ہے تا کہ بندہ مصیبت کے ہاتھوں زخم کھا کر رام ہو جائے، اسی دوران وہ منشائے ایزدی کی حقیقت کو پا لیتا ہے، پس پھر وہ ایسا ہو جاتا ہے کہ وہ خود مصیبت کا عاشق ہو جاتا ہے۔

369- الٰہی، جب تیری محبت پیدا ہوئی تو باقی سب محبتیں جفا بن گئیں اور جب تیری بخشش وعطا ہویدا ہوئی تو سب جفائیں وفا بن گئیں۔

370- الٰہی، ہم اس قابل نہ تھے کہ ہمارا انتخاب کیا جاتا، اور نہ اتنے نالائق تھے کہ تُو نے ہمارا غلط انتخاب کیا بلکہ تُو نے خود انتخاب کے لائق بنایا اور تُو نے جو عیب دیکھے انہیں پوشیدہ رکھا۔

371- کتنا مبارک دن ہوگا وہ کہ جب تیرا آفتابِ جلال ہم پہ جلوہ افروز ہوگا، کیا اچھا وقت ہوگا جب کوئی مشتاق تیرے جمال کے مشاہدے کی ہمیں خبر دے گا، اپنی جان کو شاہین کی خوراک بنائیں تا کہ وہ تیری طلب کی فضاؤں میں پرواز کر سکے، اپنے دل کو اس محبّ پر نثار کریں، جو تیرے کوچے کے کونے پر آواز دیتا ہے۔

372- الٰہی، اگر میرے پاس کچھ ہے تو مجھ کو اس کی خوشبو کیوں نہیں آ رہی، اور اگر نہیں ہے تو یہ حسرت والی بات کس سے کہوں۔

373- الهی ، به خیر کفایت چون کند او ، که گرفتار عیانست ، به امید قناعت چون کند او ، که نقد را جو یانست ، پیری را پرسیدند که مرید مه ، یا مراد؟ از حقیقت تفرید جواب داد که : لا مرید ولا مراد و لا خبر و لا استخبار و لا حد ولا رسم و هوالکل بالکل .

374- الهی ، موجود نفس های جوانمردانی ، حاضر دل های ذاکرانی ، از نزدیک نشانت می دهند و برتر از آنی ، واز دورت می پندارند ونزدیک تر از جانی ، ندانم که در جانی یا خود جانی ، نه اینی نه آنی ، جان راز ندگی می باید ، تو آنی .

375- الهی ، او که حق را به دلیل جوید ، به بیم وطمع پرستد ، و او که حق را به احسان دوست دارد ، روز محنت برگردد ، و او که حق را به خویشتن جوید ، نایافته یافته پندارد .

376- الهی ، زندگانی همه با یاد تو ، و شادی همه با یافت تو ، و جان آنست که در او شناخت تو .

377- چنان زی که به ثنا ارزی ، چنان مزی که به دعا لرزی .

378- الهی ، تو به یاد خودی ومن به یاد تو ، تو برخواست خودی ومن برنهاد تو .

-373 الٰہی، وہ ثواب کو کیسے کافی سمجھے، جو دیدار کا مشتاق ہے، وہ امید پر کیسے قناعت کرے جو نقد کا متلاشی ہے، کسی بزرگ سے پوچھا گیا کہ مرید بڑا ہے یا مُراد؟ اس نے فقہی حقیقت کے پیش نظر جواب دیا کہ: لا مرید و لا مراد و لا خبر و لا استخبار و لا حدّ و لا رسم و هوالکل بالکل (نہ تو مرید ہے اور نہ مراد، نہ خبر ہے اور نہ خبر کی جستجو۔ نہ کوئی حد ہے اور نہ کوئی قید، سب کچھ وہ ہی ہے)۔

-374 الٰہی، تُو جواں مردوں کی روح میں موجود ہے، ذاکروں کے دل میں حاضر ہے، تیرا پتہ تو نزدیک کا بتاتے ہیں لیکن تُو اس سے بالاتر ہے، اور تجھے دور گمان کرتے ہیں لیکن تُو جان سے بھی زیادہ قریب ہے، میں نہیں جانتا تُو جان کے اندر موجود ہے یا خود ہی جان ہے، تُو یہ ہے اور نہ وہ، جان کو زندگی چاہیے اور وہ تُو ہے۔

-375 الٰہی، وہ جو حق کو دلیل سے تلاش کرتا ہے، وہ خوف اور لالچ کا پجاری ہے۔ اور وہ جو حق پر احسان رکھ کر دوست بناتا ہے، تو روزِ قیامت وہ پلٹ دیا جاتا ہے، اور وہ جو حق کو اپنے توسّط سے تلاش کرتا ہے، نایافتہ کو یافتہ تصّور کرتا ہے۔

-376 الٰہی، زندگی صرف تیری یاد سے ہے، اور خوشی صرف تجھے پانے میں ہے، اور جان وہ ہے جس میں تیری شناخت ہو۔

-377 ایسے زندگی گزار کہ تُو تعریف وستائش کا سزاوار ٹھہرے، ایسے زندگی نہ گزار کہ تُو دعا کے لئے بھی ترسے۔

-378 الٰہی، تُو اپنی یاد میں ہے اور میں تیری یاد میں ہوں، تُو اپنی منشا کے مطابق ہے اور میں تیری مشیّت کے مطابق ہوں۔

379- الهی ، چاشنی که دادی تمام کن و برقی که تابانیدی مدام کن و بدن مارا بر آتش دوزخ حرام کن و دیدار خود در بهشت مارا دوام کن .

380- الهی ، نوازندهٔ غریبان تویی و من غریبم ، دردم دوا کن که تویی طبیبم ای دلیل هرگم گشته .

381- الهی ، اگر کار به گفتار رست بر سر همه تاجم و اگر به کردار رست به موری محتاجم .

382- الهی ، برین بساط پیاده ایم ، رخ به هر که آوریم اسب جفا بر ما می تازد . الهی : از آن که فرزین طاعت همه کجرو ست ، الهی ، در آن ساعت که در شاهمات اجل درمانده باشیم از دیوپیل صورت ، مارا در امان خود نگهدار .

383- الهی ، وسیلت به تو هم تویی ، اول تو بودی و آخر تویی ، همه تویی و بس ، باقی هوس .

384- الهی ، یافته می جویم ، با دیده و رمی گویم . که دارم؟ چه جویم ؟ که می بینم ؟ چه گویم ؟ شیفته ی این جست و جویم . گرفتار این گفت و گویم .

385- الهی ، به توبه ام و از توبه به توبه ام ،آن چه از تو آید در آن به غرقه ام .

379- الٰہی، تُو نے جو چاشنی عطا کی ہے اس کو کامل کر اور تُو نے جو نور تاباں کیا ہے اس کو مُدام کر اور ہمارے بدن کو دوزخ کی آگ پر حرام کر اور جنت میں اپنے دیدار کو ہم پر باد وام کر۔

380- الٰہی، غریبوں کو نوازنے والا تُو ہے اور میں غریب ہوں، میرے درد کی دوا کر کیونکہ تُو ہی میرا طبیب ہے، اے ہر گم گشتہ کے رہنما۔

381- الٰہی، اگر گفتگو تک بات ہے تو میں سب کے سروں کا تاج ہوں، اور اگر کردار کا معاملہ ہے تو میں چیونٹی کا بھی محتاج ہوں۔

382- الٰہی، (شطرنج کی) اس بساط پر ہم پیادہ مہرے کی مانند ہیں، جس کی طرف بھی ہم اپنا رُخ کرتے ہیں تو جفا کا گھوڑا ہم پر حملہ کر دیتا ہے۔ چونکہ اطاعت کا مہرہ فرزین بالکل کج رو ہے لہٰذا، الٰہی، اس وقت جب ہم شاہ اجل سے مات کھا کر درماندہ ہو جائیں تو ہمیں ہاتھی نما شیطان سے اپنی حفظ وامان میں رکھ۔

383- الٰہی، تجھ تک رسائی کا وسیلہ بھی تُو ہی ہے، اوّل بھی تُو تھا اور آخر بھی تُو ہی ہے، سب کچھ تُو ہی ہے اور بس، باقی ہوس۔

384- الٰہی، پائے ہوئے کو ڈھونڈ رہا ہوں، نگہبان سے کہہ رہا ہوں، کہ میں کیا ڈھونڈ رہا ہوں؟ کیا دیکھ رہا ہوں، کیا بتاؤں؟ میں اس جستجو کا شیفتہ ہوں۔ میں اس گفتگو کا فریفتہ ہوں۔

385- الٰہی، میری توبہ ہے اور توبہ سے بھی توبہ ہے، جو کچھ تیری طرف سے آتا ہے اس میں غرق ہوں۔

386- الهی ، ذکر تو است که قدر تو را شاید، از چراغ در نور چه افزاید و ستایندهٔ تو دریا می پالاید و تا زنده به مهر تو روز آراید، اگر یک ذره ازین کار بر همه جهانیان فروفرستد، سوز از همه جهانیان برآید.

387- الهی ،عیب و آزار من مجوی که آب کرم باز ایستد از جوی .

388- الهی ، یک چندی به یاد تو نازیدم، آخر خود را رستخیز گزیدم، چون من کیست که این کار را سزیدم؟ اینم بس که صحبت تو ارزیدم.

389- الهی ، نه جز از یاد تو دلست نه جز از یافت تو جان ، پس بی دل و جان زندگی چون توان ؟

390- خدای را به هر چه بشناسی بیش از آنست ، مهر او زندگانی جانست ، دوستی او بهتر از دو جهانست ، خدمت او به هزار جان رایگانست ، نه او را نسبتی که گویی از آنست ، نه غایتی که گویی تا آنست ، نه مثلی که گویی چنانست ، نه علتی که گویی از بهر آنست .

391- الهی ، اگر کسی تو را به طلب یافت ، من خود طلب از تو یافتم ، ار کسی تو را به جستن یافت من به گریختن یافتم .

386- الٰہی، تیرا ذکر ہی تو ہے جو تیرے فرمان کے لائق ہے، دروازے کے چراغ سے روشنی میں کیا اضافہ ہوگا، اور تجھے پانے والا تو سمندر خالی کر دیتا ہے، اور جب تک زندہ رہتا ہے تیری محبت سے خود کو روز سجاتا ہے، اگر تُو اس عمل کا ایک ذرہ تمام اہل جہاں کے لئے نیچے بھیج دے تو تمام اہلِ جہاں تڑپ اٹھیں۔

387- الٰہی، میرے عیب کی تلاش اور آزار دینے کی کوشش نہ کر کیونکہ (اس طرح) لطف و کرم کی ندی کا پانی رُک جاتا ہے۔

388- الٰہی، میں کچھ عرصہ تیری یاد پر نازاں ہوا، آخر کار میرے دل میں شوق چرایا کہ مجھ میں کیا خوبی ہے جو اس کام کے لائق ٹھہرا؟ یہی کافی ہے کہ تیری صحبت کے قابل ہوں۔

389- الٰہی، نہ تیری یاد کے بغیر دِل ہے اور نہ تیری تلاش کے بغیر جان، پس دل و جان کے بغیر زندگی کیسے بسر ہوسکتی ہے؟

390- تو خُدا کو جس قدر بھی جانے وہ اس سے زیادہ ہے، اس کی محبت جان کی زندگانی ہے، اس کی دوستی دونوں جہانوں سے بہتر ہے، اس کی خدمت ہزار جان کے عوض بھی ارزاں ہے، نہ اس کو کسی سے نسبت ہے کہ تُو کہے وہ اس سے ہے۔ نہ کوئی غرض و غایت ہے کہ تُو کہے کہ وہ اس لئے ہے، نہ کوئی مثل ہے کہ تُو کہے اُس جیسا ہے، نہ ہی کوئی وجہ ہے کہ تُو کہے کہ وہ اس وجہ سے ہے۔

391- الٰہی، اگر کسی نے تجھے طلب سے پایا تو میں نے تو خود طلب تجھ سے حاصل کی، اگر کسی نے تجھے تلاش کرنے سے پایا، تو میں نے تو گریز میں تجھے پایا۔

392- الهی ، بنده با حکم ازل چو برآید؟ وآن چه ندارد چه باید؟ جهد بنده چیست ؟ کار خواست تو دارد، بنده به جهد خویش نجات کی تواند .

393- الهی ،آن چه دوختی پوشیدیم ، هیچ نماند از آن چه کوشیدیم .

394- الهی ، ای دانندهٔ هر چیز و سازندهٔ هر کار و دارندهٔ هر کس؛ نه کس را با تو انبازی و نه کس را از تو بی نیازی، کار به حکمت می اندازی و به لطف می سازی نه بیدادست و نه بازی .

395- الهی ، دیده یی که دشمن بینست فگار شود و چشمی که دوست بینست یکی در هزار شود .

396- الهی ،آن چه دوختی در پوشیدیم و هیچ از ما نیامد از آن چه درکوشیدیم ، نه تو ظالمی که گوییم زنهار و نه مارا با تو حقی که گوییم بیار، آن چه روا داری می دار واین برداشته خود را فرومگذار .

397- الهی « والذین جاهدو» در قرآنست ، قلم رفته را چه درمانست ، الهی ، چون سقاهم تمامست ، شراباً طهورا، کدامست .

392- الٰہی، بندہ حکمِ ازل کو کیسے پورا کرے؟ اور جو چیز اس کے پاس نہیں ہے اس کا مداوا کیا کرے؟ بندے کی کوشش کیا ہے؟ اہم تو تیری منشا ہے، بندہ اپنی کوشش سے کب نجات پاسکتا ہے؟

393- الٰہی، جو کچھ تُو نے ہمارے لئے سیا ہم نے پہن لیا، ہم نے جو کوشش کی اس سے کچھ حاصل نہ ہوا۔

394- الٰہی، اے ہر چیز کے جاننے والے اور ہر کام کے سنوارنے والے اور ہر شخص کے آقا و مالک، نہ تو کسی کو تیرے ساتھ برابری ہے اور نہ ہی کوئی شخص تجھ سے بے نیاز ہے، تُو کام کو حکمت سے چلاتا ہے اور اپنے لطف و کرم سے سنوارتا ہے، اس بارے میں نہ تو بے انصافی ہے اور نہ ہی کھیل تماشا۔

395- الٰہی، جو آنکھ بطور دشمن دیکھتی ہے وہ زخمی ہو جائے اور جو آنکھ بطور دوست دیکھتی ہے، وہ ایک سے ہزار ہو جائے۔

396- الٰہی، جو تُو نے ہمارے لئے سی دیا وہ ہم نے پہن لیا اور جو ہم نے کوشش کی وہ تو بالکل نتیجہ خیز نہ ہوئی۔ نہ تو تُو ظالم ہے کہ ہم کہیں کہ تیری پناہ اور نہ ہمارا تجھ پر کوئی حق ہے کہ کہیں، ادا کر۔ جو تُو بہتر سمجھتا ہے ویسا ہی کر اور اپنے اس برگزیدہ بندے کو نظر انداز نہ کر۔

397- الٰہی، قرآن میں ہے" وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوا "[1] (اور وہ جنہوں نے جہاد کیا)، لیکن لکھی تقدیر کا کیا علاج ہے، الٰہی، جب" سَقٰهُمْ "[2] (ان کا رب ان کو پلائے گا) والی بات تمام ہو چکی تو، " شَرَابًا طَهُورًا "[3] (نہایت پاکیزہ شراب) کہاں ہے۔

---

1 قرآنِ کریم، سورۃ العنکبوت (29)، آیت نمبر 69

2 قرآنِ کریم، سورۃ الدہر (76) آیت نمبر 21

3 ایضاً

398- الهی ،آن چه از ماست بر ما بگذرد .

399- الهی ، همه از روز پسین ترسند و عبدالله از روز پیشین .

400- الهی ، دست عبدالله به چرمی بسته به که با خامی نشسته .

401- الهی ، تو مرا به جرم من مگیر و من تو را به کرم تو بگیرم ، زیرا که کرم تو اظهر من الشّمس است و من با جرم خود ذرهٔ حقیرم .

402- الهی ، همه می ترسند که فردا چه خواهد شد و عبدالله می ترسد که دی چه رفت .

403- الهی ، شغل آن جاست کز تو خبر ، وعیش آن جاست کز تو نظر .

404- الهی ، به فضل خویش مرا بنواز و به عدل خویش مرا مگذار .

405- الهی ، من کیم که ترا خواهم ، چون من از قیمت خویش آ گاهم .

406- الهی ، به تو به پشیمانیم ، همان دان که نومسلمانیم .

407- الهی ، ای منعم وهاب و آفرینندهٔ عالم از آتش و آب ، محنت نمایندهٔ آدمی به خور و خواب ، فریاد به تو از ذّل حجاب وفتنهٔ ی اسباب و از وقت شوریده و دل خراب .

398- الٰہی، جو کچھ ہماری قسمت میں ہے وہ ہم پر گزر جائے۔

399- الٰہی، سب گزرے ہوئے دن سے ڈرتے ہیں اور عبداللہ آنے والے دن سے۔

400- الٰہی، کسی خام کار شخص کی ہم نشینی سے بہتر ہے کہ عبداللہ کے ہاتھ چمڑے کے تسمے سے بندھے ہوں۔

401- الٰہی، تُو میرے گناہ میں میری پکڑ نہ کر، میں تیرے کرم کی بدولت تیرا دامن تھامے ہوئے ہوں، کیونکہ تیرا کرم "اظہر من الشمّس" (سورج سے زیادہ ظاہر اور عیاں) ہے اور میں اپنے جرم کے باعث حقیر ذرہ ہوں۔

402- الٰہی، سب ڈرتے ہیں کہ کل کیا ہوگا اور عبداللہ ڈر رہا ہے کہ گزشتہ کل کیا ہوا۔

403- الٰہی، اصلی کام تو وہاں ہے جہاں تیری خبر ہے اور اصلی عیش وہاں ہے جہاں تیرے کرم کی نظر ہے۔

404- الٰہی، اپنے فضل سے مجھے نواز اور اپنے عدل سے مجھے نہ پرکھ۔

405- الٰہی، میں کون ہوں جو تجھ سے خواہش کروں، چونکہ میں اپنی حیثیت سے آگاہ ہوں۔

406- الٰہی، توبہ سے پشیمان ہیں، سمجھ لے کہ نومسلماں ہیں۔

407- الٰہی، اے نعمت دینے والے اور بہت بخشنے والے، آگ اور پانی سے کائنات تخلیق کرنے والے، آدمی کی کوشش تو کھانے اور سونے تک محدود ہے، حجاب کی ذلت اور اسباب کے فتنے اور شوریدہ روزگار اور خراب دل کے بارے میں تیری درگاہ میں فریاد کرتے ہیں۔

408- الهی ، ار بوی دهن روزه دار به نزدیک تو عطرست ، عید عید صومست نه عید فطرست .

409- الهی ، اگر حساب با مایه دارانست من درویشم و اگر با مفلسانست من از همه بیشم .

410- الهی ، چون تو را جویم ؟ که در ملکوت کمتر از مویم .

411- الهی ، دردمند تو از تو شادست و بنده در بند تو عزیز و آزادست .

412- الهی ، اگر بسوزانی سزای آنم و اگر بیامرزی به جای آنم .

413- الهی ، هر روز که برمی آید ناکس ترم و چندان که پیش می روم واپس ترم .

414- الهی ، چنان که کف دریا برلب است کمالات سرمستان تو در نیم شبست .

415- الهی ، اگر مرا به جرم من بگیری من تو را به کرم تو بگیرم و کرم تو از جرم من بیشترست .

416- الهی ، اگر تو را باید عبدالله آن کند که شاید ، و اگر خود را باید، عبدالله آن کند که نشاید .

417- الهی ،عبدالله عمر بکاست اما عذر نخواست .

408- الٰہی، اگر روزے دار کے منہ کی مہک تیرے نزدیک عطر ہے تو پھر عید تو عیدِ صوم ہے نہ کہ عیدِ فطر۔

409- الٰہی، اگر حساب سرمایہ داروں کے ساتھ ہے تو پھر میں درویش ہوں اور اگر مفلسوں کے ساتھ ہے تو پھر سب سے بڑھ کر میں مفلس ہوں۔

410- الٰہی، میں کیسے تجھے تلاش کروں کیونکہ عالمِ ملکوت میں میری حیثیت تو بال سے بھی کم تر ہے۔

411- الٰہی، تیرا یہ دردمند تجھ سے شاد ہے اور یہ بندہ تیری قید میں عزیز اور آزاد ہے۔

412- الٰہی، اگر تُو جلائے، تو میں اسی قابل ہوں اور اگر تُو بخش دے تو اس کا بھی مستحق ہوں۔

413- الٰہی، ہر روز نا ہنجار اور ذلیل تر ہو رہا ہوں اور جس قدر آگے بڑھتا ہوں، اسی قدر پیچھے جا رہا ہوں۔

414- الٰہی، جس طرح سمندر کی جھاگ ساحل پر نمودار ہوتی ہے، اسی طرح تیرے سرمستوں کے کمالات آدھی رات کو عیاں ہوتے ہیں۔

415- الٰہی، اگر تُو مجھے میرے گناہ پر پکڑے گا تو میں تیرے کرم کا دامن تھاموں گا اور تیرا کرم میرے گناہ سے فزوں تر ہے۔

416- الٰہی، اگر کوئی کام تیرے لئے ہے تو عبداللہ ایسا کام کرتا ہے جیسا چاہیے تھا، اور اگر کوئی کام اس کی اپنی ذات کے لئے ہے تو پھر عبداللہ ایسا کام کرتا ہے جو نہیں چاہیے تھا۔

417- الٰہی، عبداللہ بوڑھا ہو گیا لیکن عذر خواہی نہ کی۔

418- الهی ، عذر ها بپذیر و بر عیب های ما مگیر .

419- الهی ، مشرب می شناسم اما وا خوردن نمی یارم ، دل تشنه و در آرزوی قطره ای می زارم ، سقایه مرا سیری نکند ، من در طلب دریایم ، بر هزار چشمه و جوی گذر کردم تا بو که دریا یابم ، در آتش عشق غریقی دیدی ؟ من چنانم ، در دریا تشنه ای دیدی ؟ من آنم ، راست به متحیری مانم که در بیابانم ، فریاد رس که از دست بیدلی به فغانم .

420- الهی ، چون همه آنست که تو خواهی ، از ین مشتی خاک چه خواهی ؟

421- الهی ، ما را گندم مده ، نان ده ، رَز مده ، انگور مان ده ؛ دادن عزتست وبستدن عار .

422- الهی ، اگر دوستی نکردم دشمنی هم نکردم ، اگر بر گناه مصّرم ، اما بریگانگی تو مقّرم .

423- الهی ، اگر توبه بی گناهیست پس تائب کیست و اگر پشیمانیست پس عاصی کیست ؟

424- الهی ، کدام درد ازاین بیش باشد که معشوق توانگر بود و عاشق درویش .

425- الهی ، باز مانده از صحبت تو از اشک حسرت لذت می یابد ، پس یابندۂ تو چه می یابد؟

418- الٰہی، ہمارے عذر کو قبول فرما اور ہمارے عیبوں پر ہماری پکڑ نہ فرما۔

419- الٰہی، میں چشمے کو تو پہچانتا ہوں لیکن دھتکارے جانے کی تاب نہیں رکھتا، دل پیاسا ہے اور میں ایک قطرے کی آرزو میں آہ وزاری کررہا ہوں، پیالے سے میں سیر نہیں ہوتا، مجھے دریا کی طلب ہے، میں نے ہزاروں چشموں اور ندیوں سے چشم پوشی کی، تاکہ دریا کو پاسکوں، کیا تُو نے کسی کو آتشِ عشق میں غریق دیکھا ہے؟ میری وہی حالت ہے، کیا تُو نے کسی کو دریا میں پیاسا دیکھا ہے؟ میں وہی ہوں، ایسا حیرت زدہ ہوں کہ گویا بیابان میں ہوں، میری دادرسی فرما کیونکہ مایوسی کے عالم میں سراپا آہ وفغاں ہوں۔

420- الٰہی، جب سب کچھ وہی ہوتا ہے جو تُو چاہتا ہے، تو پھر اس مٹھی بھر خاک سے کیا چاہتا ہے؟

421- الٰہی، ہمیں گندم نہ دے، نان دے، انگور کی بیل نہ دے، انگور دے، دینا عزت ہے اور لینا عار ہے۔

422- الٰہی، اگر میں نے دوستی نہیں کی تو دشمنی بھی نہیں کی، اگر گناہ کا اصرار کرتا ہوں، تو تیری واحدانیت کا بھی اقرار کرتا ہوں۔

423- الٰہی، اگر توبہ بے گناہی ہے تو پھر تائب کون ہے؟ اور اگر پشیمانی ہے تو پھر عاصی کون ہے؟

424- الٰہی، اس سے بڑا دکھ کیا ہوسکتا ہے کہ معشوق تونگر ہو اور عاشق مفلس درویش۔

425- الٰہی، تیری محفل سے جو محروم ہو وہ حسرت کے آنسوؤں سے لطف اندوز ہوتا ہے، تجھے پالینے والے کو کیا ملتا ہے؟

426- الهی ، آن چه در دست منست ندانم تا روزی کیست وآن چه روزی منست ندانم تا دست کیست ؟

427- الهی ، کار نه به رنگست و نه به پوست است ، بلکه به عنایت دوست است .

428- الهی ، مرا در دل مهر تو به کار ست ورنه چراغ مرده را چه مقدار ست ؟

429- الهی ، چه زیباست ایام دوستان تو با تو ، چه نیکوست معالمت ایشان در آرزوی دیدار تو ، چه خوشست گفت وگوی ایشان در راه جست و جوی تو ، چه بزرگوار ست روزگار ایشان در سر کار تو .

430- الهی ، نواخته ی طور را می گویی که : بدان چشم که در توانگران می نگری در درویشان منگر ، کریما ، تو اولیتر که بدان نظر که در مطیعان نگری در مفلسان نگری .

431- ملکا ، آن جا پرسنده تویی ، دردمند به درد شادست ، بنده در بند تو عزیز تر از آزادست .

432- الهی ، غافلانیم ، نه کافرانیم ، صمدا ، به برکت نواختگان حضرت تو و به برکت گداختگان هیبت تو ، الهی ؛ به برکت متحیران جلال تو و به برکت مقهوران قهر تو ، ای ملکی که همه ملوکان مملوک تو اند ، ای جبّاری که همه جبّاران عالم مجبور تو اند ، ای حفیظی که همه ی اهل عقل محفوظ تو اند ، ای رازقی که همه بشر مرزوق تو اند ، ای غفاری که همه اهل خطا مغفور تو اند ، که ما را به صحرای هدایت آری وازین وحشت آباد به روضه ی قدس برسانی .

426- الٰہی، جو کچھ میرے ہاتھ میں ہے میں نہیں جانتا کہ یہ کس کی روزی ہے اور جو میری روزی ہے میں نہیں جانتا کہ کس کے ہاتھ میں ہے؟

427- الٰہی، کام نہ رنگ کی بدولت سنورتا ہے نہ جِلد سے، بلکہ دوست کی عنایت سے۔

428- الٰہی، میرے دل میں تیری محبت کارفرما ہے ورنہ بجھے چراغ کی اہمیت کیا ہے؟

429- الٰہی، تیرے ساتھ تیرے دوستوں کے دن کتنے اچھے ہیں، اُن کا تیرے دیدار کی آرزو کا معاملہ کتنا حسین ہے، تیری جستجو کی راہ میں ان کی گفتگو کتنی اچھی ہے، تیرے معاملے میں اُن کی قسمت کتنی اچھی ہے۔

430- الٰہی، تُو کوہِ طور کے نوازش یافتہ کو کہتا ہے کہ: جس آنکھ سے تُو دولتمندوں کو دیکھتا ہے، درویشوں کو نہ دیکھ، اے کریم، سب سے بڑی بات یہ ہے کہ تُو جس آنکھ سے اطاعت گزاروں کو دیکھتا ہے، مفلسوں کو بھی اس آنکھ سے دیکھے۔

431- اے شہنشاہ، وہاں پوچھنے والا تُو ہی ہے، دردمند، درد سے شاد ہے، بندہ تیری قید میں آزاد سے زیادہ عزیز ہے۔

432- الٰہی، ہم غافل ہیں، کافر نہیں ہیں، اے صمد، تیرے حضور انعام پانے والوں کے طفیل اور تیری ہیبت سے پگھلنے والوں کے طفیل، الٰہی، تیرے جلال سے متحیر لوگوں کے طفیل اور تیرے قہر سے مغلوب ہونے والوں کے طفیل، اے شہنشاہ کہ سب بادشاہ تیرے مملوک و غلام ہیں، اے جبار کہ دنیا جہاں کے سب جابر تیرے محتاج ہیں، اے حفیظ کہ سب اہلِ عقل تیری حفظ و امان میں ہیں، اے رازق سب بشر تیرے ہی روزی خوار ہیں، اے غفّار کہ سب اہلِ خطا تیرے ہی مغفور و مرحوم ہیں، صحرائے ہدایت کی طرف ہماری راہنمائی فرما، اور اس وحشت آباد سے ہمیں گلزارِ قُدس میں پہنچا۔

433- الهی ! الهی ، ما بیچارگان را از خرمن سوختگان نگردانی. الهی ، به فضل تو خورده ایم ، طاقت عذاب نداریم و در خدمت تو آرام گرفته ایم ، ما را به تازیانه قهر رانده مگردان .

434- الهی ، به برکت خوان تو ، الهی ؛ به حرمت متوکلان حضرت تو ؛ الهی ؛ به برکت خوانندگان که تو ایشان را لبیک گفته ای ، الهی ، به حرمت آن پیران که تو ایشان را از آتش دوزخ آزاد کرده ای ، الهی ، به حرمت آن جوانان که تو ایشان را بخشیده ای ، الهی ؛ به برکت آب چشم عاصیان و یتیمان و ستم رسیدگان ، الهی ؛ به حرمت آن بندگان که تو کار ایشان بی منت خلق بساختی ، الهی ؛ چون عزیزان به ناز پرورده مارا فراموش کنند تو بر ما رحمت کن .

435- الهی ، هر کس بر چیزی ، و من ندانم بر چه ام ؟ بیم آنست که کی پدید آید که من کیم .

436- الهی ، کدام زبان به ستایش تو رسد؟ کدام خرد صفت تو بر تابد؟ کدام شکر با نیکو کاری تو برابر آید؟ کدام بنده به گزارد عبادت تو رسد؟

437- الهی ، ذکر تو مرا دینست و مهر تو مرا آیینست و نظر تو عین الیقینست ، پسین سخنم اینست . لطیفا ، دانی که چنینست .

433- الٰہی، اے الٰہی، ہم بے چاروں کو سوختہ دل لوگوں کے خرمن سے خالی ہاتھ نہ لوٹانا، الٰہی، ہم تیرے فضل و کرم کے باعث تیری نعمتوں سے بہرہ مند ہوئے، ہم میں عذاب جھیلنے کی طاقت نہیں ہے، اور تیری خدمت میں پناہ لئے ہوئے ہیں، ہمیں قہر کے تازیانے سے راندۂ درگاہ نہ کر۔

434- الٰہی، اپنے خوانِ کرم کی برکت کے طفیل، الٰہی، تیری بارگاہ میں توّکل کرنے والوں کی حرمت کے طفیل، الٰہی، تجھے پکارنے والوں کی برکت کے طفیل کہ جن کو تو نے لبیک کہا ہے، الٰہی، اُن بزرگوں کی حرمت کے طفیل کہ جن کو تُو نے دوزخ کی آگ سے آزاد کر دیا ہے، الٰہی، اُن جوانمردوں کی حرمت کے طفیل کہ جن کو تُو نے بخش دیا ہے، الٰہی، گناہگاروں، یتیموں اور مظلوموں کے آنسوؤں کی برکت کے طفیل، الٰہی، اُن لوگوں کی حرمت کے طفیل کہ جن کے کاموں کو تُو نے مخلوق کے احسان کے بغیر سنوارا، الٰہی، جب ناز و نعمت سے پلے عزیز ہمیں فراموش کر دیں، تو ہم پر رحمت فرما۔

435- ہر شخص کا کوئی نہ کوئی نظریہ ہے اور مجھے معلوم نہیں کہ میرا کیا نظریہ ہے؟ ڈر اس بات کا ہے کہ جانے کب عیاں ہو جائے کہ میں کون ہوں۔

436- الٰہی، کون سی زبان ہے جو تیری تعریف پر پوری اتر سکے؟ کون سی عقل ہے جو تیری صفت کو نمایاں کر سکے؟ کون سا شکر ہے جو تیری بھلائیوں کے برابر ادا ہو سکے؟ کون سا بندہ ہے جو کہ پوری طرح تیری عبادت کا حق ادا کر سکے؟

437- الٰہی، تیرا ذکر میرا دین ہے اور تیری محبت میرا دستورِ عمل ہے اور تیری نگاہ عین الیقین ہے، میری آخری بات یہ ہے۔ اے لطیف و کریم، تُو جانتا ہے کہ معاملہ ایسا ہے۔

438- الهی ، بر امید وصل چندان اشک باریدم که بر آب چشم خویش تخم درد بکاریدم . ور سعادت ازلی دریابم ، این درد پسندیدم ، ور دیدهٔ من روزی برتو آید ، آن محنت همه دولت انگاریدم .

439- الهی ، چند خوانی و رانی ؟ بگداختم در آرزوی روزی که در آن روز تو مانی ، تا کی افکنی و برگیری ؟ این چه وعده ست بدین درازی و بدین دیری ؟ سبحان الله ما را برین درگاه همه نیاز ، روزی چه بود که قطره ای از شادی بر دل ما ریزی ؟ تا کی ما را می آب و آتش بر هم آمیزی ؟ ای بخت ما از دوست رستخیزی .

440- الهی ، از آن چه نخواستی چه آید؟ و آن را که نخواندی کی آید؟ ناکشته را از آب چیست ؟ و نابایسته را جواب چیست ؟ تلخ را چه سود گرش آب خوش در جوارست ؟ و خار را چه حاصل از آن کش بوی گل در کنارست ؟ قسمتی رفته نفزوده و نکاسته ، چتوان کرد ، قاضی اکبر چنین خواسته است ، شیطان در افق اعلی زیسته ، و هزاران عبادت برزیده ، چه سود داشت که نبود بایسته .

441- فردا در موقف حساب اگر مرا نوایی بود و سخن را جایی بود گویم : بار خدایا از سه چیز که دارم در یکی نگاه کن . اول سجودی که هرگز جز تو را از دل نخواسته است . دیگر تصدیقی که هر چه گفتی ، گفتم که راست است . سه دیگر چون باد کرم برخاسته است دل و جان جز تو را نخواسته است .

438- الٰہی، وصل کی امید پر اتنے آنسو بہائے کہ اپنی آنکھوں کے آنسوؤں پر درد کے بیج بو دیئے، اور اگر ازلی سعادت کو پا جاؤں تو گویا یہ درد مجھے پسند آ گیا، اگر ایک دن میری نظر تجھ پر پڑ جائے تو میں اپنی تمام تکلیف کو اپنے لئے سرمایہ سمجھوں گا۔

439- الٰہی، تُو کب تک بلاتا رہے گا اور کب تک دھتکارتا رہے گا؟ اس دن کی آرزو میں گھل رہا ہوں کہ جس دن تُو مجھے مل جائے، تُو کب تک گرائے گا اور اٹھائے گا؟ یہ کیسا وعدہ ہے اتنی طوالت کے ساتھ اور اتنی دیر کے ساتھ؟ سبحان اللہ، اس بارگاہ پر ہم اپنی تمام حاجات کے ساتھ آئے ہیں۔ وہ کیسا دن ہو گا جب تُو خوشی کا ایک قطرہ ہمارے دل پر ٹپکا دے گا؟ تُو کب تک ہمارے لئے آگ اور پانی کو باہم ملاتا رہے گا؟ اے ہماری قسمت، دوست کی طرف سے کچھ حوصلہ افزائی کر۔

440- جو چیز تُو نے مانگی ہی نہیں، وہ کیسے وقوع میں آئے گی اور جسے تُو نے بلایا ہی نہیں وہ کب آئے گا، جو بویا ہی نہیں، اسے پانی کی کیا ضرورت اور غیر ضروری بات کی کیا جواب دہی؟ تلخ کو کیا فائدہ اگر اس کے قریب میٹھا پانی موجود ہے؟ اور کانٹے کو کیا فائدہ اگر اس کے پہلو میں پھولوں کی خوشبو ہے، تقدیر لکھی گئی ہے نہ بڑھ سکتی ہے اور نہ کم ہو سکتی ہے، کیا کیا جا سکتا ہے، قاضی القضات نے ایسا ہی چاہا ہے، شیطان اُفقِ اعلیٰ پر رہ رہا تھا، اور اس نے ہزاروں عبادتیں کیں، اُن کا کیا فائدہ ہوا کیونکہ وہ غیر موزوں تھیں۔

441- کل مقامِ حساب پر اگر مجھے بلایا گیا اور بات کرنے کا موقع ملا تو کہوں گا: اے خدا تین چیزیں جو میرے پاس ہیں، ان میں سے کسی پر نظرِ کرم فرما۔ پہلی بات وہ سجدہ جو تیرے علاوہ ہرگز کسی کو نہیں کیا۔ دوسری بات وہ تصدیق کہ جو کچھ تُو نے کہا، میں نے کہا کہ سچ ہے۔ تیسری بات یہ کہ جب بادِ کرم چلنے لگی تو، دل و جان نے تیرے علاوہ کسی اور چیز کی خواہش نہیں کی۔

442- الهی، نمی توانیم که این کار بی تو به سر بریم، نه زهرهٔ آن داریم که از تو به سر بریم، هرگه که پنداریم که رسیدیم از حیرت شمار وا سر بریم. خداوندا کجا باز یابیم آن روز که تو ما را بودی و ما نبودیم تا باز به آن روز رسیم، میان آتش و دود دیم، اگر به دوگیتی آن روز یابیم، برسودیم، ور بود خود را دریابیم به نبود خود خشنود دیم.

443- ای جمالی که سوختگان فراق تو، ثنا و مدح تو بر دفتر بی نیازی تو به خون حیرت می نویسند، ای جلالی که سرگشتگان تو در راه حلال تو منازل حیرت بر فرق دهشت می گذارند، آن دل کدامست که آتشخانه حیرت تو نیست؟ ای راه طلب حق، چه راهی که قدم ها در تو واله شد، ای آتش محبت حق، چه آتشی که دل های عالمی تو را هیزم شد، ای قبله ی ناگزیر، چه قبله ای که هر که روی در تو آورد، دمار از جانش برآوری.

444- الهی، به هزاران آب بشستی تا آشنا کردی با دوستی و یک شستنی ماند، آن که مرا از من بشویی تا از پس خود برخیزم و تو مانی .

445- الهی، نه ظالمی که گویم زنهار و نه بر تو حقی دارم که گویم بیار، کار تو داری می دار، این انداختهی خود را بردار.

446- الهی، گناه در جنب کرم تو زبونست، زیرا که کرم قدیم و گناه اکنونست. آن چه تو راست، ندانم که که راست و آن چه نصیب توست، ندانم که کجاست، چون روزی تو از دیگران جداست، این همه جان کندن بیهوده چراست.

442- الٰہی، ہم یہ کام تیرے بغیر سر انجام نہیں دے سکتے نہ اتنی جرأت ہے کہ تجھ سے قطعِ تعلق کر دیں، جب یہ سمجھتے ہیں کہ پہنچ گئے ہیں تو روزِ حساب کی حیرت سے معاملہ تمام سمجھتے ہیں۔ اے خداوند، وہ دن کہاں پائیں گے کہ تُو ہمارے لئے تھا اور ہم نہیں تھے تا کہ دوبارہ اس دن کو پاسکیں۔ ہم تو آگ اور دھوئیں کے درمیان ہیں۔ اگر دو جہانوں کے بدلے اس دن کو پا سکیں تو ہم فائدے میں ہوں گے اور اگر ہم اپنی ہستی کو پالیں تو اپنی نیستی پر خوش ہوں گے۔

443- اے شانِ جمالی، تیرے فراق زدگان، تیری حمد وثنا کو تیری بے نیازی کی بیاض میں حیرت کے خون کے ساتھ لکھتے ہیں، اے شانِ جلالی، تیرے سرگشتہ لوگ، تیرے پاک راستے پر دہشت کے باوجود حیرت کی کئی منزلیں طے کرتے ہیں، ایسا کون سا دل ہے جو تیرے کرشموں پر آتش خانۂ حیرت نہیں؟ اے طلبِ حق کی راہ، تُو کیسا راستہ ہے کہ قدم تجھ پر فریفتہ ہو گئے، اے حق کی آتشِ محبت، تُو کیسی آتش ہے کہ ایک عالم کے دل تیرا ایندھن بن گئے؟ اے ناگزیر قبلہ، تُو کیسا قبلہ ہے کہ جو کوئی تیری طرف رُخ کرتا ہے، تُو اسے جان سے مار ڈالتا ہے۔

444- الٰہی، تُو نے ہزاروں پانی سے دھو کر دوستی سے آشنا کیا، اور ایک دھلائی باقی رہ گئی، وہ یہ کہ مجھے میری انا سے پاک کر دے تا کہ میں اپنے آپ کو بھول جاؤں اور تُو باقی رہ جائے۔

445- الٰہی، نہ تو تُو ظالم ہے کہ میں کہوں ڈرو اور نہ تجھ پر میرا کوئی حق ہے کہ میں کہوں مجھے دے، تیرا ہی کام ہے تُو ہی جانے، اپنے اس گرے ہوئے کا ہاتھ تھام لے۔

446- الٰہی، گناہ تیرے کرم کے آگے زبوں و خوار ہے، کیونکہ کرم تو قدیم سے ہے اور گناہ ابھی ہوا ہے۔ اے انصاری، جو کچھ تیرے لئے ہے میں نہیں جانتا کہ کس کا ہے اور جو کچھ تیرے نصیب میں ہے، میں نہیں جانتا کہ کہاں ہے، چونکہ تیری روزی دوسروں سے جُدا ہے، اس قدر بے فائدہ جان مارنا کس لئے ہے؟

447- الهی ، چون پاکان راا ستغفار باید کرد، ناپاکان را چه کار شاید کرد.

448- الهی ، جمال من در بندگیست یا نه، زبان من به یاد تو کیست ؟ دولتم آنست که مذکور تو ام، ور نه در ذکر من مرا قیمت چیست ؟

449- الهی ، همه از حیرت به فریادند، و من به حیرت شادم، به یک لبیک در همه ناکامی برخود بگشادم. دریغا روزگاری که نمی دانستم که لطف تو را دریازم.
الهی ، در آتش حیرت آویختم چون پروانه در چراغ ، نه جان رنج تپش دیده، نه دل الم داغ .

450- الهی ، در سر آب دارم و در دل آتش، در باطن ناز دارم، در ظاهر خواهش. در دریایی نشستم که آن را کران نیست. به جان من دردیست که آن را درمان نیست. دیدهٔ من بر چیزی آمد که وصف آن را زبان نیست.

451- الهی ، پیوسته در گفت و گویم ، تا وا نمایی ، در جست و جویم. از بی قراری در میدان بی طاقتی می پویم ، در میان کارم، اما بویی نمی بویم، الهی ، مرکب واایستاد و قدم بفرسود، همراهان برفتند، واین بیچاره را جز تحیر نیفزود.

447- الٰہی، جب پاک لوگوں کو استغفار کرنا چاہیے،تو ناپاک لوگوں کو کیا کرنا چاہیے؟

448- الٰہی، میری شانِ جمال بندگی میں ہے، اگر نہیں تو میری زبان کی کیا حیثیت کہ تجھے یاد کرے؟ میری دولت ونعمت تو یہ ہے کہ تیرا مذکور رہوں، ورنہ میری کیا حیثیت ہے کہ میرا ذکر کیا جائے؟

449- الٰہی، سب حیرت میں فریاد کر رہے ہیں، اور میں حیرت میں شاداں ہوں، میں نے ایک لبیک سے تمام ناکامیوں کا دروازہ اپنے لئے کھول لیا، افسوس ہے اُن دنوں پر جب یہ نہیں جانتا تھا کہ تیرے لطف وکرم کا متلاشی بنوں، الٰہی، حیرت کی آگ میں ایسے معلق ہوں جیسے چراغ پر پروانہ، جان نے تپش کی تکلیف دیکھی ہے نہ دل نے داغ کا دکھ۔

450- الٰہی، میرے سر میں پانی ہے اور دل میں آگ، میرے باطن میں ناز ہیں اور ظاہر میں خواہش، میں ایسے سمندر میں بیٹھا ہوا ہوں جس کا کوئی کنارہ نہیں ہے، میری جان میں ایسا درد ہے جس کا کوئی درماں نہیں، میری آنکھ ایک ایسی چیز پر آ پڑی ہے کہ جس کے وصف کے لئے زبان نہیں ہے۔

451- الٰہی، میں دائم گفتگو میں ہوں، جب تک تُو اپنی جلوہ نمائی نہیں کرتا، میں جستجو میں ہوں۔ ناتوانی کے میدان میں بے قراری سے راہ پیما ہوں، میں کام میں لگا ہوا ہوں، لیکن کسی طرح کی مہک نہیں آ رہی، الٰہی، سواری رک گئی ہے اور قدم تھک گئے ہیں، ہم سفر میں آگے نکل گئے ہیں، اور اس بیچارے کے لئے تحیّر کے سوا کسی چیز کا اضافہ نہیں ہوا۔

452- الهی ، به عزت دعوت قومی لیلاً ونهاراً که ما را از صفت آیات بینات کلام ربانی عصمتی هر چه تمامتر ارزانی دار .

453- الهی ، اگر این آه ما از دعویست سزای آنی ، ور لافست به جای آنی ، ور صدقست وفای آنی ؛ الهی ، اگر دعویست سخن راست است ، ور لافست ناز راست است ، ور صدقست کار راست است ، ار دعویست ، سخن راست است ، ور لافست از آن است که دل شادست ، ور صدقست از تاوان آزاد است ؛ الهی ، تو دانی که کدامست ، اگر دعوی بر کرم عرض کنی ، ناز مرا ضرورتست .

454- الهی ، چه کنم تا تو را شایم وخون دل از دیده بپالایم .

455- الهی ، نه کلید دارم که در بگشایم ونه کرم دارم که برخود ببخشایم ، ای یگانه یی که در آفرینش مقدّسی ، چه شود اگر در دم بازپسین ، مفلسی را به فریادرسی ؟

456- الهی ، می لرزم از آن که نه ارزم ، وز آن که نه ارزم چه سازم ، جز از آن که می سوزم تا ازین افتادگی برخیزم .

457- الهی ، از بخت خود چون پرهیزم ، واز بودنی کجا گریزم ، وناچاره را چه آمیزم ، ودر هامون کجا گریزم ؟

458- الهی ، اگر نجات من در صلاح من ، اینت نارسته ی من ، وگر خلاص من در اخلاص من ، اینت پای بسته ی من .

452- الٰہی، اُس نافرمان قوم کو رات دن دی گئی دعوت [1] کی تکریم کے طفیل کہ جو ہمارے لئے کلامِ ربّانی کی روشن دلیل کی مانند ہے، ہم کو زیادہ سے زیادہ عصمت و پارسائی عطا فرما۔

453- الٰہی، اگر یہ ہماری آہ، دعوے کے طور پر ہے، تو تُو اس کا سزاوار ہے، اور اگر لاف ہے تو اس کے لائق بھی تُو ہے، اور اگر صدق ہے تو تُو اس کی تعمیل ہے، الٰہی، اگر دعویٰ ہے تو بات صحیح ہے، اور اگر لاف ہے تو ناز ٹھیک ہے، اور اگر صدق ہے تو کام درست ہے، اگر دعویٰ ہے تو بات صحیح ہے، اور اگر لاف ہے تو اس وجہ سے کہ دل شاد ہے اور اگر صدق ہے تو تاوان و جرمانہ سے آزاد ہے۔ الٰہی، تُو ہی جانتا ہے کہ یہ کون سی ہے۔ اگر تُو دعوے کو اپنے کرم پر مامور کرتا ہے تو میرا ناز کرنا ضروری ہے۔

454- الٰہی، کیا کروں کہ تیرے قابل ہو جاؤں اور آنکھوں سے خونِ دل کو صاف کروں۔

455- الٰہی، نہ تو میرے پاس چابی ہے کہ دروازہ کھول سکوں اور نہ میرے پاس اتنی توفیق ہے کہ خود کو بخش سکوں۔ اے یگانہ و یکتا، تُو جو کہ ہر چیز سے مقدس ہے، کیا ہی اچھا ہو اگر تُو عالمِ نزع میں، اس مفلس کی فریاد رسی فرمادے۔

456- الٰہی، میں اس بات سے کانپتا ہوں کہ تیرے قابل نہیں ہوں، اور چونکہ میں کسی قابل نہیں ہوں لہٰذا کیا کروں، سوائے اس کے کہ دل جلا رہا ہوں تا کہ اس درماندگی سے نکل سکوں۔

457- الٰہی، اپنے مقدّر سے کیسے بچوں اور ہونی سے کہاں بھاگوں اور بےکس و لاچار کے ساتھ کیا میل جول رکھوں اور صحرا میں کہاں بھاگ جاؤں؟

458- اگر میری نجات میری بہتری میں ہے تو میری عدم نجات حیرت ناک ہے، اور اگر میری نجات میرے خلوصِ نیّت کی بدولت ہے تو میرے بندھے ہوئے پاؤں باعثِ حیرت ہیں۔

---

1 قرآنِ کریم، سورۂ نوح (71)، آیت 05

459- الهی ، همه به تن غریبند ومن به جان و دل غریبم ، همه در سفر غریبند ومن در حضر غریبم .

460- الهی ، از کرم همین چشم داریم ، و از لطف تو همین گوش داریم . بیا مرز مارا که بس آلوده ایم بکرد خویش ، بس در مانده ایم بوقت خویش ، بس مغروریم به پندار خویش ، بس محبوسیم در سزای خویش ، دست گیر مارا بفضل خویش ، باز خوان مارا بکرم خویش ، بارده مارا باحسان خویش .

461- الهی ، جوهری است بر خاک اوفتاده ، میان راه ، عالم از قیمت آن جوهر ناآگاه ، صاحب دولتی بسر آن رسید ناگاه ، پادشاهی جاوید یافت بی طبل و کلاه ، از قیمت آن جوهر بر راه چیزی نکاست ، قیمت آن جوهر هم که دی بود بجاست ، نور جوهر کرا تابان است ؟ آنرا که عنایت معلوم است ، گله برخاست .

462- خداوندا ، عابدان وصف بزرگواری تو شنودند ، گردنها بسته کردند ، سلطانان وصف علاء تو شنیدند ، از بیم قهر تو گردن نهادند ، عاصیان صفت رحمت تو شنیدند ، امیدها دربستند .

463- الهی ، من چه دانستم که برکشته دوستی قصاص است ؟ چون بنگرستم ، این معاملت ترا با خاص است .

459- الٰہی، سب جسمانی لحاظ سے غریب الوطن ہیں اور میں جان و دل سے غریب الوطن ہوں۔ سب سفر میں غریب الوطن ہیں اور میں حضر میں غریب الوطن ہوں۔

460- الٰہی، تیرے کرم سے ہمیں یہی اُمید ہے۔ تیرے لطف سے ہمیں یہی توقع ہے۔ ہمیں معاف کر دے کہ ہم اپنے برے اعمال سے بہت آلودہ ہو چکے ہیں، ان دنوں ہم بہت ہی درماندہ ہو چکے ہیں، اپنی سوچ اور فکر پر بہت فریفتہ ہو گئے ہیں، اپنے ہی مکافاتِ عمل کے بہت زیادہ قیدی ہو گئے ہیں، اپنے فضل سے ہماری دستگیری فرما۔ اپنے کرم سے ہمیں واپس بلا لے۔ اپنے احسان سے ہمیں رسائی عطا کر۔

461- الٰہی، راستے میں خاک پر گرا ایک موتی ہے۔ دنیا اس موتی کی قیمت سے آگاہ نہیں ہے، اچانک ایک صاحبِ دولت اس تک پہنچا، اس نے بغیر طبل و کلاہ کے دائمی بادشاہی حاصل کر لی، راستے پر پڑے اس موتی کی قیمت میں کوئی کمی نہ ہوئی، اس موتی کی جو قیمت کل تھی وہی اب بھی برقرار ہے، موتی کا نور کس کیلئے چمکتا ہے؟ جس کو عنایت کا علم ہو جاتا ہے اس کا گلہ و شکوہ موقوف ہو جاتا ہے۔

462- اے خداوند، عبادت گزاروں نے جب تیری بزرگواری کے اوصاف سنے تو سجدے میں گر گئے۔ بادشاہوں نے جب تیری رفعت کے بارے میں سنا تو تیرے قہر کے خوف سے گردنیں جھکا دیں۔ گناہگاروں نے جب تیری رحمت کے بارے میں سنا تو امیدیں لگا لیں۔

463- الٰہی، مجھے کیا معلوم تھا کہ دوستی میں مارے جانے کا قصاص ہوتا ہے، جب غور سے دیکھا تو تیرا یہ معاملہ خاص لوگوں کے ساتھ ہے۔

464- الهی ، یکبار این پردهٔ من از من بدار، وعیب هستی من از من وا دار، ومرا در دست کوشش بمگذار .

465- الهی ،کرد ما گرد ما درمیار، وزیان ما از ما وا دار، ، ای کردگار نیکو کار، آنچه بی ما ساختی ، بی ما راست دار، وآنچه تو بر تا وی بما مسپار .

466- الهی ، بر تارک ما خاک خجالت نثار مکن و مارا ببلای خود گرفتار مکن .

467- الهی ، ترا آنکس بیند، که ترا در ازل دید، ، و وی ترا دید که : دو گیتی اورا ناپدید، وترا او دید که نا دیده پسندید .

468- الهی ، نه پیدا که عزت قدم ، رهی را چه ساخته از انواع کرم ، رهی را اول قصدی دهد غیبی ، تا از جهانش باز برد، پس کششی دهد قربی ، تا از آب وگل باز برد، چون فرد شود، آنگه وصال فرد را شاید: جویندهٔ تو همچو تو فردی باید آزاد ز هر علت و دردی باید، زان می نرسد بوصل تو هیچ کسی ، کاندر خور غمهای تو مردی باید .

469- الهی ،من چه دانستم که : مزدور است ،کسی کورا بهشت راس المال است ، و عارف اوست که در آروزی یک لحظهٔ وصالست ـمن دانستم که حیرت بوصال تو طریق است ، وترا او بیش جوید، که درتو غریق است .

464- الٰہی، ایک بار میرے اس پردے کو مجھ سے ہٹالے، اور میرے وجود کا عیب مجھ سے دور فرمادے، اور مجھے میری کوشش کے حوالے نہ کر۔

465- الٰہی، ہمارے کردار کو ہمارے سامنے نہ لا، ہمارا نقصان ہم سے دور فرما، اے خداوند نیکوکار، تُو نے جس چیز کو ہمارے بغیر بنایا، اسے ہمارے بغیر صحیح رکھ۔ اور جس چیز کو بنانے پر تُو قادر ہے وہ ہمارے سپرد نہ کر۔

466- الٰہی، ہمارے سروں میں شرمندگی کی خاک نہ ڈال اور ہمیں خود بینی اور خود پرستی کی لعنت میں مبتلا نہ کر۔

467- الٰہی، تجھے وہ دیکھ سکتا ہے، کہ جس نے تجھے ازل میں دیکھا ہو، اور تجھے اس نے دیکھا کہ جس کے لئے دونوں جہان بے معنی تھے۔ تجھے اس نے دیکھا کہ جس نے تجھے دیکھے بغیر پسند کیا۔

468- الٰہی، یہ معلوم نہیں ہے کہ شانِ ازلی نے اس بندے پر کس کس طرح کی نوازشیں کی ہیں۔ وہ بندے کو پہلے غیبی ارادہ و عزیمت عطا کرتی ہے تا کہ اسے اس کی دنیا سے بیگانہ کردے۔ پھر اس کو قرب کی کشش سے نوازتی ہے تا کہ اسے تن بدن سے بیگانہ کردے، جب وہ منفرد ہو جائے تب وہ منفرد ذات کے وصال کے قابل ہوتا ہے، تیرا متلاشی تیری طرح ایسا منفرد شخص ہونا چاہیے جو کہ ہر علت و درد سے آزاد ہو۔ لہٰذا ہر شخص تیرے وصل کو اس لئے نہیں پا سکتا کیوں کہ اس کے لئے ایسا بندہ چاہیے کہ جو تیرے غموں کو برداشت کرنے کے قابل ہو۔

469- الٰہی، مجھے کیا معلوم تھا کہ مزدور وہ ہے، جس کے لئے بہشت اصل سرمایہ ہے، عارف وہ ہے جو وصال کے ایک لحظہ کی آرزو میں ہے۔ میں جان گیا کہ حیرت تیرے وصال کا ایک راستہ ہے اور وہی تجھے زیادہ تلاش کرتا ہے جو تجھ میں کھویا ہوا ہے۔

470- الهی ، درد و درمان ،غم و شادی ،فقر و غنی ، این همه صفت سالکانست ، در منازل راه ، اما مرد که به مقصد رسید ، اورا نه مقام است نه منزل ، نه وقت و نه حال ، نه جان و نه دل .

471- الهی ، او که یک نظر دید، عقل او پاک برمید ، پس او که دایم به دیدهٔ دل ترا دید، چون بیارمید؟

472- الهی ، ای باری به برّ و هادی به کرم ،فرو ماندم در حیرت یک دم .

473- الهی ،من بقدر تو نادانم ، و سزای ترا ناتوانم ، در بیچارگی خود سرگردانم ، و روز بروز در زیانم . چون منی چون بود؟ چنانم ، ، و از نگرستن در تاریکی به فغانم ، که خود بر هیچ چیز هستما ندانم ،چشم به روزی دارم که تو مانی و من نمانم ، چون من کیست؟ گر آن روز بینم ! ور بینم بجان فدا آنم .

474- الهی ، یافت جستن زندگانیست ، و جوینده نا یافتن زندانیست ، و چندان که میان آن و این معانیست ، یگانگی ترا نشانیست ، و هر چه نه بتو باقیست فانیست .

475- الهی ،من نه به خدمت صحبت ترا می بها سازم ، که در صحبت حرمت می نگاه دارم ، من به هوای دل در خدمتم ، کی بفرمانم .

470- الہٰی، درد و درماں، غم و شادی، فقر و دولتمندی، یہ سب راستے کی منزلوں میں سالکین کی صفات ہیں، لیکن جو جواں مرد مقصد کو پہنچا، اس کے لئے نہ مقام ہے نہ منزل، نہ وقت ہے اور نہ حال، نہ جان ہے اور نہ دل۔

471- الہٰی، جس نے تجھے ایک نظر دیکھا اس کی عقل بالکل کھوگئی، پس وہ جس نے تجھے ہمیشہ دل کی آنکھ سے دیکھا، وہ کیسے قرار پاسکتا ہے؟

472- الہٰی، تُو اپنی نیکی و بھلائی کے لحاظ سے باری تعالیٰ ہے اور اپنے کرم کے لحاظ سے راہنما ہے، میں حیرت میں ایک دم ڈوب گیا ہوں۔

473- الہٰی، میں تیری عظمت و شان کے بارے میں نادان ہوں، اور تیری طرف سے بری پاداش کے لئے ناتوان ہوں۔ اپنی بے چارگی کے باعث سرگرداں ہوں، اور آئے دن نقصان میں ہوں۔ چونکہ میرا خمیر ایسا ہے، اس لئے میں ایسا ہوں اور تاریکی میں دیکھنے پر آہ وفغاں کررہا ہوں۔ مجھے معلوم نہیں ہے کہ میں خود کس چیز پر ہوں۔ مجھے اس دن کا انتظار ہے کہ تُو ہوگا اور میں نہیں ہوں گا۔ میرے جیسا کون ہوگا؟ اگر میں اس دن کو دیکھ سکوں، اور اگر دیکھ لوں تو اس پر جان قُربان کردوں۔

474- الہٰی، شناخت کی تلاش و جستجو دراصل زندگی ہے، اور ڈھونڈنے والے کیلئے نہ ملنا قید ہے، حُجّت بازی کے درمیان تو کئی نکات ہیں، تیرے بارے میں بے مثل و بے مثال ہونا ہی تیری نشانی ہے، اور ہر وہ چیز جو تجھ سے وابستہ نہیں، وہ فانی ہے۔

475- الہٰی، میں تیری محفل میں خدمت گزاری کی وجہ سے اپنے آپ کو اہمیت نہیں دیتا کیونکہ مجھے محفل میں تیری عزت کا پاس ہے۔ میں تو اپنے دل کی خواہش پر تیری خدمت میں ہوں نہ کہ کسی حکم پر۔

476- الهی ، دردمی دانم دارو نمی دانم ، یا می دانم ، خوردن نمی توانم ، نه یارم گفت این همه درد چرا بهرهٔ من؟ ، نه دست رسد به معدن چارهٔ من ، به شغل درد و بیم تاوان ، به ماتم نشستن چند توان .

477- الهی ، ترا بِرّ که حق است که جز زتو نیست؟ از چه کسی نشان که : حق و حقیقت یکیست .

478- الهی ، من بماندم بر یک نظاره ، خود نظاره گشتم یکباره ، درمیدان نظاره ام یک سواره ، فریاد بتو از پنداره .

479- الهی ، مرا بر آگاهی فرو مگذار ، که آگاهی همه شغل است ، و در دانش مبند ، که دانش همه درد است ، و تا رهی بخود است ، جوی خشک و آهن سرد است ، و او که از زهد به ثنا راضی است محجوب است ، و نیم درم در کنف صوفی کنز است .

480- الهی ، ارت بشناسم حیران کنی ، و ارَت نشناسم ویران کنی ، و ار قصد تو کنم بر من تاوان کنی ، و ار باز گردم بیقرار کنی ، در مانم در تو ، هیچ ندانم که چون کنی؟

481- الهی ، اکنون که من بر من تاوان ، تو آفتاب صفوت بر من تاوان . بشرک از شرک برستن نتوان ، بنجاست نجاست شستن نتوان ، و بخویشتن از خویشتن رستن نتوان ، عجب آن است که به جستن فرمان ، و جستن رمیدن است جاویدان ، هر که بجستن یاوید گم است و گمان .

476- الٰہی، مجھے درد کا تو پتا ہے لیکن دوا نہیں جانتا۔ یا اگر جانتا ہوں تو اس کو کھا نہیں سکتا۔ نہ یہ کہہ سکتا ہوں کہ یہ سارے درد میرے لئے کیوں ہیں؟ نہ ہی علاج گاہ تک میری رسائی ہے۔ درد کے مشغلے اور سزا کے خوف کے باعث کب تک ماتم میں بیٹھا جا سکتا ہے۔

477- الٰہی، تیری نیکی اور بھلائی جو کہ حق ہے اور صرف تو ہی اس کا مالک ہے، کون شخص اس کی نشاندہی کرے کہ حق اور حقیقت ایک ہی ہیں؟

478- الٰہی، میں ایک نظارے میں کھو گیا، دفعتاً میں خود ہی نظارہ بن گیا، نظارے کے میدان میں بے نظیر اور بے مثال ہوں، شک وگمان سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

479- الٰہی، مجھے آگاہی پر مت چھوڑ، کیوں کہ آگاہی تو صرف مشغلہ ہے، اور دانش میں نہ باندھ کہ دانش تو صرف درد ہے اور جب تک بندہ خود بینی میں مبتلا ہے، ندی خشک ہے اور لوہا ٹھنڈا ہے۔ اور وہ جو زہد و پرہیزگاری کی بجائے ثنا پر راضی ہے، وہ محبوب ہے اور صوفی کی جیب میں آدھا درم بھی خزانہ ہے۔

480- الٰہی، اگر تجھے پہچان لوں تو تُو حیران کر دیتا ہے اور اگر تجھے نہ پہچانوں تو تُو ویران کر دیتا ہے۔ اور اگر تیرا ارادہ کروں تو تُو مجھے تاوان لگا دیتا ہے اور اگر واپس پلٹوں تو تُو بیقرار کر دیتا ہے۔ اگر تیرا ہو کر رہ جاؤں تو کچھ معلوم نہیں کہ تُو کیا کرے گا؟

481- الٰہی، اب جب کہ میں اپنے آپ کے لئے تاوان ہوں، تُو اپنے آفتابِ صفوت واخلاص کو مجھ پر روشن وتاباں کر دے۔ شرک کے ذریعے شرک سے نجات نہیں پائی جا سکتی۔ نجاست سے نجاست کو نہیں دھویا جا سکتا۔ اور از خود اپنے آپ سے چھٹکارا نہیں پایا جا سکتا۔ عجب بات یہ ہے کہ جستجو کرنے کا حکم ہے، جب کہ جستجو درحقیقت ہمیشہ کے لئے فرار ہے۔ جس نے ڈھونڈنے سے پالیا وہ وہم وگمان میں کھو گیا۔

482- الهی ، این چیست ؟ کی دوستان خود را کردی ، که : هر کی ایشان را جست ترا یافت ، وتا ترا ندید ایشانرا نشناخت .

483- الهی ،تویی که دوستی راشایی ، که در وقت خشم به بخشایی .

484- الهی ، نظر خود بر ما مدام کن ، و ما را بر داشته ی خود نام کن ، و بوقت رفتن بر جان ما سلام کن .

485- الهی ، اگر با دوستان تو نه رمه ام ، آخر از هشتم اصحاب کهف نه کمم .

486- الهی ، نه در بندم و نه آزادم ، از خود رنجور و از تو دلشادم . از زندگانی خود در عذابم . گویی که بر آتش کبابم ، نه خورد پیدا و نه خوابم ، درمیان دریا تشنه ی آبم ، از آنکه از خود در حجابم ، منتظرم تا کی رسد جوابم ؟

487- الهی ، نواختن خود را صفت است ، اما در نواخت بدیدن مرا راحت است . خشم بر بیگانگان است ، و رشک بر دوستان است ، اما عتاب درمیان است .

488- الهی ، اگر تن مجرم است ، دل مطیع است ، اگر بنده گناهکار است ، کرم تو شفیع است .

489- الهی ، ما را افرا جرم مگذار ، یا جرم را از ما درگذار .

490- الهی ، رنجورم ، تا چرا نه یک رنگم ، مگر با بخت بد به جنگم ، گاه بهشتیان را فخر ، وگاه دوزخیان را ننگم .

482- الٰہی، تُو نے اپنے دوستوں کے ساتھ یہ کیا کیا ہے، کہ جس نے انہیں پا لیا، اُس نے تجھے پا لیا۔ اور جب تک اس نے تجھے نہ دیکھا، انہیں بھی نہ پہچانا۔

483- الٰہی، تُو ہی ہے کہ جو دوستی کے لائق ہے، کہ جو غصے کی حالت میں بھی معاف کر دیتا ہے۔

484- الٰہی، اپنی نظر کرم ہم پر ہمیشہ رکھ۔ اور اپنی اس خوشنودی کو ہم پر مکمل کر دے۔ اور ہمارا اپنے برگزیدہ بندوں میں شمار کر۔ اور جان کنی کے وقت ہماری روح پر سلام کر۔

485- الٰہی، اگر تیرے دوستوں کے گروہ میں شامل نہیں ہوں، تو اصحابِ کہف کے آٹھویں ساتھی (قطمیر نامی کتے)[1] سے تو کم نہیں ہوں۔

486- الٰہی، نہ قید میں ہوں اور نہ ہی آزاد ہوں، میں خود سے آزردہ ہوں لیکن تجھ سے دلشاد ہوں۔ میں اپنی زندگی کی وجہ سے عذاب میں ہوں۔ ایسے جیسے آگ پہ کباب ہو گیا ہوں، مجھے کھانے پینے کا ہوش ہے اور نہ سونے کا، سمندر کے درمیان پانی کا پیاسا ہوں، کیوں کہ میں اپنی ہی وجہ سے حجاب میں ہوں، منتظر ہوں کہ کب جواب آتا ہے۔

487- الٰہی، نوازنا بجائے خود ایک خوبی ہے۔ لیکن نوازتے ہوئے دیکھنا میرے لئے باعث راحت ہے، غصہ تو بیگانوں پر آتا ہے، اور رشک دوستوں پر، لیکن درمیان میں عتاب ہے۔

488- الٰہی، اگر تن مجرم ہے تو دل مطیع ہے، اگر بندہ گناہگار ہے، تو تیرا کرم شفیع ہے۔

489- الٰہی، ہمیں جرم کے قریب نہ لے جا، یا جرم کو ہم سے دور کر دے۔

490- الٰہی، غمگین ہوں کہ میں کیوں یک رنگ نہیں ہوں، شاید اپنے برے نصیب کے ساتھ جنگ کر رہا ہوں، کبھی بہشتیوں کیلئے باعثِ فخر ہوں، اور کبھی دوزخیوں کیلئے باعثِ عار ہوں۔

---

1 قرآنِ کریم، سورۃ الکھف (18)، آیت نمبر 22

491- الهی ، باک نداریم به هر صفت که ما را بداری ، اما ما را به آوردن طاعت خود توفیق بده ، و هر گونه خواهی دار ، و روزی من از حلال بده ، و هر چه خواهی ده ، ومرا به هر صفتی که خواهی میران ، ولیکن مسلمان میران .

492- الهی ، اگر کار به گفتار است ، بر سر گویندگان تاجم واگر به کردار است ، به کلمه گفتن محتاجم .

493- الهی ، اگر حسنات با مایه داران است ، من درویشم ، واگر با مفلسانست ، من درپیشم .

494- الهی ، اگر نظر فاسقان بر زر و سیم است ، ونظر صادقان بر خوف و بیم است ، اما نظر عبدالله بیچاره بر نوزده حرف بسم الله الرحمٰن الرحیم است .

495- الهی ، زبانم در سر ذکر شد ، ذکر در سر مذکور ، دل در سر مهر شد ، مهر در سر نور ، جان در سر عیان شد ، عیان از بیان دور ، پیداست که نازیدن مزدور به چیست ؟ ونازیدن عارف به کیست ؟

496- الهی ، آنچه من از تو دیدم دو گیتی بیاراید ، عجب این است که جان من از بیم داد تو می نیاساید .

497- الهی ، اگر از نعمت گویم حرز گردنست ، و اگر نگویم طوق آن در گردنست -

498- الهی ، میدانی که ناتوانم ، پس از بلا برهانم .

499- الهی ، بر رخ از خجالت گرد داریم ، وو در دل از حسرت درد داریم ، و روی از شرم گناه زرد داریم ، اگر بر گناه مصریم ، بر یگانگی تو مقریم .

491- الٰہی، ہمیں کوئی خوف نہیں ہے تُو جیسا بھی رکھنا چاہتا ہے رکھ۔ لیکن ہمیں اپنا اطاعت گزار بننے کی توفیق دے، تُو جیسے رکھنا چاہتا ہے رکھ لیکن مجھے حلال روزی نصیب فرما، اور جو کچھ چاہتا ہے عطا کر۔ مجھے جس طرح بھی مارنا چاہتا ہے مار، لیکن بطور مسلمان مار۔

492- الٰہی، اگر گفتار اہم ہے تو میں سب کے سر کا تاج ہوں اور اگر کردار اہم ہے تو میں ایک لفظ کہنے کے لئے بھی محتاج ہوں۔

493- الٰہی، اگر بھلائیاں مالدار لوگوں کے لئے مخصوص ہیں تو میں درویش ہوں اور اگر مفلسوں کے لئے ہیں تو میں پیش پیش ہوں۔

494- الٰہی، اگر فاسقوں کی نگاہ مال وثروت پر ہے، اور صادقین کی نظر خوف وبیم پر ہے، تو عبداللہ بیچارے کی نظر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے انیس حرفوں پر ہے۔

495- الٰہی، میری زبان ذکر میں مشغول ہوگئی، ذکر، مذکور میں محو ہوگیا، دل مہر ومحبت میں کھو گیا، محبت نور میں ڈوب گئی، روح عیاں میں بے خود ہوگئی، عیاں ناقابلِ بیاں ہوگئی، بس معلوم ہوا کہ مزدور کس بات پر نازاں ہے؟ اور عارف کا ناز کرنا کس بات پر ہے؟

496- الٰہی، میں نے جو تیرا منظر دیکھا ہے وہ دو جہانوں کی زینت ہے، عجیب بات یہ ہے کہ میری جان تیرے عدل کے خوف سے بے قرار ہے۔

497- الٰہی، اگر نعمت کی بات کہوں تو وہ حرزِ جان ہے، اگر نہ کہوں تو وہ طوقِ گردن ہے۔

498- الٰہی، تُو جانتا ہے کہ میں ناتواں وکمزور ہوں، پس مجھے اس مصیبت سے چھٹکارا دے۔

499- الٰہی، ہمارے چہرے پر شرمندگی کی گرد ہے، اور دل میں حسرت کا درد ہے، اور چہرے گناہ کی شرم سے زرد ہیں۔ اگر ہم گناہ پر مصر ہیں، تو تیری یکتائی کا بھی اعتراف کرتے ہیں۔

500- الهی ، بلطف ما را دستگیر و پای دار ، که دل در قرب کرم است و جان در انتظار ، و در پیش حجاب بسیار .

501- الهی ، اقرار کردم به مفلسی و هیچ کسی ، ای یگانه که از همه چیز مقدسی ، چه شود اگر مفلسی را بفریاد رسی ؟

502- خداوندا ، هر که در تو رسید غمان وی برسید ، هر که ترا دید جان وی به خندید ، بنازتر از ذاکران تو در دوگیتی کیست ؟ و بنده را اولیتر از شادی تو چیست ؟ ای مسکین تو خود یاد کرد و یاد داشت وی چه شناسی ؟ سفر نکردهٔ منزل چه دانی ؟ دوست ندیدهٔ از نام ونشان وی چه خبر داری ؟

503- الهی ، من چه دانستم که مزدور اوست که بهشت باقی او را حظ است ؟ و عارف اوست که در آرزوی یک لحظه است ، من چه دانستم که مزدور در آرزوی حور وقصور است ، و عارف در بحر عیان غرقهٔ نور است .

504- الهی ، من چه دانستم که این دود آتش داغ است ، من پنداشتم که هر جا که آتشی است چراغ است ، من چه دانستم که در دوستی کشته را گنا هست ، وترا او بیش جوید که در تو غریق است .

505- خداوندا ، نثار دل من امید دیدارتست ، بهار جان من در مرغزار وصال تست .

500- الٰہی، اپنے لطف و کرم سے ہماری دستگیری فرما اور ہمیشہ اس کو قائم رکھ کیوں کہ دل قُربِ کرم کا خواہاں ہے اور جان انتظار میں ہے اور سامنے بہت سے حجاب ہیں۔

501- الٰہی، میں نے مفلسی اور بے سروسامانی کا اقرار کرلیا ہے، اے یگانہ و یکتا تُو ہر چیز سے مقدس ہے۔ کیا ہوا گر تُو اس مفلس کی فریادرسی کر دے۔

502- اے خدا، جو کوئی تجھ تک پہنچ گیا اس کے تمام غم ختم ہو گئے، جس نے تجھے دیکھ لیا اس کی روح شگفتہ و خنداں ہو گئی۔ دونوں جہانوں میں تیرے ذاکروں سے زیادہ قابلِ ناز کون ہے؟ اور بندے کے لئے تیری خوشنودی سے بڑھ کر کیا ہے؟ اے مسکین تُو ازخود اس کی یاد اور یادداشت کے متعلق کیا جانتا ہے؟ تُو نے سفر تو کیا نہیں لہٰذا منزل کے بارے میں کیا جانتا ہے؟ دوست کو تو تُو نے دیکھا نہیں، اس کے نام و نشان کے متعلق تُو کیا خبر رکھتا ہے؟

503- الٰہی، مجھے کیا معلوم تھا کہ مزدور وہ ہے کہ جس کے لئے بہشت دائمی خوشی اور سعادت کا موجب ہے؟ اور عارف وہ ہے کہ جو ایک لمحے کی آرزو میں ہے، مجھے کیا معلوم تھا کہ مزدور حور و قصور کی آرزو میں ہے اور عارف عالمِ شہود میں غریقِ نور ہے۔

504- الٰہی، مجھے کیا معلوم تھا کہ یہ دھواں تو گرم آگ کا ہے، میرا خیال تھا کہ جس جگہ آگ ہے وہاں چراغ ہے، مجھے کیا معلوم تھا کہ دوستی میں مرنا گناہ ہے، اور تجھے وہ زیادہ تلاش کرتا ہے جو تجھ میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے۔

505- اے خداوند، تیرے دیدار کی امید ہی میرے دل کے لئے تحفہ ہے، تیرے باغِ وصال ہی میں میری روح کی بہار ہے۔

506- الهی، قومی بینم باین جهان از و مشغول، قومی به آن جهان از و مشغول، قومی از هر دو جهان بوی مشغول، گوش فرا داشته که تا نسیم سعادت از جانب قربت کی دمد؟ آفتاب وصلت از برج عنایت که تابد؟ بزبان بیخودی و بحکم آرزومندی می زارند و می گویند: کریما، مشتاق تو بی تو زندگانی چون گذارد؟

507- الهی، تا رهی را خواندی، رهی درمیان ملاء تنهاست، تا گفتی که بیا هفت اندام رهی شنواست، از آدمی چه آید؟ قدر آدمی پیداست، کیسه تهی و باد پیماست، این کار پیش از آدم وحواست، و عطا پیش از خوف و رجاست، اما آدمی بسبب دیدن مبتلاست، بنازکسی است که از سبب دیدن رهاست و باخود به جفاست، گر آسیای احوال گردان است، چه بود؟ قطب مشیت بجاست.

508- ای لطیف، این منزل ما چرا چنین دوراست، همراهان برگشتند که این کار غروراست، گر منزل ما سروراست این انتظار سوراست، دگر جز ملتظر مصیبت زده است معذوراست.

509- الهی دانی که هرگز در مهر شکیبا نبودیم، و بهر کوی که رسیدیم، حلقه ی در دوستی گرفتیم، و به هرراه که رفتیم، بر بوی تو آن راه بریدم، دل رفت مبارک باد، ورجان برود درین راه پسندیدیم.

506- الٰہی، ایک گروہ کو دیکھتا ہوں کہ جو اُس کی بجائے اس دنیا میں مشغول ہے، ایک گروہ ایسا ہے جو ہر دو جہان چھوڑ کر تجھ میں مشغول ہے، وہ اس بات پر کان لگائے ہوئے ہے کہ قرب کی جانب سے نسیمِ سعادت کب چلتی ہے؟ اور برجِ عنایت سے آفتابِ وصل کب چمکتا ہے؟ وہ آرزومندی اور خواہش کے حکم پر بیخودی کی زبان سے گریہ وزاری کرتے ہیں اور کہتے ہیں: اے کریم، تیرے چاہنے والے تیرے سوا کیسے زندگی گزاریں؟

507- الٰہی، جب سے بندے کو تُو نے پکارا، وہ بھری محفل میں ہوتے ہوئے بھی تنہا ہے۔ جب سے تُو نے کہا ہے کہ آ، تو بندے کے ہفت اندام گوش برآواز ہو گئے ہیں۔ انسان سے کیا توقع کی جا سکتی ہے؟ آدمی کی تو حیثیت معلوم ہے۔ یہ تو خالی تھیلے کی مانند نکّما اور بیکار ہے۔ یہ کام تو آدم وحوّا سے پہلے کا ہے۔ اور بخشش خوف ورجا سے پہلے کی ہے۔ لیکن آدمی دیکھنے کی وجہ سے خوف میں مبتلا ہے۔ اس شخص پر نازاں ہونا چاہیے کہ جو دیکھنے کے سبب سے آزاد ہے اور اپنے آپ سے جفا کر رہا ہے۔ اگر حالات کی چکی گھوم رہی ہے تو کیا کیا جائے؟ مشیت کی چکی کا پاٹ اپنی جگہ برقرار ہے۔

508- اے لطیف، ہماری منزل کیوں اتنی دور ہے۔ میرے ہمراہی واپس لوٹ آئے کہ یہ کام تو خام خیالی ہے۔ اگر ہماری منزل سرور وشادی کی منزل ہے تو پھر یہ انتظار بھی باعث شادمانی ہے۔ اور اگر منتظر کے علاوہ کوئی دوسرا مصیبت زدہ ہے تو اس کا عذر قابلِ قبول نہیں۔

509- الٰہی، تُو جانتا ہے کہ ہم تیری محبت میں صابر نہ تھے۔ اور جس گلی میں پہنچے، دوستی کے دروازے کو ہی کھٹکھٹایا اور جس راستے پر گئے، تیری مہک کی خاطر اس راستے کو ترک کیا۔ دل تو دے بیٹھے، مبارک ہو۔ اور اگر اس راستے میں ہماری جان چلی جائے تو وہ اور بھی اچھا لگے گا۔

510- الهی ، از بس که از هر وادی بخت خویش خواندم واز جستن نا یافتنی بماندم ، هر چند که شمارک خود باز راندم ، مرا تو ماندی ، بر تو موقوف ماندم .

511- الهی ، ارشمارتو بدرد من می راست است من بیشم ، ور حساب تو با مایه داران است من درویشم ، و ار کارک من در من بندی من نه بدست خویشم .

512- الهی ، هر که ترا شناسد کار او باریک و هر که ترا نشناسد راه او تاریک ، تو را شناختن از تو رستن است و به تو پیوستن از خود گذشتن است .

513- الهی ، خود را از همه بتو وابستم ، اگر بداری ترا پرستم و اگر نداری خود پرستم نومید مساز ، بگیر دستم .

514- الهی ، ای سزای کرم ، ای نوازندهٔ عالم ، نه با وصل تو اندوه است و نه با یاد تو غم .

515- الهی ، چون تو توانایی کرا توان است ، در ثناء تو کرا زبان است و بی مهر تو کرا سرو جان است .

516- الهی ، همه آتشها بی محبت تو سرد است و همه نعمتها بی لطف تو درد است .

510- الٰہی، میں نے ہر وادی میں اپنے بخت کو بہت آواز دی، میں اس نا ملنے والی چیز کی تلاش سے تھک گیا ہوں۔ میں نے اپنے ارادوں کو اتنی بار رد کیا ہے کہ میرے لئے تُو ہی رہ گیا ہے اور میں تجھ پر منحصر و موقوف ہو کر رہ گیا ہوں۔

511- الٰہی، اگر تیرے حساب میں میرا درد ٹھیک ہے تو میں سب سے افضل ہوں۔ اور اگر تیرا حساب سرمایہ داروں کے بارے میں ہے تو میں مفلس و درویش ہوں اور اگر تُو میرے نامناسب کام کو مجھ سے منسوب کرتا ہے تو میں تو اپنے بس میں نہیں ہوں۔

512- الٰہی، جو تجھے پہچانتا ہے، اس کا کام باریک ہو جاتا ہے، اور جو تجھے نہیں پہچانتا اس کا راستہ تاریک ہو جاتا ہے، تجھے پہچاننا، تجھ سے جدا ہونا ہے اور تجھ سے وابستہ ہونا، اپنے آپ کو فراموش کرنا ہے۔

513- الٰہی، میں نے سب کو چھوڑ کر خود کو تجھ سے وابستہ کر لیا ہے، اگر قبول کر لے تو تیری پرستش کروں گا اور قبول نہیں کرے گا تو خود پرستی میں مبتلا ہو جاؤں گا، نا اُمید نہ کر، میرا ہاتھ تھام لے۔

514- الٰہی، اے بخشش و کرم کے شایانِ شان، اے سارے جہاں کو نوازنے والے، نہ تو تیرے وصال کا کوئی اندیشہ ہے اور نہ ہی تیری یاد کا کوئی غم۔

515- الٰہی، تیری توانائی جیسی طاقت و اہلیت کس میں ہے، تیری ثنا کے لئے کس کے پاس زبان ہے، اور تیری محبت سے بے بہرہ کس کا سر اور کس کی جان ہے؟

516- الٰہی، تیری محبت کے بغیر تمام آگیں ٹھنڈی اور سرد ہیں اور تیرے لطف و کرم کے بغیر تمام نعمتیں تکلیف اور درد ہیں۔

517- الهی ، مخلصان به محبت تو می نازند و عاشقان به سوی تو می تازند، کار ایشان تو بساز که دیگران نسازند، ایشان را تو نواز که دیگران ننوازند.

518- الهی ، محبت تو گلی است محنت و بلا خار آن ، آن کدام دل است که نیست گرفتار آن.

519- الهی ، اگر خامم پخته ام کن و اگر پخته ام سوخته ام کن.

520- الهی ، گدای تو بکار خود شادان است ، هر که گدای تو شد در دو عالم سلطان است.

521- الهی ، شراب شوق در جان منصور حلاج افزون شد، آن شراب در آن نگنجید سر بیرون شد، ابلیس جرعه نیافت جاوید ملعون شد، بجرعه ای از آن شراب اویس قرنی (رض) میمون شد.

522- الهی ، اگر تو فضل کنی ، دیگران چه داد و چه بیداد، و اگر تو عدل کنی فضل دیگران چون باد. خداوندا گفتار تو راحت دل است و دیدار تو زندگی جان، زبان بیاد تو نازد و دل بهر جان به عیان.

523- ای خداوندی که فلک و ملک را نگاهدارنده تویی ، ای بزرگی که از ماه تا ماهی دارنده تویی ، ای کریمی که دعا را نیوشنده تویی و جفا را پوشنده تویی ، ای لطیفی که عطا را دهنده تویی وخطا را برازنده تویی ، ای یکتایی که در صفت جلال وجمال پاینده تویی ، عاصیان را شوینده تویی وطالبان را جوینده تویی.

517- الٰہی، مخلص لوگ تیری محبت پر نازاں ہیں اور عشاق تیری طرف رواں دواں ہیں، ان کے کام کوتُو سنوار دے کیوں کہ دوسرے نہیں سنوار سکتے۔

518- الٰہی، تیری محبت ایسا پھول ہے کہ جس کا کانٹا دکھ اور مصیبت ہے، کون سا دل ہے جو اس میں مبتلا نہیں ہے۔

519- الٰہی، اگر میں خام ہوں تو مجھے پختہ کر دے اور اگر پختہ ہوں تو مجھے سوختہ کر دے۔

520- الٰہی، تیرا گدا اپنے کام پر شاداں ہے، جو تیرا گدا بن گیا، وہ دونوں جہاں میں بادشاہ و سلطاں ہے۔

521- الٰہی، شرابِ شوق حلاج کی روح میں افزوں ہوگئی، وہ شراب اس میں گنجائش کم ہونے کی وجہ سے ابل پڑی۔ ابلیس کو اس کا ایک گھونٹ نہ ملا، ہمیشہ کے لئے ملعون ہو گیا، اس شراب کے ایک گھونٹ سے اویس قرنی (رضی اللہ عنہ) نیک بخت و با سعادت ہو گیا۔

522- الٰہی، اگر تُو فضل و کرم کرے تو دوسروں کی دہائی و فریاد بے معنی ہے، اور اگر تُو عدل کرے تو دوسروں کی مہربانی و عنایت بے معنی ہو گی۔

523- اے خداوند، زمین و آسمان کا نگہبان تُو ہے، اے مولا، چاند سے مچھلی تک کا مالک تُو ہے، اے کریم، دُعاؤں کا سننے والا تُو ہے اور جفاؤں پر پردہ ڈالنے والا تو ہے، اے لطیف، عطا کرنے والا تُو ہے اور خطا کو بخشنے والا تُو ہے، اے یکتا و یگانہ، شانِ جلالی و جمالی میں قائم اور برقرار تو ہے، عاصیوں کو پاک کرنے والا تُو ہے، اور طلب گاروں کو ڈھونڈنے والا تُو ہے۔

524- الهی ، چون یتیم بی پدر گریانم و درمانده در دست خصمانم ، خسته ی گناهم واز خوزشتن برتاوانم ، خراب عمر ومفلس روزگار ، من آنم ، خداوندا فریاد رس که از ناکسی خود بفریادم .

525- الهی ، گاهی که بخود می نگرم همه سوز و نیاز شوم و گاهی که با اونگرم همه رازو ناز شوم .

526- الهی ، هرچند ما گنه گاریم تو غفاری ، هرچند ما زشت کاریم تو ستاری ، پادشاها گنج فضل تو داری وبی نظیر وبی یاری ، سزاست که خطاهای مارا درگذاری .

527- خداوندا، گناه من زیر حلم تو پنهان است ،تو پرده عفو برمن گستران و مرا ببخش .

528- الهی ، آنچه برما آراستی خریدیم ، واز هردو جهان محبت و جامه بلارا بریدیم ، وپرده عافیت دریدیم .

529- الهی ، پنداشتم که تورا شناختم ، اکنون پندار را در آب انداختم .

530- عاشق را یک بلا درروی ودیگری درکمینست ، و دایم با درد و محنت قرین است .

524- الٰہی، میں یتیم کی طرح گریہ وزاری کررہا ہوں، اور دشمنوں کے ہاتھوں میں درماندہ ولاچار ہوکررہ گیا ہوں، گناہوں سے خستہ حال ہوں اور بدخصلتی وزشت خوئی سے پشیمان ہوں، میری زندگی تباہ وخراب ہے اور میں زمانے بھر کا مفلس ہوں۔ میں یہی کچھ ہوں، اے خداوند، میری فریاد سن لے کیونکہ میں اپنی نالائقی کے ہاتھوں فریاد کناں ہوں۔

525- الٰہی، جب اپنی طرف دیکھتا ہوں تو مکمل سوز ونیاز بن جاتا ہوں اور جب تیری طرف دیکھتا ہوں تو مکمل راز وناز بن جاتا ہوں۔

526- الٰہی، اگرچہ ہم گناہ گار ہیں، تُو تو غفار ہے، اگرچہ ہم بدکار ہیں، تُو تو ستار ہے، اے شہنشاہ، فضل وکرم کا خزانہ تو تیرے پاس ہے، اور تُو بے مثل وبے نظیر ہے، مناسب ہے کہ تُو ہماری خطاؤں کو معاف کردے۔

527- اے خداوند، میرا گناہ تیرے حلم وبردباری کے زیرسایہ پنہاں ہے، تُو مجھ پر عفو ودرگزر کا پردہ ڈال دے اور مجھے معاف کردے۔

528- الٰہی، جو کچھ تُو نے ہمیں فراہم کیا، ہم نے خرید لیا اور دونوں جہانوں کی محبت اور دکھ درد سے لاتعلق ہوگئے، اور عافیت کے پردے کو چاک کرڈالا۔

529- الٰہی، میرا خیال تھا کہ تجھے پہچان لیا ہے، لیکن اب اس سوچ کو دریا میں پھینک دیا ہے۔

530- الٰہی، عاشق کیلئے ایک بلا سامنے ہے اور دوسری گھات میں بیٹھی ہے اور وہ ہمیشہ سے درد ورنج کا ہم دم وہم نشیں ہے۔

531- بجھم تمامست ، وبجو نه کدامست ؟

532- الهی ، بیاموز تا سر دین بدانیم ، بر فروز تا در تاریکی نمانیم ، تلقین کن تا آداب شرع بدانیم ، توفیق ده تا خنگ طمع نرانیم ، تو نواز که دیگران ندانند ، تو ساز که دیگران نتوانند ، همه را ازخود پرستی رهایی ده ، همه را بخود آشنایی ده ، همه را ازمکر شیطان نگاه دار ، همه را از کید نفس آگاه دار .

533- الهی ، به هر صفت که هستم برخواست تو موقوفم ، به هر نام که مرا خوانند به بندگی تو معروفم ، تا جان دارم رخت ازین کوی برندارم .

534- الهی ، به برکت صدیقان درگاه تو ، الهی ببرکت پاکان درگاه تو ، که حاجب این بیچارهٔ درمانده را و مهمات جمیع مومنین ومومنان را برآورده بگردانی وآنچه امید میداریم به عافیت و دوستکامی برسانی وپیش ازمرگ توب نصوح کرامت نمایی وختم کارها به کلمهٔ شهادة فرمایی . یا اله العالمین وخیرالناصرین به فضلک وکرمک یا اکرم الاکرمین و یا ارحم الرحمین وصلی الله علی محمد ( صلی الله علیه وسلم ) وآله اجمعین .

531- الٰہی، "يُحِبُّهُمْ [1]" (وہ ان سے محبت کرتا ہے) تو مکمل ہے، لیکن يُحِبُّوْنَهُ [2] (وہ اس سے محبت کرتے ہیں) کہاں ہے؟

532- الٰہی، ہمیں سکھا دے تاکہ دین کے راز کو جانیں، روشنی کر دے تاکہ اندھیرے میں نہ رہیں، ہدایت فرما تاکہ آدابِ شرع کو جانیں، توفیق عطا فرما تاکہ لالچ کے گھوڑے پر سوار نہ ہوں، تُو نواز دے کیوں کہ دوسرے نہیں جانتے، تُو کام سنوار دے کیونکہ دوسرے نہیں کر سکتے، سب کو خود بینی اور خود پرستی سے نجات دے، سب کو خود شناسی عطا فرما، سب کو شیطان کے فریب سے محفوظ فرما، سب کو نفس کے مکر سے آگاہ فرما۔

533- الٰہی، جیسا بھی ہوں تیری منشا پر موقوف ہوں، جس نام سے بھی مجھے بلائیں تیرے بندے کے نام سے جانا جاتا ہوں۔ جب تک جان ہے اس کوچے سے بارِ سفر نہیں باندھوں گا۔

534- الٰہی، اپنی درگاہ کے صدیقین کے طفیل، الٰہی اپنی بارگاہ کے نیک بندوں کے طفیل، اس بے چارے اور درماندہ کی حاجت روائی فرما اور جمیع مومنین کی مشکلات کو حل فرما اور جیسی ہمیں تجھ سے امید ہے ویسا ہی ہمارے ساتھ عافیت اور شادکامی و کامرانی والا معاملہ فرما۔ اور ہمیں موت سے پہلے توبۃ النصوح کی توفیق نصیب فرما اور ہمارا خاتمہ کلمہ شہادت پر فرما۔ یا الہ العالمین و خیر الناصرین بفضلک و کرمک یا اکرم لاکرمین و یا ارحم الراحمین و صلی اللہ علی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) و آلہٖ اجمعین۔

---

1 قرآن کریم۔ سورۃ المائدہ (5)، آیت 54

2 ایضاً

# Munajat Namah
# Khwaja Abdullah Ansari
# (Intimate Conversations with God)
# Persian Text with Urdu Translation

Translators: Dr. Mehr Noor Muhammad Khan, PhD
Dr. Muhammad Safir, PhD
Dr. Shagufta Yasin Abbasi, PhD
National University of Modern Languages,
Islamabad, Pakistan.

Editor: Mahmud Ansari

Title: Hassan Ansari

Publisher: Ansaris of Yusufpur

Printed at: Nikmat Printers (Pvt.) Ltd.

First Published: May 2018

ISBN: 978-0-9936168-2-2

مناجات نامہ خواجہ عبداللہ انصاریؒ عالمگیر شہرت کا حامل شہہ پارہ ہے۔

لفظ مناجات عربی کے لفظ 'نجاٗ' سے ماخوذ ہے۔ نجاٗ کے لغوی معنی ہیں ''انتہائی نجی نوعیت کی گفتگو''۔ اسلامی معاشرہ میں لفظ 'مناجات' اللہ تبارک وتعالٰی سے عاجزانہ دعاؤں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

مناجات نامہ کی بیشتر دعاؤں کی ابتدا لفظ 'الٰہیٗ' سے ہوتی ہے۔ یہ دعائیں رب تعالٰی سے خواجہ انصاریؒ کی گفتگو اور التجاؤں کا مجموعہ ہیں۔ ایک ولی اللہ کی اپنے رب سے عاجزانہ گفتگو ہے، ایک ایسا ولی جس کا مقصدِ حیات صرف اور صرف اپنے رب سے عشق کرنا اور اسے راضی کرنا ہے اور بس۔ ان میں انتہائی شکرگزاری بھی ہے، اپنی بے بسی وکم مائیگی کا اظہار بھی۔ اپنے خمیر کے ناقص ہونے کا اعتراف بھی ہے اور اپنے رب کی اعلٰی ترین تخلیق ہونے کا فخر بھی۔ ٹھکرائے جانے کا خوف بھی ہے اور اپنائے جانے کی امید بھی۔ کہیں شکوے ہیں اور کہیں رب تعالٰی کے احسانات وعنایات کا تشکّر۔ جنّت، حور وقصور سے بیگانگی بھی ہے اور دوزخ کی بے خوفی بھی، فراق کی طویل راتوں کی آہ وفغاں بھی ہے اور وصال کی امّید بھی۔ یہ دعائیں دل سے نکلی ہیں اور دس صدیوں سے دس سے زیادہ ممالک کے مسلمانوں کے دلوں کو موم کرکے اپنے رب کے حضور گڑگڑانے کی طرف راغب کر رہی ہیں۔ فارسی کی یہ مسحور کن مناجات پڑھنے والے پر وجد کی سی کیفیت طاری کر دیتی ہیں۔ کوشش کی گئی ہے کہ اردو ترجمہ میں بھی قارئین کو وہی کیفیت، وہی منظوم روانی اور پاکیزگیٔ خیالات پیش کی جائیں جو فارسی تحریر کا خاصہ ہیں۔